قرآن

ایک نظر میں

محمد میاں صدیقی

مطبوعاتِ حُرمت
علی اکبر ہاؤس مرکز جی / ۸ اسلام آباد

قرآن — ایک نظر میں

محمّد میاں صدیقی

مطبوعاتِ حرمت

طبع اوّل —— دسمبر ۱۹۸۱ء

طبع دوم جون ۱۹۸۷ء

مطبع —— العمر پرنٹرز۔
مرکز جی-۸-اسلام آباد

ناشر —— زاہد ملک

قیمت : مطبوعاتِ حرمت
۱۰۰ روپے
اسلام آباد

(پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر خصوصی پیشکش)

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○

(القرآن : ۳ : ۱۹۳)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اپنے رب کو مانو۔ ہم نے اُس کی دعوت (اور پکار) قبول کر لی، پس اے ہمارے مالک! ہم سے جو کوتاہیاں ہوئی ہیں، اُن سے درگزر فرما دے، اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر!

انتساب

جامع قرآن، شہیدِ اعظم سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نام

محمّد میاں صدیقی

فہرست

حصّہ دوم

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا

بھلا یہ لوگ قرآن میں غور کیوں نہیں کرتے،
یا (انکے) دِلوں پر قفل لگ رہے ہیں سورۃ محمد ۲۴

حرفِ آغاز

ادارہ مطبوعاتِ حُرمت کے قیام کا ایک بڑا مقصد قرآن فہمی کے شعور کی ترویج ہے۔ ہم قرآن کریم پر چند ایک ایسی نادر اور منفرد کتب شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جن سے دورِ جدید کے انسان کو قرآن پاک کا حقیقی مُدعا سمجھنے میں مدد ملے اور وہ روحِ قرآن کو پاکر اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس سے راہنمائی حاصل کر سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ ہمارے ادارے کی آٹھ سو صفحات پر مشتمل پہلی منفرد تحقیقی کتاب مضامینِ قرآن حکیم — کی ملک کے علمی دینی اور جدید تعلیم سے تعلق رکھنے والے اربابِ فکر و دانش سے انتہائی حوصلہ افزا پذیرائی ہوئی ہے۔ مضامینِ قرآن حکیم کی اشاعت پر ہمیں ملک بھر سے جو تعریفی خطوط ملے ان سے ہمارے اس پختہ خیال کو مزید تقویت ملتی ہے کہ ہمارا تعلیم یافتہ نوجوان بھی جو آج سے کچھ عرصہ پہلے تک قرآن اور حدیث سے نہ صرف دُور تھا بلکہ اس دُوری کو روشن خیالی کی دلیل بنا کر اظہار بھی کیا کرتا تھا اب ذہنی طور پر دین کے قریب آرہا ہے اور اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ جب ذہن متاثر ہوتے ہیں تو قلوب بدلنے لگتے ہیں اور جب قلوب بدلنے لگتے ہیں تو عمل میں تبدیلی لازماً ہوتی ہے ہم نے قرآن اور حدیث کو آسان اور سادہ انداز میں اور دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق لوگوں تک پہنچانے کے لئے جو راستہ متعیّن کر لیا ہے زیرِ نظر کتاب اسی راستے پر ایک اور قدم ہے۔

"قرآن — ایک نظر میں" جناب محمد میاں صدیقی کی شبانہ روز محنت اور دین سے گہرے لگاؤ کا ثمرہ ہے۔ مؤلف پاکستان کے ایک معروف اور ممتاز دینی اور علمی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔

میں ان کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں کہ انہوں نے میری درخواست پر یہ کتاب لکھنے پر رضامندی ظاہر فرمائی اور پھر سال ڈیڑھ سال میں اسے مکمل بھی کر دیا۔ اس پاکیزہ تالیف کی تین خوبیاں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:

- اس میں نہ صرف قرآنِ پاک کی تمام سورتوں کا کُل الفاظ، کل حروف اور مقام ترتیب نزول وغیرہ کے لحاظ سے مکمل تعارف اور ان کا شانِ نزول بیان کیا گیا ہے بلکہ بلکہ ہر سورت کی اصل غرض و غایت اور حقیقی مُدعا کی اس انداز سے وضاحت کر دی گئی کہ قاری ہر سورت کے نزول کی غرض و غایت اور اس کے پس منظر کو سمجھ سکے۔
- کتاب میں ہر سورت اور ہر سورت کے ہر رکوع کی تعلیمات کا خلاصہ اس انداز سے بیان کر دیا گیا ہے کہ قاری کم سے کم وقت میں احکاماتِ خداوندی کو سمجھ سکے۔ اس طرح یہ کتاب دراصل تعلیماتِ قرآن کا مرقع ہے۔
- "قرآن ایک نظر میں" کے حصّہ دوم میں قرآن کریم سے متعلق تمام وہ بنیادی معلومات جمع کر دی گئی ہیں جن کا ہر عاشقِ قرآن کے لئے جاننا ضروری ہے۔

مجھے یقین ہے کہ وطنِ عزیز کے دینی و علمی حلقوں میں جناب محمّد میاں صدیقی کی اس مخلصانہ کوشش کی پذیرائی اسی ذوق و شوق سے ہو گی جس طرح اس سے پہلے ہمارے ادارے کی کتاب "مضامین قرآن حکیم" کی ہوئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن، بلاشبہ مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کا فرض انجام دیتا ہے۔ لیکن اس حقیقت تک پہنچنا بہت ضروری ہے کہ وہ بنی نوعِ انسان کی رہنمائی کا فرض کس صورت میں انجام دیتا ہے، مکمل ضابطۂ حیات کیوں کر ہے اور اس میں نسلِ انسانی کی تمام مشکلات کا حل کیسے پنہاں ہے؟۔

اس کا جواب بہت مختصر اور سادہ ہے، وہ یہ کہ اللہ کے اس آخری پیغامِ ہدایت کو محض پڑھ لینا کافی نہیں، بجا کہ وہ بھی اجر و ثواب کا باعث ہے۔ لیکن تلاوت سے بڑا مرحلہ اس کو سمجھنا ہے۔ اور جو مقصودِ حقیقی ہے وہ یہ کہ سمجھنے کے بعد اُس پر عمل کیا جائے۔ موجودہ دَور میں ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن پر عمل تو کجا، اُسے سمجھ کر پڑھنا بھی چھوڑ دیا ہے۔

اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان پورے طور پر قرآن کریم کو سمجھیں تاکہ عمل کی راہ آسان ہو، طویل اور ضخیم تفسیروں سے ہٹ کر ایسی ہلکی پھلکی اور عام فہم کتابوں کی اشاعت لوگوں کو قرآن سے زیادہ قریب لاسکتی ہے، جن میں فنی بحثیں نہ ہوں اور ان کے صفحات مناظرانہ موشگافیوں سے خالی ہوں۔ برصغیر

پاک و ہند میں حکیم الامت شاہ ولی اللہ الدہلوی رحمۃ اللہ کا ترجمہ قرآن اس سلسلے کی پہلی کڑی تھی، ان کے ترجمۂ قرآن پر بہت سے کوتاہ نظر لوگوں نے لے دے کی، فتوے لگائے۔ شاہ صاحب کو اپنے اس عزم کی تکمیل سے باز رکھنے کے لئے بہت کوشش کی کیونکہ ان حضرات کے پیش نظر یہ بات تھی کہ اگر قرآن عوام تک پہنچ گیا تو ہمیں کون پوچھے گا اور ہماری خودساختہ مسندوں کا کیا بنے گا؟ لیکن حکیم الامت اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ اس ملک کے عوام کی زبان عربی نہیں اور اتنی عربی سیکھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں کہ وہ براہِ راست قرآن کے معانی و مطالب کو سمجھ سکے۔ اس لئے اس نورِ ہدایت کو ہر ہر فرد اور ہر ہر گھر تک پہنچانے کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ عوام کی زبان میں اس کے ترجمے کئے جائیں، اس کے اسرار و حکم آشکارا کئے جائیں، چنانچہ شاہ صاحب نے تمام تر مخالفت کے باوجود اس وقت کی علمی اور سرکاری زبان فارسی میں قرآن حکیم کا ترجمہ کیا، اور اُن کے دو لائق اور یگانۂ روزگار فرزندوں شاہ رفیع الدینؒ اور شاہ عبدالقادر رحمہما اللہ نے عوام کی زبان اردو میں ترجمے کئے۔ ایک تحت اللفظ اور ایک بامحاورہ، اُردو اس وقت بھی برصغیر میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی زبان تھی اور آج بھی ہے۔ ان ترجموں نے بلاشبہ وہی کردار ادا کیا جو ان حضرات کے پیشِ نظر تھا۔ اور اس بات میں مبالغہ کی کوئی چاشنی نہیں ہے کہ ان تراجم کے بعد سے آج تک برصغیر میں جتنے تراجم ہوئے، سب کی اساس یہی ترجمے ہیں۔

شاہ ولی اللہ کے دَور میں قرآن پاک کے معانی و مطالب کو عوام تک پہنچانے کی جتنی ضرورت تھی آج اُس سے کہیں زیادہ ہے۔ برصغیر میں غیر مسلموں کے ساتھ رہن سہن اور میل جول کے باعث جو جاہلانہ رسوم، بدعات اور توہم پرستی مسلمانوں میں آ گئی اس کو ختم کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے، اور وہ یہ کہ قرآن اور سیرتِ رسول

صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ہر ہر شخص تک پہنچایا جائے۔ جب تک مسلمانوں میں قرآن فہمی کا ذوق عام نہ ہوگا ہر کس و ناکس کی دسترس سے یہ بات بالا رہے گی کہ وہ قرآن کے معانی و مطالب سے آشنا ہو، اس وقت تک یہ بھی ممکن نہ ہوگا کہ ہمارے دماغوں سے جاہلانہ رسوم کی خوبو نکلے۔

ہمیں اس وقت اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہیئے کہ کوئی غیر ملکی زبان خواہ کتنی ہی مقدس اور محترم کیوں نہ ہو، وہ افہام و تفہیم میں قومی اور علاقائی زبان سے زیادہ مؤثر کردار ادا نہیں کر سکتی۔

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس خطے کے تقریبًا تمام اولیائے کرام نے تبلیغ اسلام کا فریضہ زیادہ تر اپنی علاقائی زبانوں میں سرانجام دیا۔ اور اس کے جو دُور رَس اور دیر پا نتائج مرتب ہوئے وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں۔

میں اپنا مدعا چند لفظوں میں بیان کرنا چاہتا ہوں مگر بات خاصی طویل ہوگئی۔ کہنا یہ تھا کہ خود کسی نہ کسی حد تک عربی زبان سے آشنا ہونے کے باوجود میرا عقیدہ یہ ہے کہ اپنی زبان میں کسی بات کو سمجھنا جتنا سہل ہے اتنا کسی اور طرح ممکن نہیں، یہی عقیدہ میری اس خواہش کی بنیاد بنا ہے کہ اللہ کے اس آخری اور ابدی پیغام ہدایت کی روشنی گھر گھر پہنچانے کے لئے اپنی قومی، اور علاقائی زبانوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جائے، تاکہ کوئی فرد اور کوئی گھرانہ اس نورِ ہدایت سے محروم نہ رہے۔ عام لوگ، اساتذہ اور مدرسوں کے طویل فاصلے طے کئے بغیر یہ جان سکیں کہ قرآن زندگی کے تمام میدانوں میں کس طرح ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہم کیسے تعلیماتِ قرآن کو اپنی عملی زندگی میں جاری و ساری کر سکتے ہیں۔

اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے ناچیز راقم نے ابتدائی کوشش کی ہے جو

"قرآن ایک نظر میں" کی صورت میں قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔ یہ کوشش حرفِ آخر تو کیا، ایک بلیغ اور جامع کوشش کہلانے کی بھی شاید مستحق نہ ہو، البتہ اتنا عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ اہلِ علم اس کو غزل کا مصرعۂ طرح سمجھیں، اس نہج پر نہ صرف اردو بلکہ دوسری علاقائی زبانوں میں بھی کم ضخامت کی کتابیں مرتب کریں۔ اس کتاب میں اگر کوئی تبدیلی اور اضافہ مفید سمجھیں تو اس کی نشاندہی کریں تاکہ اسے مزید بہتر اور عام فہم بنایا جا سکے۔

آخر میں یہ وضاحت بھی شاید غیر مناسب نہ ہو کہ مضامین رکوعات کے خلاصے میں ناچیز نے کسی تفسیر سے مدد نہیں لی، قرآن حکیم کا سادہ نسخہ سامنے رکھتا تھا اور ایک رکوع کو پورے غور و خوض کے ساتھ پڑھ کر اس میں بیان کردہ مضمون کا خلاصہ لکھ لیتا تھا۔ البتہ سورتوں کے تعارف اور اسبابِ نزول وغیرہ کے بیان میں متعدد اہم اور مستند عربی اور اردو تفاسیر سے استفادہ کیا ہے (جن کی تفصیل کتاب کے آخر میں دی گئی ہے)۔

میرے دل میں جو خواہش ہے اس کی تکمیل میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں؟ یہ فیصلہ تو قارئین کے ہاتھ میں ہے مجھے اس کا حق نہیں۔ بہر حال دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں اپنی اس کتاب ہدایت پر عمل کی توفیق بخشے۔ کتاب کے ناشر اور اپنے دیرینہ کرم فرما جناب الحاج زاہد ملک صاحب کے لئے دعا گو بھی ہوں اور شکر گزار بھی، کہ وہ نہ صرف اس کتاب کی تالیف کا محرک بنے بلکہ انہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی بھی کی۔ انہوں نے اس کی حسنِ طباعت میں اور اس کی ترتیب و تالیف میں بھی ذاتی دلچسپی لی۔ اللہ تعالیٰ ان کے دینی ذوق کو مزید جلا بخشے اور ان کی مساعی کو "سعیًا مشکورًا" کا مصداق بنائے (آمین)

ناچیز
محمد میاں صدیقی

اسلام آباد۔ ستمبر ۱۹۸۱ء
ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

حصہ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم میں ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور ہر سورت کا الگ الگ نام ہے۔

قرآن کریم کی سورتوں میں اتنے وسیع اور نوع بنوع مضامین کا بیان ہے کہ کسی ایک سورت کا اس کے مضامین کے اعتبار سے کوئی جامع عنوان تجویز کرنا بہت مشکل ہے۔ اگرچہ عربی زبان بہت وسیع ہے، اور لغت کے اعتبار سے بہت مال دار ہے۔ مگر اس کے باوجود یہ ممکن نہیں کہ مختلف موضوعات سے متعلق نوع بنوع مضامین پر مشتمل ایک سورت کا ایک جامع اور مفرد نام رکھ دیا جائے جس سے پوری سورت کا ایک خاکہ قاری کے ذہن میں آ جائے۔ اس بنا پر حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے قرآن حکیم کی سورتوں کے عنوانات کے بجائے نام تجویز فرمائے جو علامت کا کام دیتے ہیں۔

سورت کے نام میں اس چیز کو ملحوظ رکھا کہ اس میں جو سب سے اہم اور مرکزی موضوع ہے اس پر سورت کا نام رکھ دیا جیسے الاسرا، الواقعہ، الحج، المؤمنون، الفتح وغیرہ۔ یا اس سورت کو کسی ایسے واقعہ کی طرف منسوب کر دیا جس سے قرآن کا منشا کسی اہم حقیقت کو واضح اور نمایاں کرنا ہے۔ جیسے البقرہ، الدخان۔

بعض سورتیں انبیاء کے واقعات و قصص پر مشتمل ہیں ان کو ان انبیاء کی طرف منسوب کر دیا جیسے سورۂ ابراہیم، ہُود، یونس اور یوسف وغیرہ۔ ورنہ یہ مقصد نہیں کہ جس سورت کا جو نام ہے اس میں صرف اسی سے متعلق بحثیں ہیں۔

سورۃ الفاتحہ

تعارف

ترتیب تلاوت ــــــ ۱	ترتیب نزول ــــــ ۵
مکی/مدنی ــــــ مکی	تعداد رکوعات ــــــ ۱
تعداد آیات ــــــ ۷	تعداد الفاظ ــــــ ۲۵
تعداد حروف ــــــ ۱۲۴	

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت کا نام "الفاتحہ" ہے، جو اس کی ترتیبِ تلاوت اور مضمون دونوں کے مناسب ہے، فاتحہ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی مضمون یا کتاب یا کسی اور شئے کا افتتاح ہو۔ بالفاظ دگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ یہ نام دیباچہ اور آغازِ کلام کے ہم معنی ہے۔

یہ سورت نبوّتِ محمدیؐ کے بالکل ابتدائی دور میں نازل ہوئی بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلی مکمل سورت ہے۔ اس سے پہلے متفرق آیات نازل ہوتی رہیں جو سورۂ علق، سورۂ مزمل اور سورۂ مدثر میں شامل ہیں۔

حقیقت میں یہ سورت ایک دعا ہے جو اللہ نے ہر اُس شخص کو سکھائی ہے جو اس

کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے۔ اس سورت سے ابتدا کرنے میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ اگر اس کتاب کے علوم و معارف اور انوار و برکات سے بہرہ یاب ہونا چاہتے ہو تو پہلے اپنے پروردگار سے یہ دعا کرو۔

طبعی طور پر انسان اسی چیز کی دعا کرتا ہے، جس کی طلب اور خواہش اُس کے دل میں ہوتی ہے۔ اس دُعا سے قرآن کی ابتدا کر کے اور قاری کو اس کی تلقین کر کے یہ احساس دلانا مقصود ہے کہ وہ اس کتاب کو راہِ حق کی تلاش و جستجو کے لئے پڑھے، ایک متلاشیِ حق کی سی لگن اور شوق کے ساتھ پڑھے اور یہ یقین رکھے کہ حق و ہدایت کا سرچشمہ ذات باری تعالیٰ ہے۔ ہر نیکی اور بھلائی کے لئے اسی کے آگے ہاتھ پھیلانا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

نماز کی ہر رکعت میں لازمًا پڑھی جانے والی اس سُورت میں قرآن کریم کی تعلیمات کا خلاصہ اور لُبِّ لباب ہے۔ بندۂ مومن کی طرف سے اللہ جل شانہٗ کی بنیادی صفات کا اعلان و اعادہ۔

وہ سب کا پروردگار ہے، پالنے والا ہے، رحم و کرم والا ہے، جزاء کے دن کا مالک ہے، مسلمان کی طرف سے اُس کی عبادت اور استعانت (مدد چاہنے) کا اقرار، اس بات کی دُعا کی کہ مالکِ حقیقی راہِ راست کی طرف اس کی رہنمائی کرے اور اُسے اُن اقوام و افراد کی راہ سے دُور رکھے جن پر اُس کا غیظ و غضب نازل ہوا، اور جنہوں نے کج روی اختیار کی۔

دراصل یہ سُورت اللہ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ وہ اس طرح کہا کریں۔

◉

سورۃ البقرہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۲	ترتیب نزول	۸۷
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۴۰
تعداد آیات	۲۸۶	تعداد الفاظ	۶۲۱۲
تعداد حروف	۲۶۷۹۲		

اس سورت کا نام 'سورۂ بقرہ' اس لئے ہے کہ اس میں ایک جگہ گائے کا ذکر آیا ہے۔ ورنہ یہ مقصد نہیں کہ اس میں گائے کے مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں عرض کیا گیا کہ قرآن کریم کی ہر سورت مختلف اور نوع بنوع مضامین پر مشتمل ہے ہر سورت کا نام کسی خاص واقعہ یا حکم کی مناسبت سے رکھا گیا ہے جو اس میں مذکور رہے اس سورت میں گائے ذبح کرنے کا واقعہ خاص اہمیت کا حامل تھا اس لئے سورت کو اسی واقعہ کی طرف منسوب کر دیا۔

اس سورت میں گائے کو ذبح کرنے کا جو واقعہ مذکور ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے کہ ذبح کی ہوئی گائے کا ایک ٹکڑا لگا دینے سے مقتول کا

زندہ ہو جانا ایک معجزانہ عمل تھا۔ اس میں کسی مادّہ اور طبیعت کے تقاضے کو کوئی دخل نہ تھا۔ یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا تھا، بطور معجزہ تھا، اس سے ان کی نبوّت و رسالت کو منکرین پر ثابت کرنا مقصود تھا۔

اس کے علاوہ اس واقعہ سے ان لوگوں کا رد کرنا بھی مقصود ہے جو اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ اجساد کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگ سمجھ لیں کہ جب گائے کے گوشت کا ٹکڑا لگانے سے مردہ زندہ ہو سکتا ہے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مُردوں کو کیوں زندہ نہیں کر سکتا؟

بقرہ کا یہ واقعہ تین باتوں کی دلیل ہے۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ ۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت و رسالت۔ ۳۔ احیائے موتیٰ (مُردوں کو زندہ کرنا) اور قیامِ قیامت۔ اور یہی تین امور قرآن کریم کے بنیادی مقاصد ہیں۔

اس واقعہ سے اس طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ انبیائے کرام کی پیروی، کسی تفتیش و تحقیق اور بحث و تمحیص کے بغیر کرنی چاہیئے۔ انبیاء کے احکام میں شک، تردّد اور بحث میں پڑنا نفاق کی علامت ہے۔

اس سے پہلی سورت (الفاتحہ) میں ہدایت اور سیدھی راہ کا ذکر تھا۔ سورۂ بقرہ کی ابتداء میں بھی ہدایت کا ذکر کیا اور بتایا کہ "سیدھی راہ" کیا ہے۔ سیدھی راہ ایمان، تقویٰ، اور عملِ صالح کی راہ ہے۔ پھر یہ بتایا کہ ہدایت کی نعمت کن لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ کون لوگ اس سے بہرہ ور ہوئے اور کون اس سے محروم رہے؟

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوا" کہہ کر تمام لوگوں کو بلا تخصیص اپنی عبادت اور بندگی کی دعوتِ عام دی۔ اس کے بعد اُس خاص ربوبیت و رحمت کا ذکر کیا جو دو فرقوں سے متعلق تھی ایک بنی اسرائیل سے اور دوسرے بنی اسماعیل سے پھر ملّت مسلمہ اور قبلۂ اسلام کا ذکر کیا اور واضح کیا کہ قبلۂ ابراہیم اور ملّتِ ابراہیم کی پیروی ہی صراطِ مستقیم (سیدھی راہ)

ہے۔"غیب" سے کیا مراد ہے۔؟۔ اس کی وضاحت کی، اس کے بعد آخر تک احکام و مسائل کا سلسلہ چلا گیا۔ سورۃ کی ابتدا، ہدایت، صراطِ مستقیم اور رحمت و ربوبیّت کے ذکر سے تھی اور انتہا رحمت و مغفرت اور فتح و نصرت کی دُعا پر ہے۔

اس کا اکثر حِصّہ مدینہ منوّرہ میں ہجرت کے فوراً بعد نازل ہوا اور کچھ حصّہ بعد میں نازل ہوا۔ سود کی حرمت کے سلسلے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ حضور علیہ السلام کی زندگی کے آخری دَور میں اتری تھیں۔

مکی زندگی میں معاملہ صرف اصولِ دین کی تبلیغ اور دین قبول کرنے والوں کی اخلاقی تربیت تک محدود تھا۔ مگر ہجرتِ مدینہ کے بعد جب باضابطہ اسلامی ریاست کا وجود عمل میں آگیا۔ عرب کے بیشتر قبائل اسلام میں داخل ہو گئے اور اُن میں عقیدہ پختہ ہو گیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے تمدن، معاشرت، معیشت اور سیاست کے متعلق احکام و ہدایات کا سلسلہ شروع کیا اور بتایا کہ اسلام کی اساس پر یہ نیا نظام کس طرح استوار کیا جائے۔ اس سُورت کے آخری ۲۲ رکوع زیادہ تر انہی ہدایات پر مشتمل ہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ یہ کتابِ الٰہی متقیوں کے لئے مشعلِ ہدایت اور ضابطۂ حیات ہے۔ ہدایت و ایمان کے اعتبار سے انسانوں کی تین قسمیں، اوّل، متقی (پرہیز گار) افراد، ان کی واضح خصوصیات، دوسرے، مشرک و کافر، خوفِ خدا سے بے پروائی نے ان کے قلب و گوش پر مہر لگا دی ہے، اُن کے کان حق کو سننے سے محروم اور ان کی آنکھیں حق کو دیکھنے سے عاجز و درماندہ ہیں۔ تیسرے، منافق، ان کا ذکر اگلے رکوع میں آتا ہے۔

۲۔ منافقوں کی نشانیاں، کہ ان کے دِلوں اور کانوں پر مہر ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ وہ اپنے تئیں خود فریبی کا شکار ہیں۔ جو مکر و فریب وہ اللہ کے اور مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں اس کا انہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا، ان کے دِلوں کا روگ، خود ان کو تباہ کر دے گا۔ یہ لوگ ابھی اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں (منافقوں) کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۳۔ توحید کی تعلیم و تلقین، جس پروردگار نے تمہیں اور تم سے پچھلوں کو پیدا کیا، اس کا حق ہے اور عقل کا بھی تقاضا ہے کہ اس کو اپنا رَب مانو، اسی کی عبادت کرو، نبی کریم علیہ السلام کی نبوّت و رسالت کا اثبات، اعجازِ قرآن، مومنین مخلصین کے لئے اللہ کی بے پایاں نعمتوں کی بشارتیں، مشرکین کو ان کی بداعمالیوں پر عذابِ جہنم کی خبر۔

۴۔ حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت کا بیان، آدم علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے خلافت عطا کئے جانے پر فرشتوں کا اعتراض اور اللہ کا جواب۔ شیطان کا فضیلتِ آدمؑ کو ماننے اور سجدہ کرنے سے انکار۔ آدم علیہ السلام کے جنت سے زمین پر اتارے جانے کا ذکر۔

۵۔ آدم علیہ السلام کے زمین پر اتارے جانے کے اسرار اور حکمتیں۔ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر۔ دین فروشی اور حق پوشی کی ممانعت۔ اقامتِ صلوٰۃ اور ایتاءِ زکوٰۃ کا حکم۔ علم کے ساتھ عمل کرنے کا حکم۔

۶۔ بنی اسرائیل پر اللہ جل شانہٗ کے انعامات و احسانات کی تفصیل اور ان کی کوتاہیوں اور بداعمالیوں کا ذکر۔ ان حالات کا تذکرہ جو حضرت موسیٰؑ کو دریائے قلزم کے پار اترنے کے بعد پیش آئے۔

۷۔ بنی اسرائیل کی شرارتوں، بدکرداریوں اور انبیاء کے ساتھ ان کی سرکشی و سرتابی کا ذکر اور اس سرکشی و سرتابی پر دی جانے والی سزا کا بیان۔ ذلّت و مسکنت کا مقدّر ہو جانا۔

۸۔ ذِلّت سے نکل کر عزت میں داخل ہونے کا طریقہ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد نبوت میں بنی اسرائیل کی صورتیں مسخ ہو جانے کا ذکر۔ بنی اسرائیل کے ایک مالدار شخص عامیل کو قتل کرنے کا واقعہ۔ گائے ذبح کر کے اس کا ایک ٹکڑا مقتول کے لگاتے اور مقتول کے کچھ دیر کے لئے زندہ ہو کر قاتل کا نام بتانے کا ذکر۔

۹۔ مقتول کے جسم پر گائے ذبح کر کے اس کا گوشت لگانا اور مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کا نام بتا دینا۔ جو لوگ اللہ کے لکھے ہوئے کو بدل دیتے ہیں اور اپنی من گھڑت باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں ان کے لئے تباہی و بربادی ہے۔ جن لوگوں نے شرک کیا ہے وہ صرف اتنے روز جہنم میں نہیں رہیں گے جتنے روز وہ کفر و شرک میں مبتلا رہے بلکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ عذاب جہنم کا مزہ چکھتے رہیں گے۔

۱۰۔ بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ کا یہ عہد لینا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ والدین اور اقارب کے ساتھ حسن سلوک کریں گے، نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور پھر بنی اسرائیل کا اس عہد و پیمان سے پھر جانا۔ اللہ جل شانہٗ کی بعض کتاب کو ماننے اور بعض کو نہ ماننے کی سزا، دنیا کی ذلت و رسوائی اور آخرت کا شدید عذاب ہے۔

۱۱۔ بنی اسرائیل کے عناد، تکبر اور ہوا پرستی کا بیان کہ تورات میں تحریف کی، اور اس بات کا ذِکر کہ بنی اسرائیل اللہ کے بعض حکموں کو بے دھڑک توڑتے ہیں۔ شریعت کے جو حکم ان کی طبیعت اور خواہش کے مطابق ہوں ان پر عمل کرتے ہیں اور باقی حکموں کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ کے سارے حکموں کو ماننے کا نام ایمان ہے اور جو کسی ایک حکم کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے اور کافر کی سزا دائمی ہے نہ کہ وقتی۔

۱۲۔ یہودیوں کو قرآن پر ایمان لانے کے لئے بہانہ، کہ وہ جبریل لاتے ہیں اور وہ ہمارے دشمن ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس کا مفصل جواب اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی نبوّت و رسالت کے قرآن کے علاوہ اور دلائل، چال ڈھال اور کاموں میں یہودیوں سے مشابہت کی ممانعت۔ یہودیوں کا جادو سیکھنا اور کتاب اللہ کو چھوڑ کر سحر اور جادو کی پیروی کرنا۔

۱۳۔ ہاروت و ماروت کا قصہ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے منسوخ ہونے کی وجہ۔ کسی واقعہ کے ہونے سے پہلے نبی علیہ السّلام سے سوالات کرنے کی مذمّت اور ممانعت۔ ہر اچھے اور بُرے عمل کا بدلہ اللہ کے پاس ملے گا۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے اس خیال کی تردید کہ ان کے سوا کوئی جنت میں نہیں جائے گا۔

۱۴۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی باہمی عداوت اور اختلاف کا ذکر۔ ان مشرکین کے لئے تباہی اور سزا کی خبر جنھوں نے اللہ کے گھر میں آنے سے روکا اور اللہ کے گھر کی ویرانی کے درپے ہوئے۔ نبی اور اصحاب نبی کے لئے تسلّی و تشفی۔ یہود اور نصاریٰ کا اللہ کے لئے اولاد ثابت کرنا اور اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس عقیدے کی تردید۔

۱۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی اور امانت وفضیلت کا بیان، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے امتحان اور ابتلا میں ثابت قدم رہنے کا بیان۔ بناء کعبہ کا ذکر، قبلۂ اسلام کے آداب وفضائل، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی وجود امّت مسلمہ، حرم اور ساکنان حرم اور صاحب قرآن کی بعثت کے لئے دعا۔

۱۶۔ ملّت ابراہیمی کے اتباع کی تاکید و ترغیب، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا اپنے وصال کے وقت اپنے بیٹوں کو وصیّت کرنا کہ ملّت اسلام پر قائم رہنا یہی اللہ کا پسندیدہ مذہب ہے۔ ہر شخص کے اپنے اعمال کام آئیں گے۔ دوسروں کے کاموں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ طریقۂ ایمان کی تعلیم و تلقین۔

۱۷۔ تبدیلئِ قبلہ کا حکم۔ اُمّت محمدیہ تمام اُمتوں میں معتدل اُمت ہے اور اس کو

دوسری امّتوں پر گواہ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ دوسری امّتوں پر اُمّتِ مسلمہ کی فضیلت اور برتری۔ تبدیلیٔ قبلہ کے اَسرار اور حکمتیں۔

۱۸۔ تبدیلیٔ قبلہ کی حکمتیں۔ نبی کریم کی بعثت کا مقصد۔ تبدیلیٔ قبلہ کے حکم کو مکرّر لانے کی وجہ۔

۱۹۔ صبر کرنے والوں کی فضیلت۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں وہ مرتے نہیں زندہ رہتے ہیں۔ صبر کرنے والوں کی آزمائش کا ذکر اور صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی عنایتوں اور مہربانیوں کی بشارت۔ صبر کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کا ذکر۔ حق کو چھپانے والوں پر اللہ کی لعنت اور پھٹکار۔

۲۰۔ توحید کا اعلان۔ توحید باری تعالیٰ کے دلائل مشرکوں اور بت پرستوں کا انجام۔ شرک کرنے والوں کے لئے اللہ کا سخت اور دردناک عذاب ہے۔

۲۱۔ روزی کمانے اور حلال کھانے کا حکم۔ اللہ کی نعمتوں کا انکار کرنے والے بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ اللہ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے کا حکم۔ حلال وحرام کی تفصیل۔

۲۲۔ نیکی، بھلائی اور صلہ رحمی کا معیار اور اس کے اصول و فروع۔ قصاص کے متعلق پہلا حکم۔ قصاص لیتے وقت عدل و انصاف کی تاکید۔ وصیّت کا حکم۔

۲۳۔ روزوں کی فرضیّت کا حکم، روزہ کے احکام، ماہ رمضان کی فضیلت، سحر وافطار کا حکم، اعتکاف کا حکم اور اس کے آداب و احکام، ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے کھانے کی ممانعت۔

۲۴۔ رویتِ ہلال اور قمری مہینوں کے حساب کا اعتبار۔ شریعت میں قمری مہینہ معتبر ہے۔ بعض جاہلانہ رسوم کی اصلاح کا حکم۔ اللہ کی راہ میں جہاد اور قتال کا حکم۔

حج اور عمرے کا بیان۔

۲۵۔ حج کے مہینے، حج کے بقیہ احکام۔ حج کے دنوں میں جائز کاروبار کی اجازت
اہل ذکر اور اہل دعا کی اقسام۔ کامل مسلمان بننے کی تاکید۔ شیطان کے کہے پر
چلنے کی ممانعت۔

۲۶۔ بنی اسرائیل کی بے دینی اور کفران نعمت، حق ظاہر اور واضح ہونے کے بعد حق
کا انکار کرنے پر شدید عذاب اور سزا کا حکم۔ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے
کے لئے کہاں کہاں روپیہ خرچ کرنا چاہیئے؟ اللہ کی راہ میں جہاد وقتال
کی فرضیت۔

۲۷۔ حرمت کے مہینوں میں لڑنے کی ممانعت (حرمت کے مہینے چار ہیں۔ ذی قعدہ
ذی الحجہ، محرم اور رجب۔ ان مہینوں میں اہل عرب جنگ وجدال جائز نہیں
سمجھتے تھے۔ اسلام نے بھی اس دستور کی توثیق کی) اسلام سے پھر جانے کی سزا
دوزخ کا دائمی عذاب ہے۔ شراب اور قمار کا حکم۔ یتیموں کی اصلاح و تربیت
کا مسئلہ۔ مشرک مردوں اور مشرک عورتوں سے نکاح کی حرمت۔

۲۸۔ حیض کی حالت میں عورتوں سے صحبت کرنے کی ممانعت۔ بات بات میں اللہ کی
قسم کھانے کی ممانعت۔ بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھا لینے پر حکم۔ مطلّقہ
عورتوں کے مسائل۔ عدّت کی مدّت۔

۲۹۔ شرعی طلاق کی حد، طلاق رجعی کا بیان، خلع کا حکم، طلاق بائن کے مسائل، حدود
اللہ کو توڑنے کی ممانعت، مطلّقہ عورتوں کو تکلیف نہ پہنچانے اور حسن اسلوب
سے رخصت کرنے کی تاکید۔

۳۰۔ مطلّقہ عورتوں کی عدّت گزرنے کے بعد ان کو نکاح سے نہ روکنے کی تاکید،
رضاعت (بچوں کو دودھ پلانے) کی مدّت۔ شوہر کی وفات پر عورت کی عدت کا

زمانہ اور حکم۔ عدّت کے زمانے میں عورت کو نکاح کا پیغام بھجوانے کا حکم۔

۴۱۔ مطلّقہ عورتوں کے مہر اور نفقہ کے احکام۔ نمازوں کی پابندی کا حکم۔ مرحوم شوہر کے گھر میں بیوہ کی سکونت کا مسئلہ۔ جن عورتوں کو خلوت سے پہلے طلاق ہو جائے ان کا حکم۔

۴۲۔ اس نکتہ کی طرف اشارہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے اور مال و دولت خرچ کرنے سے دریغ نہ کرو۔ اللہ کی راہ میں لڑنے کی ترغیب۔ اللہ کے لئے مال و دولت خرچ کرنے کی فضیلت۔ طالوت کا ذکر۔

۴۳۔ طالوت و جالوت کا قصہ۔ اللہ جل شانہٗ مومنین کو تعداد میں کم ہونے کے باوجود کافروں پر غلبہ اور فتح و نصرت عطا فرماتے ہیں۔ نبی کریم علیہ السّلام کی نبوّت و رسالت کا اثبات۔ انبیأ کے درجات۔ ان کی امتوں کا ان سے اختلاف اور دعوتِ حق میں رکاوٹ بننا۔

۴۴۔ صدقات اور اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنے کی ترغیب، حق تعالیٰ کی قدرت و مشیّت کا ذکر۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سفارش کی جرأت نہ ہو گی۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کا ذکر۔ اسلام میں کوئی جبر اور زبردستی نہیں۔

۴۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا نمرود سے مناظرہ۔ حشر و نشر کا اثبات، وجود باری تعالیٰ پر دلائل۔ حضرت عزیر علیہ السّلام کا واقعہ۔

۴۶۔ اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنے کی فضیلت۔ صدقات و خیرات کی قبولیت کی شرائط۔ کون سے صدقات اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہیں اور کون سے غیر مقبول؟ احسان جتانے کی برائی۔

۴۷۔ آداب صدقات کا بیان، مصارف خیر کیا ہیں؟ شیطان کی پیروی، تنگی اور

بے حیائی لاتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ ہر شخص کو اس کے خلوص اور نیّت کے مطابق انعام سے نوازتے ہیں۔

۳۸۔ صدقہ اور خیرات دینے کا ثواب۔ صدقات و خیرات کے مستحق کون لوگ ہیں؟ سود کے احکام۔ سود میں اور فروخت میں فرق۔ سود لینے والے اللہ کے دشمن ہیں۔ نیک کام کرنے والے اجر و ثواب کے حق دار ہیں۔

۳۹۔ قرض اور رہن کے احکام۔ لین دین کرتے وقت لکھ لو یا کسی کو گواہ بنالو۔ امانت کی پوری طرح حفاظت اور پاسداری کرنی چاہیئے۔ گواہی کو چھپانے والا گنہگار ہے۔

۴۰۔ عظمت اور جلال خداوندی کا ذکر۔ آخرت کے حساب و کتاب اور مواخذہ کا بیان۔ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایمان والوں کی تعریف دنیا میں فتح و نصرت اور آخرت میں نجات اور بخشش کی دعا۔

دینی عظمت کی وجہ سے ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ ان کے لئے جائدادیں وقف کر رکھی تھیں اور کنیسے بنوا رکھے تھے۔ جب یہ لوگ نجران سے روانہ ہوئے تو ان کا ایک سردار ابوحارثہ خچر پر سوار ہوا، ایک جگہ ابوحارثہ کے خچر کا پاؤں پھسلا تو اس کے بھائی نے حضور علیہ السلام کا نام لے کر کہا کہ وہ ہلاک ہوں، ابوحارثہ نے کہا۔ وہ کیوں ہلاک ہوں وہ تو سچے نبی ہیں اور اللہ کے وہی آخری رسول ہیں جن کا ایک مدت سے انتظار تھا۔ اس کے بھائی نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو تم ان پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ ابوحارثہ بولا! ہمارے بادشاہوں نے ہم کو بہت مال و جائداد دے رکھی ہے، اگر ہم ان پر ایمان لے آئیں تو وہ چھن جائے گی۔ یہ بات اس کے بھائی (کرز) کے دل میں بیٹھ گئی اور کچھ عرصہ بعد ابوحارثہ کا بھائی کرز اپنے پچیس ساتھیوں کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔ بہرکیف یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے۔ جب مسجد نبویؐ میں آئے تو عصر کی نماز کا وقت تھا۔ انہوں نے مشرق کی طرف رخ کر کے اپنے طریقے کے مطابق نماز پڑھی۔ حضورؐ نے فرمایا: انہیں نماز پڑھ لینے دو۔ ان لوگوں نے بہت نفیس اور بیش قیمت کپڑے پہن رکھے تھے۔ حضور علیہ السلام نے ان کو ایمان کی دعوت دی تو کہنے لگے: ہم تو آپ سے پہلے ایمان لا چکے، حضورؐ نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہیں اسلام لانے سے چند باتیں روکتی ہیں۔ تم عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہو، خنزیر کھاتے ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا: واقعی عیسیٰؑ خدا کے بیٹے تھے، ورنہ بتاؤ ان کے باپ کون تھے۔ کسی نے کہا وہ تین خداؤں میں سے ایک تھے، یہی وجہ ہے کہ قرآن میں "خلقنا، انزلنا" جمع کے صیغے آئے ہیں، مفرد نہیں۔ کسی نے کہا: ان سے خدائی کام ظاہر ہوئے، انہوں نے مُردوں کو زندہ کیا، کوڑھیوں کو اچھا کیا۔ حضورؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو بیٹا باپ کی شکل ہوتا ہے؟ وہ بولے: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ہمارا رب حی لایموت ہے، موت اس کے لئے ناممکن ہے، اور عیسیٰؑ پر موت آنے والی ہے۔ کہنے لگے: ٹھیک ہے۔ آپؐ

نے فرمایا: اللہ تو بندوں کو روزی دیتا ہے، ان کا کارساز ہے، کیا عیسیٰؑ بھی ایسے ہیں؟ کہنے لگے: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام حمل میں رہے، عام بچوں کی طرح پیدا ہوئے، عام لوگوں کی طرح کھاتے پیتے تھے، تمام انسانی عوارض رکھتے تھے؟ انہوں نے اقرار کیا۔ تب آپؐ نے فرمایا: پھر وہ خدا کیسے ہوئے؟ اس پر وہ لوگ لاجواب ہو گئے۔ اور اس پس منظر کی روشنی میں سورۂ آلِ عمران کی اسّی آیتیں نازل ہوئیں۔

سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کو احادیث میں "زہراوین" بھی کہا گیا ہے، یعنی دو روشن سورتیں۔ سورتیں تو قرآن کی ساری ہی روشن ہیں۔ لیکن خصوصیت سے ان دو سورتوں کو روشن کہنے کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان دونوں سورتوں کے انوار و تجلیات ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ نیز احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے روز سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران کے قاری کو ایک زبردست نور عطا کیا جائے گا۔ نبی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے: "اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ سورۂ بقرہ کی الٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم، اور آلِ عمران کی آیت: اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔"

سورۂ بقرہ کا اختتام، دشمنوں اور کافروں کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعا پر تھا، اور اس سورت کا خاتمہ، نیک اعمال کی جزا، حسنِ ثواب اور ایفائے عہد کی درخواست پر ہے جو مومنین اور متقین کے حال کے مناسب ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱- اللہ پر کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اللہ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے۔ اللہ نے جو متشابہ اور مجمل آیتیں نازل کیں ان

کے کھوج میں پڑنے کی ممانعت۔ سیدھی راہ پکڑنے کے بعد اس سے نہ بھٹکنے کی دعا۔

۲۔ کافروں کی اولاد، مال و دولت اور ظاہری جاہ و حشم ان کو عذاب الٰہی سے چھڑانے میں کچھ کام نہ آئے گا۔ جو لوگ اللہ کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں ان کے لئے اللہ کی پکڑ شدید ہے۔ دنیا کے عیش و عشرت اور آرام آخرت میں کام نہ آئیں گے۔ اصل راحت آخرت کی راحت ہے جو دائمی ہے۔ اللہ کے نزدیک "دین" صرف اسلام ہے۔

۳۔ ان اہل کتاب کی مذمت جو بُرے اور ممنوع کام کرتے رہتے تھے اور انبیاء کو جو اللہ کی باتیں ان تک پہنچاتے، انہیں جھٹلاتے رہتے تھے۔ جس شخص نے دنیا میں، جیسا کیا ہے (اچھا یا بُرا) اس کو ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا۔ کسی کے ساتھ ظلم نہ ہوگا کافروں کو دوست بنانے کی مذمت۔

۴۔ اللہ سے تعلق اور محبت کے لئے نبی سے محبت کی ضرورت ہے۔ آدم، نوح، آلِ ابراہیم اور آلِ عمران علیہم السلام کی ساری کائنات پر فضیلت و برتری۔ حضرت مریم کی پیدائش کا قصہ۔ حضرت ذکریا علیہ السلام کی دعا۔

۵۔ حضرت مریم علیہ السلام کی تمام عالم کی عورتوں پر فضیلت۔ حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت۔ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات۔

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانے کی خبر۔ کافروں کے لئے دنیا و آخرت میں شدید عذاب ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی مثال حضرت آدم علیہ السلام جیسی ہے۔

۷۔ اہل کتاب کو اللہ کی وحدانیت کی دعوت۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے اس دعوے کی تردید کہ حضرت ابراہیمؑ یہودی تھے یا نصرانی۔ حق و باطل کو آپس میں ملانے کی مذمت۔

۸۔ یہودیوں کے مکر و فریب کا ذکر کہ مسلمانوں کو بہکانے کے لئے کیا ترکیبیں کرتے تھے۔ یہودیوں کی اس بدخصلتی کا بیان کہ حق و باطل کو ملاتے تھے اور ان کی کتاب

میں ہمارے حضور کی جو صفتیں آئی تھیں ان کو چھپاتے تھے۔ مسلمانوں کو تنبیہہ کہ یہودی حیلہ سازوں کے دھوکہ میں نہ آجائیں۔

۹۔ اللہ جل شانہٗ کا حضرت آدم سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء سے عہد لینا۔ اس شخص کی تردید جو اللہ کے دین کے سوا جو کسی اور دین کے پیچھے لگ جائے۔ آسمانوں اور زمینوں میں کوئی چیز اللہ کی قدرت اور حکم سے باہر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہیں ہے۔

۱۰۔ سب سے زیادہ پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم۔ کعبہ سب سے پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا۔ اللہ کی طرف سے ان اہل کتاب کو تنبیہہ جو حق کو پہچاننے کے باوجود اس سے دشمنی رکھتے تھے، کافروں کی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ تم کو سیدھی راہ سے بھٹکا دیں گے۔

۱۱۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ لوگوں کو نیک کاموں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو۔ اللہ کی طرف سے کھلے اور واضح حکم آنے کے بعد اختلافات میں مت پڑو۔

۱۲۔ امت محمدیہ تمام امتوں سے بہتر ہے۔ ذلت اور رسوائی بنی اسرائیل کا مقدر بنا دی گئی ہے۔ مال و دولت اور آل اولاد کسی کام نہ آئے گی۔ کافر ہرگز مسلمانوں کے دوست نہیں بن سکتے۔

۱۳۔ غزوہ بدر میں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے مسلمانوں کی امداد و نصرت۔ میدانِ بدر میں تین ہزار فرشتوں کا مسلمانوں کی مدد کے لئے اترنا۔ اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

۱۴۔ سود نہ کھانے کا حکم۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرنا۔ ہر حال میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔ اللہ کے احکام کو جھٹلانے کا انجام برا ہے۔

۱۵۔ خاتم الانبیاء سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف

لے جانے کا حکم۔ اللہ نے موت کا ایک وقت معین کر دیا ہے۔

۱۶۔ کافروں کا کہا ماننے میں بڑا خسارہ ہے۔ کافر ہرگز مسلمانوں کے مددگار نہیں بن سکتے۔ غزوۂ اُحد کا قصہ۔

۱۷۔ خدا کی رحمت و بخشش دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہے۔ اگر خدا کی مدد شامل حال ہو تو کوئی غالب نہیں آسکتا۔ غزوہ اُحد میں مسلمانوں کو جو تکلیف اور رنج پہنچا اس کا ذکر ذاتی کاموں میں مشورہ کا حکم۔ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جاتے ہیں وہ مردہ نہیں زندہ ہیں۔

۱۸۔ مصیبتوں کے باوجود اللہ اور اس کے رسولؐ کی تابعداری اجر عظیم کا سبب ہے۔ ایمان والوں کو کافروں سے ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے۔ کافر اپنی لمبی خوشحالیوں اور دولت و ثروت پر نہ اترائیں۔ اللہ کے یہاں ان کے لئے ان کی کفر سامانیوں کے عوض ذلت آمیز عذاب ہے۔ بخل (کنجوسی) کی مذمت۔

۱۹۔ ان یہودیوں کے لئے دردناک عذاب کی خبر جو اپنے مال و دولت پر اتراتے تھے دنیا کی تمام تر عیش و عشرت دھوکے کی پونجی ہے۔ ہر مالی اور جسمانی آزمائش کے وقت مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے کی تلقین۔ ان اہل کتاب کی مذمت جنہوں نے اپنے دنیاوی فائدوں کی خاطر اللہ کے حکموں کو چھپا لیا یا ان میں ردّ و بدل کر دیا۔

۲۰۔ آسمان و زمین اور دن رات کے تغیرات میں اللہ کی قدرت و حکمت کی نشانیاں ہیں۔ دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہنے کی دعا۔ کافروں کی ظاہری شان و شوکت سے مسلمان دھوکے میں نہ آئیں۔ اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ابدی نعمتیں ہیں مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین۔

سُورۃ النسار

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ۴	ترتیبِ نزول ـــ ۹۲
مکی/مدنی ـــ مدنی	تعداد رکوعات ـــ ۲۴
تعداد آیات ـــ ۱۷۶	تعداد الفاظ ـــ ۳۷۲۰
تعداد حروف ـــ ۱۶۶۶۷	

اس سورت کی ابتدار اس انداز سے کی گئی ہے کہ یہ محسوس ہوتا ہے جیسے یہ اپنے سے پہلی سورت (آلِ عمران) کا تتمہ اور تکملہ ہے۔ سورۂ آلِ عمران کی آخری آیت اور سورۂ نسار کی پہلی آیت پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جس اہم مضمون پر آلِ عمران کی انتہا ہے اس پر نسار کی ابتدار ہے۔ آلِ عمران کی آخری آیت ہے "یاایہاالذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون"۔ جس میں مسلمانوں کو فوز و فلاح کی یہ راہ بتائی گئی ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے ہر موقع پر ثابت قدم رہیں، آپس میں جڑے، دشمن کے مقابلے میں ڈٹے اور خدا سے ڈرتے رہیں۔ سورۂ نسار کی ابتدار دیکھئے۔ وہ بھی تقویٰ، پرہیزگاری اور خوفِ خدا کے مضمون سے ہے۔ اور

آپس میں جڑے رہنے اور دشمن کے مقابل مضبوط اور ثابت قدم رہنے کے لئے جو باتیں ضروری ہیں اگلی آیات میں تفصیل سے ان کا ذکر ہے۔

ثابت قدمی، اور وہ بھی جماعتی اور قومی سطح پر، اجتماعی اتحاد و اتفاق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور اتحاد و اتفاق ایسی چیز نہیں ہے جو بغیر کسی کوشش کے وجود میں آجائے۔ یہ مثبت اور مسلسل تدبیر کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتی ہے، اس کے لئے ایک ٹھوس بنیاد کی بھی ضرورت ہے اور اس بات کی بھی کہ ایسے اسباب فراہم کئے جائیں جو اس اتحاد و اتفاق کو مختلف فتنوں سے محفوظ رکھ سکیں۔ اس سورت میں ایسے تمام امور کی نشان دہی کی گئی ہے جو اسلامی معاشرے کو مربوط و مستحکم رکھنے کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ بلکہ اساس اور ستونوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آغازِ سورت اس بنیادی حقیقت سے ہوتا ہے کہ مرد و عورت، سب کا خالق اللہ ہے، اسی نے سب کو ایک آدم و حوا سے وجود بخشا ہے۔ اسی بنا پر خدا اور رشتۂ رحم سب انسانوں کے درمیان مشترک ہے اور اس اشتراک کا بدیہی اور عقلی تقاضا یہ ہے کہ سب خدا سے ڈرتے رہیں اور رشتۂ رحم کا احترام ملحوظ رکھیں۔

معاشرے میں دو عناصر سب سے زیادہ کمزور ہوتے ہیں، ایک عورت اور دوسرے یتیم۔ ان کے حقوق معین کر کے، ان کے سرپرستوں اور رشتہ داروں پر یہ زور دیا کہ وہ انہیں پورا کریں۔

تقسیم وراثت کے اصول اور ضابطے مقرر کئے تاکہ قوی اور ضعیف سب کے حقوق معین ہو جائیں اور معاشرے میں ظلم، حق تلفی اور باہمی نزاع کا امکانی حد تک سدِّباب ہو جائے۔

شریعت نے مرد و عورت کے جو حقوق اور حدود معین کر دیئے ہیں ہر ایک صنف کو ان کے اندر رہنے کی ہدایت۔

مسلمانوں کو اس بات کی نصیحت کہ اب اہلِ کتاب سے چھین کر شریعتِ الٰہی کی امانت تمہارے سپرد کی جا رہی ہے۔ تم یہودیوں کی طرح اس میں خیانت نہ کرنا، بلکہ اس کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنا اور ہر حال میں عدل اور توازن پر قائم رہنا۔

منافقین نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو سازشیں کیں اور آئندہ بھی ان سے جو توقع ہے اس سے مسلمانوں کو خبردار کیا گیا۔

دارالحرب کے مسلمانوں کو ہجرت اور جہاد کی تاکید تاکہ وہ کفر کے ماحول سے نکل کر اسلامی معاشرے میں آئیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور اس کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کو قوت بہم پہنچائیں۔

پوری سورت کے مضامین پر غور کرنے سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ ابتدائی حصہ معاشرے سے متعلق احکام و قوانین پر مشتمل ہے، ضمناً کہیں کہیں اس ردِّ عمل کی طرف بھی اشارہ ہے جو ان احکام سے مخالفین پر ہوا۔ سورت کا آخری نصف حصہ اسلامی نظامِ حکومت کی اساسیات سے متعلق ہے اور اس رویے پر تنقید ہے جو اس نظامِ حق کی مزاحمت کے لئے اہلِ کتاب اور منافقین نے اختیار کیا۔

عورتوں سے متعلق اصولی اور بنیادی احکام کو سورت میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے سورت کو انہی سے منسوب کر دیا اور اس کا نام "سورۃ النساء" رکھا گیا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نسلِ انسانی کی ابتداء کیسے ہوئی؟ یتیموں کے مال کی پوری پوری نگہداشت کرو۔ یتیموں کی بہتر تعلیم و تربیت کا حکم۔ چار عورتوں تک سے نکاح کا جواز۔ وراثت کے بعض احکام۔

۲۔ وصیت و وراثت کے احکام۔ جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑے گا اسے دردناک عذاب دیا جائے گا اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر چلے گا اس کے لئے جنت کی دائمی نعمتیں اور راحتیں ہیں۔

۳۔ عورتوں کی تادیب و تربیت کے طریقے۔ بدکار عورتوں اور بدکار مردوں کا حکم۔ توبہ کس حد تک قبول کی جاتی ہے۔ آداب معاشرت کا بیان۔

۴۔ ان عورتوں کا تفصیلی ذکر جن سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا گیا۔ ان عورتوں کا تذکرہ جن سے نکاح کرنا جائز ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کی تلقین۔ شوہر سے بے وفائی اور خیانت کی سزا۔

۵۔ ناحق کسی کا روپیہ پیسہ دبا لینے کی ممانعت۔ حرص اور طمع کی مذمت۔ ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا حصہ ملے گا۔ وراثت کا ثبوت۔

۶۔ اللہ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت اور برتری عطا کی ہے۔ نیک عورتوں کی صفات۔ سرکش اور نافرمان بیویوں کی تادیب اور تنبیہہ کے طریقے۔ ماں باپ اور عزیز و اقارب، ہمسایہ، یتیم اور تمام حاجت مندوں کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کا حکم۔ بڑائی کرنے والا اللہ کی نظر میں حقیر اور ناپسندیدہ ہے۔ قدرت ہونے کے باوجود بخل کرنے اور حاجتمندوں کے ساتھ بھلائی نہ کرنے والے ذلت آمیز عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔ اللہ ذرہ برابر بھی کسی کا حق نہیں رکھتا۔

۷۔ یتیم کے احکام، یہودیوں کی گمراہی اور اللہ کے احکام میں تحریف اور کاٹ چھانٹ کی سزا۔ چہروں کا مسخ کیا جانا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے کبھی نہیں بخشے جائیں گے۔

۸۔ یہودیوں کی شرارت اور خباثت کا ذکر۔ جن پر اللہ نے لعنت کی ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ آلِ ابراہیم کی فضیلت و برتری کا اظہار۔ جو لوگ اللہ کے حکموں اور اس کی آیتوں

کا انکار کرتے ہیں وہ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ ایمان اور نیک اعمال والے دائمی نعمتوں اور مسرتوں سے نوازے جائیں گے۔ امانتوں کی حفاظت اور پاسداری کی تاکید۔ حاکم عدل و انصاف سے فیصلے کریں اور رعایا اپنے حاکموں کا حکم مانے۔

۹۔ منافقوں کی مذمت، ان کے مکر و فریب اور حیلہ سازیوں کا ذکر۔ رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننے والوں کو نبیؑ، صدیق اور شہید کی رفاقت میسر آئے گی۔

۱۰۔ منافقوں کی حیلہ سازیوں کا بیان۔ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے، خواہ وہ غالب ہو یا مارا جائے اللہ اس کو اجر و ثواب سے نوازتے ہیں۔ مظلوم اور بے بس مسلمانوں کو کافروں کے پنجے سے چھڑانے کے لئے بھی لڑنا ضروری ہے۔

۱۱۔ ہجرت کے بعد کافروں سے جہاد و قتال کی فرضیت۔ موت کسی صورت ٹلنے والی نہیں خواہ انسان اپنے آپ کو محفوظ قلعوں میں بند کر لے۔ تکلیف اور راحت سب اللہ کی طرف سے ہے۔ جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اگر کوئی نیک کام میں سفارش کرے تو اس کو نیکی میں حصہ ملے گا اور اگر بُرے کام میں سفارش کرے تو وہ بُرائی میں حصہ دار ہوگا۔

۱۲۔ ہدایت اور گمراہی دونوں اللہ کے قبضے میں ہیں۔ کافروں میں سے کسی کو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ کافر اگر صلح پر آمادہ ہو جائیں اور معاہدہ کی پابندی کریں تو تم بھی خاموش ہو رہو اور اگر فتنہ و فساد برپا کریں تو ان کو پکڑو اور مار ڈالو۔

۱۳۔ کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دینے کا حکم۔ مسلمان کو دانستہ قتل کر دینے کی سزا۔ بلا عذر گھروں میں بیٹھ جانے والے ہرگز ان کے برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کے لئے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے۔

۱۴۔ جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا، اپنا وطن اور گھر بار چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں سے نوازیں گے۔

۱۵۔ خوف اور خطرے کی حالت میں نماز پڑھنے کا بیان۔ کافروں کے تعاقب میں ہمت سے کام لینا چاہیئے۔

۱۶۔ قرآن نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں عدل و انصاف کیا جائے۔ ان لوگوں کی برائی جو لوگوں سے تو ڈرتے ہیں مگر اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کر لینی چاہیئے۔

۱۷۔ منافقوں کی بعض عادات رذیلہ کا بیان۔ جو شخص رسولؐ کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر راستہ اختیار کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۱۸۔ جو شخص کسی اور کو اللہ کا شریک گردانتا ہے اس کی کبھی بخشش نہ ہو گی۔ کافروں سے شیطان جو جو وعدے کرتا ہے وہ سب دھوکا اور فریب ہے۔ جو لوگ شیطان سے امیدیں باندھتے ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے اللہ کی طرف سے طرح طرح کی نعمتیں ہیں۔

۱۹۔ عورتوں اور یتیم لڑکیوں کے نکاح کے متعلق بعض احکام۔ عورتوں اور یتیموں کے حق میں بھلائی کا حکم۔ اگر کسی کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو عدل و انصاف سے کام لے۔

۲۰۔ گواہی ہر حال میں سچی دینی چاہیئے۔ دل کی خواہش کے پیچھے نہ دوڑو۔ جو لوگ اسلام لانے کے بعد (عیاذاً باللہ) پھر اس سے پھر گئے وہ ہرگز نہیں بخشے جائیں گے۔ منافقوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۲۱۔ منافق پرلے درجے کے دغاباز ہیں۔ ان کی نماز اور روزہ سب دکھاوے کا ہے مسلمان کافر اور منافق کو اپنا دوست ہرگز نہ بنائے۔ اللہ جل شانہٗ نیک اعمال کی قدر کرنے والے اور ان کا بہتر بدلہ دینے والے ہیں۔ اگر کسی شخص کا کوئی عیب معلوم ہو تو

اس کو مشہور نہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ میں اور رسولوں میں فرق کرتے ہیں اور بعض رسولوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے وہ پکے کافر ہیں۔

۲۲۔ نبی کریم علیہ السلام سے یہودیوں کا یہ مطالبہ کہ اگر آپ سچے پیغمبر ہیں تو اللہ کے پاس سے ہمیں لکھی لکھائی کتاب کیوں نہیں لا دیتے؟ یہودیوں کی خباثت، عہد شکنیوں اور قلبی شقاوت کا ذکر۔ یہودیوں پر اللہ کی طرف سے نازل کیے جانے والے بعض عذابوں کا اجمالی بیان۔ یہودیوں کا یہ جھوٹا دعویٰ کہ "ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے"۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان کے اس دعوے کی تردید۔ یہودیوں کی خباثت اور سرکشی کی وجہ سے ان پر سخت احکام اتارے گئے۔

۲۳۔ اللہ جل شانہٗ نے جس طرح پچھلے انبیاء پر وحی بھیجی، اسی طرح نبی کریم پر بھی بھیجی۔ اللہ نے خوشخبریاں دینے والے اور بری باتوں سے ڈرانے والے پیغمبر اس لئے بھیجے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کو عذر کا موقع نہ رہے۔ دین کی باتوں میں مبالغہ نہ کرو۔

۲۴۔ اللہ کا بندہ ہونا، اس کی عبادت کرنا اور اس کے حکموں کو بجا لانا اعلیٰ درجہ کی شرافت اور عزت ہے۔ جو شخص اللہ کی اطاعت اور بندگی سے ناک بھوں چڑھائے گا وہ ایک روز اپنی اس سرکشی کی سزا بھگتے گا۔ جس نے قرآن حکیم کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اس کے مطابق عمل کیا وہ اللہ کی بے پایاں نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اس شخص کی میراث کا حکم جس کے نہ باپ ہو اور نہ اولاد۔

سورۃ المائدہ

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ---- ۵	ترتیب نزول ---- ۱۱۲
مکی/مدنی ---- مدنی	تعداد رکوعات ---- ۱۶
تعداد آیات ---- ۱۲۰	تعداد الفاظ ---- ۲۸۴۲
تعداد حروف ۱۲۴۶۴	

سورت کی ایک سو بارہویں آیت میں "مائدہ" کا ذکر ہے۔ ھل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء (کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار سکتا ہے؟) اسی لفظ سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ ورنہ سورت کے موضوع سے نام کو، یا نام سے سورت کے موضوع اور مضامین کو کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورت کے مضامین اس امر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ یہ صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ ۶ھ ہجری میں ہوئی تھی۔ اس سورت کا زمانۂ نزول ۶ھ ہجری کا آخر یا ۷ھ ہجری کا اوائل ہے۔

صلح حدیبیہ اس واقعہ کے نتیجہ میں منعقد ہوئی کہ ذی قعدہ ۶ھ ہجری میں نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ مگر کفار قریش نے مسلمانوں کو عمرہ ادا کرنے سے روک دیا اور بڑی بحث وتمحیص کے بعد یہ بات قبول کی کہ مسلمان آئندہ سال عمرہ کی ادائیگی کے لئے آ سکتے ہیں۔ اس موقع پر ضرورت پیش آئی کہ مسلمانوں کو زیارتِ کعبہ اور اس کے سفر کے آداب بتائے جائیں، تاکہ آئندہ سال وہ پوری اسلامی شان وشوکت کے ساتھ یہ سفر کر سکیں، دوسری طرف ان کو یہ تاکید کی جائے کہ دشمنوں نے ان کو عمرہ سے روک کر جو زیادتی کی ہے وہ اس کے جواب میں وہی طرزِ عمل نہ اپنائیں۔ کیونکہ بہت سے کافر قبیلوں کے حج کا راستہ مسلمانوں کے مقبوضات سے گزرتا تھا اور مسلمانوں کے لئے بھی ان کو حج اور عمرہ کے سفر سے روکنا ممکن تھا، اسی تمہیدی تقریر سے اس سورت کا آغاز ہوا۔

سورت میں اصولی اور مرکزی طور پر جو مضامین اور مطالب بیان ہوئے ہیں ان کے مطالعہ سے چند باتیں سامنے آتی ہیں۔

اوّل یہ کہ :۔ جو احکام وقوانین بیان ہوئے ہیں وہ دعوتِ حق کے اس دَور سے تعلق رکھتے ہیں جب تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمتِ الٰہی کا مرحلہ سامنے آ چکا تھا۔ امتِ محمدّیہ سے عہد وپیمان لینے کے لئے سب سے زیادہ موزوں بھی احکام وہدایات ہو سکتے تھے اور ان پر عہد وپیمان لینے کے معنی یہ تھے کہ گویا پوری شریعت پر عہد ومیثاق ہو گیا۔

دوسری یہ کہ :۔ ان احکام میں ابتلاء اور آزمائش کا پہلو بہت نمایاں ہے پچھلی اُمتوں نے اس طرح کے احکام کی تکمیل میں کوتاہی کی، جس کے نتیجے میں وہ اللہ کے نزدیک معتوب ہوئیں۔ امتِ مسلمہ پر اللہ نے اپنا یہ خاص فضل فرمایا کہ ایسے مقامات کو نمایاں کر دیا تاکہ یہ امت ان خطرناک مقامات ومراحل سے باخبر رہے، اور جو مقاماتِ خطر سے قبل از وقت آگاہ ہو گا وہ سنبھال سنبھال کر قدم رکھے گا اور ٹھوکر

نہیں کھائے گا۔

تیسری یہ کہ :۔ اس میں تفصیل کے ساتھ یہود و نصاریٰ کے نقضِ عہد کی داستان ہے، اور اس کے اسباب و محرکات کی بھی نشان دہی ہے تاکہ ان کی تاریخ امتِ محمدیہ کے لئے سبق آموزی اور عبرت پذیری کا ذریعہ بن سکے۔

چوتھی یہ کہ :۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اُن مخفی گوشوں کی نشان دہی کی گئی ہے جہاں سے شیطان اور اس کے ہرکاروں کو جھانکنے اور اندر گھسنے کا موقع ملتا ہے، اور پھر وہ فتنے سر اٹھاتے ہیں جن سے اسلامی معاشرے بلکہ پوری شریعت کے تار و پود بکھر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اس سورت میں مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی اور تمدنی زندگی کے متعلق احکام و ہدایات ہیں، سفرِ حج کے آداب مقرر کئے گئے۔ کھانے پینے کی چیزوں میں حلال و حرام کی تفریق کی گئی اور قطعی حدود قائم کئے گئے۔ اہلِ کتاب کی عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت دی گئی، وضو، غسل اور تیمّم کے احکام بتلائے گئے۔ بغاوت، فساد اور چوری کی سزائیں مقرر کی گئیں، شراب اور جوئے کو قطعی طور پر حرام کیا گیا۔ قسم توڑنے کا کفارہ مقرر کیا گیا اور قانونِ شہادت میں چند دفعات کا اضافہ کیا گیا۔

مسلمان اب محکوم سے حاکم اور مغلوب سے غالب بن چکے تھے۔ اب ان کی حیثیت حکمران قوم کی تھی، دن بدن طاقت ور ہوتے جا رہے تھے، طاقت اور دولت کی فراوانی عام طور پر قوموں کا مزاج بگاڑ دیتی ہے، اس لئے ان کو نصیحت کی گئی کہ عدل و انصاف پر قائم رہیں اور اپنے پیش رو اہل کتاب کی روش سے بچیں، اپنے تمام معاملات میں کتابِ الٰہی کے پابند رہیں اور منافقوں کی پیروی سے گریز کریں۔

مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام سے یہود و نصاریٰ کا زور ٹوٹ چکا تھا۔ اس موقع پر پھر ان کو راہِ راست پر آنے کی دعوت دی گئی۔ عیسائیوں

کو بھی تفصیل کے ساتھ ان کے غلط عقائد پر تنبیہہ کی گئی اور نبی آخر الزماں پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی۔

سورت کا اختتامی مضمون یہ ہے کہ:۔ قیامت کے دن تمام انبیاء اپنی اپنی امتوں کے بارے میں گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ کی طرف سے لوگوں کو کیا بتایا، اور کن باتوں کا عہد و اقرار لیا تاکہ حجت قائم ہو سکے۔ امت کی کسی بدعہدی کی ذمہ داری نبی پر نہیں۔ نبی صرف اس دعوت حق کے بارے میں اللہ کے سامنے جواب دہ ہوں گے جس کی تبلیغ اُن کے سپرد ہوئی تھی۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ تمام عہدوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔ خواہ اللہ سے کئے ہوں، لوگوں سے کئے ہوں یا خود اپنے نفس سے کئے ہوں۔ مسلمانوں کے لئے وہ تمام پالتو جانور اور چوپائے حلال ہیں جو ان جانوروں کے علاوہ ہیں جن کو صراحۃً قرآن میں حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ جو چیزیں اللہ جل شانہٗ کی عظمت و معبودیت کی علامتیں اور نشانیاں مقرر کی گئی ہیں، ان کی بے حرمتی نہ کرو۔ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ان چیزوں کا ذکر جن کا کھانا حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس بات کی بشارت کہ ان کا دین مکمل ہو گیا اور اللہ نے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔ اہل کتاب کے ذبیحہ کا حکم۔ یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کا جواز۔

۲۔ وضو اور پاکی کا حکم۔ پاک رہنے کی تاکید۔ تیمّم کے بعض احکام۔ عدل و انصاف کی تلقین۔ ایمان والوں کو صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

۳۔ بنی اسرائیل سے رسولوں کی مدد کرنے، نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور دوسرے

نیک عمل بجا لانے کا عہد۔ بنی اسرائیل کی عہد شکنی اور عہد شکنی کے باعث اللہ جل شانہٗ کی لعنت۔ یہودی ہمیشہ دغابازی اور خیانت کرتے رہیں گے۔ نصاریٰ سے عہد و پیماں کا ذکر، نصاریٰ بھی یہودیوں کی طرح عہد شکن ثابت ہوئے۔ قرآن سیدھی راہ دکھاتا اور اندھیروں سے اجالوں میں لاتا ہے۔ یہود اور نصاریٰ کا یہ دعویٰ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے کہ وہ اللہ کے بیٹے اور محبوب ہیں۔

۴۔ جہاد میں بزدلی اور پست ہمتی دکھا کر غلامی کی زندگی کی طرف نہ بھاگو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہودیوں کے گستاخانہ کلمات۔ حضرت موسیٰؑ کی اپنی قوم سے جدا ہونے کی دعا۔ حق تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو تسلّی۔

۵۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا قصّہ۔ ہابیل کے قتل کا واقعہ۔ بعض سزاؤں کا ذکر۔

۶۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی تلقین اور ترغیب۔ کافر اگر قیامت کے دن ساری کائنات بلکہ اس سے بھی دو چند دے کر الٰہی عذاب سے بچنا چاہیں تو نہ بچ سکیں گے۔ چوری کی سزا۔ مجرم خواہ کتنا ہی شریر اور فسادی کیوں نہ ہو مگر منصف اور حاکم کو انصاف ہی سے کام لینا چاہیئے۔

۷۔ توریت کی حفاظت کی ذمہ داری علمارِ یہود کو سونپی گئی تھی اور قرآن کریم کی حفاظت خود اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ قصاص کا حکم۔ نفسانی خواہشات کی پیروی مت کرو۔ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اس کی ٹھیک ٹھیک پیروی کرو۔

۸۔ مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو ہرگز اپنا دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ اگر (خدا نخواستہ) کوئی شخص اسلام سے پھر جاتا ہے تو اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (وہ خود ہی آخرت میں دردناک عذاب بھگتے گا) مسلمانوں کا تو ولی اور دوست صرف اللہ اور اس کا رسولؐ ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے

رسولؐ پر اعتماد کیا وہی غالب اور برتر ہے۔

۹۔ اے ایمان والو! ان لوگوں کو ہرگز اپنا دوست مت بناؤ جنہوں نے اللہ کے دین کو ہنسی اور کھیل بنا لیا ہے۔ ان قوموں کا اجمالی ذکر جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور ان پر عذاب نازل ہوا۔ یہودیوں کی خباثت اور گستاخانہ باتوں کا ذکر۔

۱۰۔ نبی کریم علیہ السلام کو اللہ جل شانہٗ کا ارشاد کہ ہم نے تم پر جو کچھ اتارا وہ امت تک پہنچا دو۔ انبیاء کو یہودیوں کے ہاتھوں جو تکلیفیں پہنچیں ان کا ذکر۔ جس نے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس پر جنت حرام ہے۔ مسیح ابن مریم اور رسولوں کی طرح اللہ کے ایک رسول ہیں (بیٹے نہیں)۔ دین کی باتوں میں مبالغہ مت کرو اور گمراہ لوگوں کے خیالات پر نہ چلو۔

۱۱۔ بنی اسرائیل میں سے وہ لوگ ملعون ہوئے جو اللہ کی نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے۔ جو شخص اللہ پر اور اس کے نبیؐ پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ کافروں کو دوست نہ بنائے، یہودی اور مشرکین مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اللہ تعالیٰ کے رسولؐ پر اور ان احکام پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر اتارے، ان کے لئے طرح طرح کی نعمتیں ہیں اور جن لوگوں نے ان تمام باتوں کا انکار کیا اور انہیں جھٹلایا ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

۱۲۔ اللہ نے جن چیزوں کو ہمارے لئے حلال کر دیا ہے انہیں اپنی مرضی سے اپنے اوپر حرام مت کرو۔ قسم توڑنے کا کفارہ۔ شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں۔ ان سے دُور رہنا چاہیئے۔ شراب کی ممانعت کا قطعی حکم۔

۱۳۔ بعض ایسی چیزوں کا ذکر جو مخصوص حالات میں وقتی طور پر حرام کر دی گئیں احرام کی حالت میں شکار کرنے کی ممانعت۔ کعبہ دینی اور دنیاوی حیثیتوں سے لوگوں کے قیام کا باعث ہے۔ رسولؐ کے ذمہ اللہ کے حکم کا پہنچا دینا ضروری ہے، منوانا نہیں۔

۱۴۔ جن باتوں کی نبی علیہ السلام نے صراحت نہیں کی ان کے کھوج میں مت پڑو۔ اچھے اور بُرے اعمال کا نتیجہ سامنے آجائے گا۔ وصیت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمانوں کو گواہ بنالے۔ گواہی کو چھپانا سخت گناہ کی بات ہے۔ خدا کی نافرمانی کرنے والے انجام کار رسوا ہوں گے۔

۱۵۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ماں کی گود میں بات کرنے کا ذکر۔ عیسٰی علیہ السلام کے بعض معجزات کا بیان۔ معجزات کے باوجود حضرت عیسٰی علیہ السلام کو جھٹلانے کا ذکر۔ بنی اسرائیل کا یہ مطالبہ کہ ہم کو بلا محنت و مشقت روزی ملے۔

۱۶۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف سے اس بات کی برأت کہ انہوں نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ وہ انہیں ان کی ماں (مریم) کو اللہ کے سوا اپنا معبود مانیں۔ نیکو کاروں اور سچے لوگوں کے لئے دائمی راحت اور آسائش ہے۔

سورۃ الانعام

تعارف

ترتیبِ تلاوت	۶	ترتیبِ نزول	۵۵
مکی/مدنی	مکی	تعدادِ رکوعات	۲۰
تعدادِ آیات	۱۶۵ یا ۱۶۶	تعدادِ الفاظ	۳۱۰۰
تعدادِ حروف	۱۲۹۳۵		

"اَنْعَامُ" عربی زبان میں مویشیوں کو کہتے ہیں۔ اس سورت کے سولہویں اور سترہویں رکوع میں بعض مویشیوں کی حرمت اور بعض کی حِلّت کے متعلق اہل عرب کے توہمات کی تردید کی گئی ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام "الانعام" رکھا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ یہ پوری سورت مکہ میں نازل ہوئی اور اس کا نزول بیک وقت ہوا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی چچا زاد بہن اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ: جب یہ سورت نبی علیہ السلام پر نازل ہونا شروع ہوئی اس وقت آپ اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے دیکھا کہ بوجھ کے مارے اونٹنی کا یہ حال تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔

روایات سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ جس رات یہ سورت نازل ہوئی اسی رات آپؐ نے اس کو قلمبند کرایا۔

اس سورت کے مضامین پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکہ کے آخری دور کی سورت ہے۔ اسمار بنتِ یزید کی روایت اس کی مزید تصدیق کرتی ہے کیوں کہ وہ انصار میں سے تھیں۔ ہجرت کے بعد ایمان لائیں۔ ہجرت سے پہلے ان کا مکہ میں آنا حضور علیہ السلام سے عقیدت کی بنا پر ہوگا، نیز انصار کے کچھ لوگ مدینہ سے مکہ ہجرت سے صرف ایک سال اور چند روز پہلے آئے تھے۔ اسمار کی یہ حاضری بھی یقیناً ہجرت سے چند ماہ پہلے ہوئی ہوگی۔

جس وقت یہ سورت نازل ہوئی اس وقت اللہ کے رسولؐ کو دعوتِ اسلام دیتے ہوئے بارہ سال گزر چکے تھے۔ اہلِ مکہ کا دعوتِ حق کی قبولیت سے انکار، اور نبی اور ان کے ساتھیوں کو ایذا رسانی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ شدید مخالفتوں کے باوجود نبی علیہ السلام تبلیغِ رسالت کا فرض انجام دے رہے تھے۔ مکہ اور اس کے گرد ونواح میں اگرچہ فطرتِ سلیم رکھنے والے لوگ اسلام کے حلقے میں داخل ہوتے جا رہے تھے لیکن قوم مجموعی حیثیت سے انکار، تمرد اور مزاحمت پر تلی ہوئی تھی۔ جو شخص اسلام کی طرف قدم بڑھاتا' اسے طرح طرح کی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا۔ اس تاریک اور مایوس کن ماحول میں کامیابی کی ہلکی سی کرن یثرب سے پھوٹی تھی جہاں سے اَوسؔ و خزرج کے با اثر لوگ نبی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے۔ ظاہر میں اس وقت صورتِ حال یہی تھی کہ اسلام ایک کمزور سی تحریک ہے۔ اس کی پشت پر کوئی مادی طاقت نہیں، اس کے داعی کو مٹھی بھر لوگوں کی حمایت حاصل ہے۔ ایسے لوگوں کی جو کسی دنیوی اور مادی اثر و رسوخ کے مالک نہیں ہیں، ان حالات میں اس سورت کا نزول ہوا۔

اس سورت میں جن مضامین کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ان کو

بنیادی طور پر سات مرکزی موضوعات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ شرک کا ابطال، اور لوگوں کو عقیدۂ توحید کی طرف دعوت، توحید اور آخرت کے بعض دلائل کی طرف اشارہ، عقائدِ شرک سے برأت اور بیزاری۔

۲۔ عقیدۂ آخرت کی تبلیغ اور واضح دلائل سے اس غلط تصور کی تردید کہ جو کچھ ہے صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اس کے بعد اور کوئی زندگی نہیں۔

۳۔ اہلِ عرب جن جاہلانہ رسوم اور توہمات میں گرفتار تھے، اُن کا رد، اور اس امر کی وضاحتیں کہ اُن کا عقل اور مذہب، کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے، مشرکین نے اپنے مشرکانہ عقائد کی بناء پر کھیتی اور چوپایوں میں سے جن چیزوں کو از خود حرام ٹھہرا لیا تھا اُن کی مذمت۔

۴۔ اُن مرکزی اور بنیادی اصولِ اخلاق کی تلقین، جن پر اسلام ایک پاکیزہ اور متوازن معاشرے کی تعمیر کرنا چاہتا تھا۔

۵۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی دعوت کے خلاف مشرکین کے اعتراضات کے جوابات، نیز آپؐ کو تسلی کہ کوئی بڑے سے بڑا معجزہ بھی ان جھٹلانے والوں کو قائل نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ راہِ راست پر آنے والے نہیں ہیں۔

۶۔ طویل جدوجہد کے باوجود حسبِ دل خواہ، دعوتِ حق کی پذیرائی اور نتیجہ خیز نہ ہونے سے حضور علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو جو اضطراب اور دلِ شکستگی ہو رہی تھی اس پر انہیں تسلی۔

۷۔ منکرین اور مخالفین کو ان کی غفلت اور قبولِ حق سے روگردانی پر نصیحت اور تنبیہہ و تہدید، یہ وضاحت کہ ان جھٹلانے والوں کی آنکھیں اس وقت کھلیں گی جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے ہوں گے۔ اس وقت اپنی بدبختی اور محرومی کا ماتم کریں گے لیکن کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

یہ ہے اس سورت کے مضامین کا انداز۔ الگ الگ ایک ایک موضوع کو

زیر بحث لاکر اس پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور پچھلی امتوں کے واقعات اور انجام سے مثالیں دی گئی ہیں۔ اگرچہ مضمون میں تسلسل نہیں ہے اور نہ ہی ایک مضمون ایک جگہ بیان ہوا ہے (جیسا کہ عام طور پر پورے قرآن کا یہی اسلوب ہے) لیکن ایک بات کو مختلف مقامات پر مختلف زاویوں سے بیان کرنے میں اثر انگیزی کا پہلو زیادہ نمایاں اور غالب ہو جاتا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ جل شانہٗ کی ذات بلا شرکت غیرے حمد و ثنا کی مستحق ہے۔ آسمان و زمین اور نور و ظلمت، سب کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ تخلیق انسانی کا ذکر۔ بعض پچھلی امتوں پر ان کی نافرمانی کے باعث جو عذاب نازل ہوئے ان کا تذکرہ۔ نبی کے علاوہ کسی انسان میں فرشتے کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ نبی کا مذاق اڑانے والے سخت عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔

۲۔ مشرکوں اور انبیاء کو جھٹلانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت سے فوراً عذاب نہیں کرتا۔ قیامت کے دن سب کا حساب و کتاب ہوگا اور مجرم اپنے کئے کی سزا بھگتیں گے۔ اللہ کے سوا کسی کو مددگار بنانا انتہائی حماقت ہے۔ اللہ ہی سب کو روزی پہنچاتا ہے۔ اگر اللہ کسی کے لئے سختی کا ارادہ کر لے تو اُسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

۳۔ ان لوگوں سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے صریح اور صاف احکام کو جھٹلائیں۔ جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور کسی کو اپنا معبود ٹھہرایا وہ قیامت کے دن پچھتائیں گے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود اپنے پرستش کرنے والوں کے کام نہ آئے گا۔ کافر جب دوزخ کے ہوش ربا عذاب کو دیکھیں گے تو پکار اٹھیں

گے، کاش ہمیں پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں اور اپنے کو
اس عذاب سے بچالیں۔

۴۔ جس نے قیامت کو اور اللہ سے ملنے کو جھوٹ جانا اس نے اپنے آپ کو تباہ کرلیا۔ دنیا کی چند روزہ زندگی ایک کھیل اور بہلاوا ہے، اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے، مگر عاقبت نااندیش اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ تمام حیوانات خواہ وہ زمین پر چلتے پھرتے ہوں، رینگتے ہوں یا ہوا میں اڑتے ہوں وہ بھی انسانوں کی طرح ایک امت ہیں۔ جو اللہ کی نشانیوں اور اس کے حکموں کو جھٹلائے وہ گونگا اور بہرا ہے وہ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بھٹک رہا ہے۔

۵۔ مجرم کو جب ہلکی سی تنبیہہ کی جائے تو اُسے اللہ کی طرف رجوع ہو جانا چاہیئے۔ جس نے عیش و عشرت میں پڑ کر اللہ کے انعام و احسان کو بھلا دیا اُسے اللہ جل شانہٗ اچانک پکڑ لیتے ہیں۔ گناہوں سے توبہ میں دیر نہ کرنی چاہیئے۔ جو شخص ایمان لے آیا اور سنور گیا اس پر کوئی ڈر اور حزن و ملال نہیں، اور جس نے اللہ کے حکموں کو جھٹلایا اس کے لئے ذلت اور عذاب ہے۔

۶۔ جو لوگ بظاہر صبح و شام اللہ کو پکارتے ہیں، ان سے ان کے ظاہر حال کے مطابق معاملہ کیجئے، باطل کی کھوج میں نہ پڑنا چاہیئے۔ مومنوں کو کامل سلامتی اور رحمت و مغفرت کی بشارت اور اس بات کی تسلی کہ دولتمند متکبروں کے طعن و تشنیع سے شکستہ خاطر نہ ہوں۔ اگر کوئی نادانی سے برائی کر بیٹھے اور پھر علم ہونے پر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرماتے ہیں۔

۷۔ کافروں کو مخاطب کر کے نبی علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ تم مجھے بہکانے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرو میں سیدھی راہ سے ہٹنے والا نہیں ہوں۔ میرے پاس اللہ جل شانہٗ کے صاف اور صریح حکم پہنچ چکے ہیں، میں ان سے سرمو انحراف کرنے والا نہیں ہوں۔

اگر تم ان صاف اور واضح حکموں کو جھٹلاتے ہو تو پھر خود ہی اپنا انجام بھی سوچ لو۔ اللہ تعالیٰ جب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں عذاب بھیجیں، سب کچھ ان کے قبضے میں ہے۔ غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جن کا علم اس کے سوا کسی کو نہیں۔ دن میں کام کاج کر کے سونا اور پھر رات بھر سو کر صبح اٹھنا، روزمرہ کا یہ سلسلہ موت کا چھوٹا سا نمونہ ہے۔

۸۔ جس کی موت کا جو وقت معین ہے فرشتے اس میں ذرہ بھر دیر سویر اور کوتاہی نہیں کرتے۔ اپنے علم اور قدرت کے باوجود اللہ جل شانہٗ گنہگار بندوں کو ان کے گناہوں پر فوراً سزا نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ کی مہلت اور درگذر سے بے خوف نہ ہونا چاہیئے۔ اللہ کے علم میں ہر چیز کا ایک وقت معین ہے۔ جب وقت آئے گا لوگ خود ہی جان لیں گے۔ جو لوگ اللہ کے حکموں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اس وقت نہ ان کو کوئی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے والا ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ ایسی مجلسوں میں نہ جانے کا حکم جہاں اللہ کے حکموں کا مذاق اڑایا جاتا ہو۔

۹۔ یہ بات مسلمان کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی ایسی ہستی کے آگے سر جھکائے جس کے قبضہ میں نہ نفع ہے نہ نقصان۔ جس روز صور پھونکا جائے گا اس روز ظاہری اور مجازی طور پر بھی اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہ ہوگی۔ کھلی اور چھپی باتوں کا جاننے والا اللہ ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر گمراہی اور حماقت کیا ہوگی کہ انسان اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے پتھروں کو خدا کا درجہ دے کر ان کی پوجا کرنے لگے اور ان سے اپنی مرادیں مانگنے لگے۔ اللہ کی وحدانیت کے دلائل۔

۱۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کی قوم کے مقابلہ میں زبردست دلیلیں دے کر ان پر غالب کرنا، خالص توحید اور اطاعت خداوندی کا راستہ وہ ہے جس پر

اللہ اپنے مقبول بندوں کو چلاتا ہے اور پھر ان کو بلند درجوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے اگر کچھ کافر اللہ کی کتاب اور نبوّت کا انکار کردیں تو اللہ کا دین ان پر موقوف نہیں۔ وہ اپنا اور اپنے نبی کا اتباع اور پیروی کرنے والے دوسرے لوگ پیدا کردے گا۔ اللہ کا دین قبول نہ کرنے میں اللہ کا کوئی حرج نہیں۔

۱۱۔ ان بدفہم اور کج رو لوگوں کا ذکر جو حضور نبی کریم علیہ السلام کی دشمنی اور عداوت میں بے قابو ہو کر سرے سے وحی کا انکار کرنے لگے تھے۔ نزولِ وحی اور نزولِ قرآن کے دلائل۔ جسے آخرت کی زندگی پر یقین ہوگا اسے ہدایت اور نجات کے راستہ کی تلاش ہوگی۔ جو شخص جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا ایسے شخص کے لئے دردناک اور دائمی عذاب ہے۔ جو لوگ تکبر اور غرور سے اس دنیا میں اللہ کے حکموں کو جھٹلائیں گے وہ قیامت کے دن ایسی کسمپرسی کے عالم میں ہوں گے کہ کوئی ان کا یار و مددگار نہ ہوگا اور ان کے سارے ٹھاٹ باٹ جن پر وہ فخر کیا کرتے تھے یہیں پڑے رہ جائیں گے۔

۱۲۔ بے جان سے جاندار کو نکالنا اور جاندار سے بے جان کو نکالنا، یہ سب اللہ ہی کی قدرت کا کرشمہ ہے، چاند، سورج اور دن رات کا حکیمانہ نظام بھی اللہ ہی کی قدرت کا مظہر ہے۔ آسمان سے بارش برسانا، زمین سے سرسبز و شاداب کھیتیاں اگانا، ہرے بھرے درخت پیدا کرنا اور ان پر رنگ برنگے پھول اور قسم قسم کے پھل پیدا کرنا، یہ خدا کی کامل قدرت کی نشانیاں ہیں جو لوگ ان تمام باتوں کو دیکھنے کے بعد کسی اور کو اللہ کا شریک گردانیں گے وہ اپنا انجام سوچ لیں۔

۱۳۔ اللہ نے بغیر کسی نمونے اور بغیر آلات و ذرائع کے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اللہ کی صاف صاف نشانیاں آنے کے بعد بھی جو اندھا بنا رہا وہ اپنا وسیلہ اور ٹھکانہ خود ڈھونڈ لے۔ نبی علیہ السلام کو خطاب کہ آپ جاہلوں اور مشرکوں کی باتوں کی

پروا نہ کریں۔ اللہ کے بھروسے پر حق پر چلتے رہیں اور حق ہی کی تبلیغ کرتے رہیں۔ نبی علیہ السلام کا فرض نصیحت اور تبلیغ ہے، حق کو منوانا آپ کے ذمہ نہیں۔ جو لوگ کفر اور سرکشی پر ڈٹے رہیں گے۔ اللہ جل شانہٗ ان کے دل اور آنکھیں الٹ دیں گے پھر حق کو سمجھنے اور دیکھنے کی توفیق ہی نہ رہے گی۔

۱۴۔ اگر آسمان سے فرشتے اتر کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کی گواہی دیں، مُردے قبروں سے نکل کر ان سے باتیں کریں اور پچھلی تمام امتیں زندہ ہو کر ان کے سامنے کھڑی کی جائیں تب بھی یہ (مشرک لوگ) اپنے عناد اور سرکشی کی بنا پر حق کو نہ مانیں گے۔ خدا تعالیٰ چاہے تو ان سے زبردستی منوا سکتا ہے مگر ایسا کرنا ان کی حکمت اور تکوینی نظام کے خلاف ہے۔ شیاطین کی تلبیس اور ملمع کی ہوئی باتوں پر جاہل اور بدعقیدہ ہی کان دھر سکتے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کے رسولؐ پر ایمان لا چکے وہ ہرگز خدا تعالیٰ کے سوا کسی کی چکنی چپڑی باتوں کی طرف کان نہ لگائیں گے۔ دنیا میں ہمیشہ اہل حق تھوڑے رہے ہیں۔ کافروں کے بہکانے پر نہ ظاہر میں عمل کرو اور نہ باطن میں۔

۱۵۔ کافر ہمیشہ حیلے بہانے تراشتے رہے ہیں تاکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی سے بچتے رہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی انبیاء کی پیروی سے باز رکھ سکیں۔ کافروں کی مکاری اور حیلہ جوئی کی مثال۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لانے کا ارادہ ہی نہیں رکھتے اللہ ان کے سینے تنگ کر دیتا ہے اور وہ حق کی روشنی سے محروم ہو جاتے ہیں اور جو اسلام اور فرمانبرداری کی راہ پر چلے گا وہ سلامتی کی منزل تک پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہوگا۔

۱۶۔ قیامت کے روز اللہ جل شانہٗ کا تمام جنّ و انس سے خطاب کہ کیا میں نے تم میں رسول اور نبی نہیں بھیجے تھے جو تمہیں بُری باتوں سے روکتے تھے اور اچھی باتوں

کی رغبت دلاتے تھے؟ کافروں اور مشرکوں کا اقرار کہ ہاں ہم نے گناہ کیا اور ہمیں دنیاوی زندگی نے دھوکہ دیا۔ ہر ایک کے لئے اس کے عمل کے مطابق درجے ہیں۔ خدا کو لوگوں کی فرمانبرداری کی کوئی پروا نہیں۔ عرب میں قتل اولاد کی جو جاہلانہ اور سنگدلانہ رسم تھی اس کی برائی۔ مشرکوں کی بعض جاہلانہ رسموں کا بیان۔ جنہوں نے اپنی اولاد کو قتل کیا، دنیا میں بھی سنگدل، بداخلاق اور جاہل مشہور ہوئے اور آخرت کا دردناک عذاب بھی اپنے سر رکھا۔

۱۷۔ باغوں، کھیتوں، درختوں، پھلوں اور جانوروں کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کیں ان کا ذکر۔ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے نفع اٹھانا چاہیئے۔ کسی چیز کو حلال اور حرام کہنا صرف اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

۱۸۔ حرام چیزوں کا ذکر۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام کردیں ان کو اپنی مرضی سے حلال مت کرو۔ کافروں کی طرف سے اپنی شرارتوں اور بداعمالیوں کی تاویلیں۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا حکم۔ افلاس اور تنگدستی کے خوف سے اولاد کو قتل مت کرو۔ یتیموں کے مال کی بہتر طریقہ سے نگہداشت کرو۔ ناپ تول میں انصاف سے کام لو۔ ہمیشہ حق بات کہو۔ اوامر اور نواہی کی پوری پوری پابندی کرو۔ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو عمل اور اعتقاد دونوں سے پورا کرو۔ جس نے اللہ کے بتائے ہوئے راستے کے سوا کوئی اور راستہ اختیار کیا وہ گم کردہ راہ ہوا۔

۲۰۔ قرآن خدا کی آخری اور مکمل کتاب ہے۔ اس کے کسی حصہ کی خلاف ورزی نہ ہونی چاہیئے خدا کا یہ عام اور آخری پیغام (قرآن) دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ چکا ہے، اب دیکھیں کون اس پر عمل کرکے دکھاتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے کتراتے ہیں وہ اس کی سزا پائیں گے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے جب کوئی نشانی ظاہر ہوجائے گی تو پھر ایمان لانا معتبر نہ ہوگا۔ جنہوں نے سیدھی راہ سے ہٹ کر دین میں نئی نئی

راہیں نکالیں ان سے اللہ کے نبیؐ کو کوئی سروکار نہیں، قیامت کے دن وہ لوگ اپنا مددگار خود تلاش کریں۔ برائی کا بدلہ اس کے مثل دیا جائے گا لیکن ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہو کر ملے گا۔ ہر شخص خود اپنے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا۔

سُورۃ اعراف

تعارف

ترتیبِ تلاوت	۷	ترتیبِ نزول	۳۹
مکی/مدنی	مکی	تعدادِ رکوعات	۲۴
تعداد آیات	۲۰۶	تعداد الفاظ	۳۳۸۷
تعداد حروف	۱۴۶۳۵		

جیسا کہ بتایا گیا کہ اس سے پہلی سورت الانعام میں قریش کو دعوت اسلام دی گئی ہے یہ دعوت اس بنیاد پر دی گئی کہ حقیقت میں یہی ملّتِ ابراہیم ہے، جس کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کو تلقین کی۔ دینِ ابراہیم اور ملّتِ ابراہیم کا اوہام و بدعات کے اس مجموعے سے کوئی واسطہ نہیں جو تم لئے پھرتے ہو۔ اللہ کا تم پر (قریش) بڑا فضل و انعام ہے کہ اس نے تمہی میں سے ایک رسول بھیجا جس نے اللہ کی حجت تم پر پوری کر دی، اب گمراہی پہ جمے رہنے کا تمہارے لئے کوئی جواز باقی نہیں ہے۔ اس اتمام حجت کے بعد بھی اگر تم اپنے غلط عقیدوں پر جمے رہے تو پھر یاد رکھو کہ رسولوں کو جھٹلانے والوں کا انجام ہمیشہ بہت دردناک ہوا ہے۔

سورۂ اعراف دراصل اپنے سے پہلی سورت 'الانعام' کی مثنیٰ ہے۔ اُس میں دعوت وتلقین تھی، اس میں انذار کا پہلو غالب ہے۔ اور واضح اور دو ٹوک انداز میں قریش کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو عذابِ الٰہی تم کو کسی وقت بھی آن دبوچے گا۔ قریش کے ساتھ یہود کو بھی شامل کیا ہے اور ان کو بھی آخری تنبیہہ کی گئی ہے۔

دورانِ سورت خطاب کا رُخ یہود کی طرف بھی پھر گیا ہے۔ یہود کو مخاطب کر کے اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ اللہ کے پیغمبر پر ایمان لانے کے بعد اس کے ساتھ منافقانہ روش اختیار کرنا، اور سمع وطاعت کا عہد استوار کرنے کے بعد اسے توڑ دینا اور اس کا پاس نہ کرنا اور حق و باطل کا علم ہو جانے کے بعد پھر ان میں التباس پیدا کرنا یا باطل کو ترجیح دینا ایک بُرے انجام کی طرف لے جاتا ہے۔

سورت کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو دعوت و تبلیغ کے بارے میں چند اہم ہدایات دی گئی ہیں، اور خصوصیت کے ساتھ اُن کو نصیحت کی گئی ہے کہ مخالفین کی اشتعال انگیزیوں اور ظلم وستم کے مقابلے میں صبر وتحمل سے کام لیں، اور جذبات کی رَو میں بہہ کر کوئی ایسا کام نہ کریں جو اصل مقصد کو ضعف پہنچانے والا ہو۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱- قرآن کو اتارنے کی غرض یہ ہے کہ تمام دنیا کو اس کے مستقبل سے آگاہ کیا جائے اور بدی کے انجام سے ڈرایا جائے۔ پچھلی امتوں میں جن لوگوں نے اللہ کی ہدایتوں کو چھوڑ کر بدی کا راستہ اختیار کیا ان کو آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی عذاب دیا گیا۔ لوگوں کا کوئی ظاہر اور پوشیدہ عمل اللہ سے چھپا ہوا نہیں۔ قیامت کے دن سب لوگوں کے

اعمال کا وزن کیا جائے گا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسانی سے پہلے اس کے رہنے سہنے اور کھانے پینے کا سامان پیدا کیا۔ فرشتوں کے لئے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم۔ شیطان کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار۔ شیطان کا یہ عہد اور اعلان کہ وہ قیامت تک لوگوں کو گمراہ کرتا رہے گا۔ آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالے جانے کا ذکر۔ بارگاہِ ربّ العزت میں آدم علیہ السلام کی توبہ۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ظاہری اور معنوی لباس و پوشاک کی تدبیریں بتلا دیں، اللہ برائی اور بے حیائی کی تلقین نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں میانہ روی اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست اور رہنما بنالیا ہے ان کے لئے گمراہی مقرر ہو چکی۔

۴۔ دنیا کی تمام چیزیں اس لئے پیدا کی گئی ہیں کہ آدمی مناسب طریقہ سے ان سے نفع اندوز ہو کر حق تعالیٰ کی عبادت، شکر گذاری اور وفاداری میں مشغول ہو، آخرت کی نعمتیں مومنین کے لئے مخصوص ہیں، جو لوگ اللہ کے حکموں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ان کے لئے کوئی خوف اور حزن و ملال نہیں۔ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ان کے لئے عذاب دائمی ہے۔ جب خدا کی طرف سے عذاب کی گھڑی آئے گی تو اس میں پل بھر کی بھی تقدیم و تاخیر نہ ہو گی۔

۵۔ مرنے کے بعد کافروں کی روحیں مومنوں کی روحوں کی طرح آسمانوں پر نہ جا سکیں گی انہیں دوزخ کی طرف دھکیلا جائے گا۔ کافروں کے لئے دائمی عذاب اور مومنوں کے لئے دائمی نعمتوں کا اعلان، اہل جنت اور اہل دوزخ کا مکالمہ۔

۶۔ اہل دوزخ کی اہل جنت سے درخواست کہ ہم یہاں کی تپش سے جھلسے جا رہے ہیں خدا کے لئے ہم پر تھوڑا سا پانی ہی ڈال دو۔ کافروں نے دنیا میں دین کو کھیل

تماشا سمجھا اور دنیا کے ساز و سامان میں ڈوب کر اللہ کو بھلا دیا۔ اسی طرح قیامت میں اللہ جل شانہٗ ان کو نظر انداز کر دیں گے اور ان کی کسی فریاد اور آہ و بکا کی شنوائی نہ ہوگی۔

۷۔ تخلیق کائنات کا بیان۔ چاند، سورج اور ستارے سب اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم سے حرکت کرتے ہیں۔ اپنی دین اور دنیا کی تمام ضرورتوں میں اللہ ہی کو پکارو۔ نہ اللہ کے عذاب سے مامون اور بے فکر ہو کر گناہوں پر دلیر بنو۔

۸۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت و رسالت اور ان کی دعوت کا ذکر۔ قومِ نوح کی بغاوت اور سرکشی کا بیان۔ قوم نوح کی غرقابی کا ذکر۔

۹۔ حضرت ہود علیہ السلام کا تذکرہ اور قوم عاد کی سرکشی اور تکبر کا ذکر۔ قوم عاد کا ہود علیہ السلام کو یہ کہنا کہ ہم تو آپ کو (نعوذ باللہ) بے وقوف اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔ قوم عاد کی سرکشی اور بے حیائی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب کا نزول۔

۱۰۔ حضرت صالح علیہ السلام کی بعثت و رسالت کا ذکر۔ صالح علیہ السلام کی طرف سے اپنی قوم کو دعوت توحید۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قصہ۔ صالح علیہ السلام کی قوم (ثمود) کے کفر و عناد پر آمادہ ہونے اور زلزلہ سے ان کو تباہ و برباد کرنے کا ذکر۔ قوم لوط کی بے حیائی اور بدکرداری کا بیان۔

۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت و رسالت۔ حضرت شعیبؑ کا اپنی قوم کو توحید اور معاشرتی امور میں اصلاح کی دعوت دینے کا بیان۔ اپنی قوم کو شعیب علیہ السلام کی یہ ہدایت کہ راستوں میں بیٹھ کر لوگوں کو مجھ تک آنے سے نہ روکو اور نہ خدائی مذہب میں عیب جوئی اور نکتہ چینی کرو۔ دعوت حق سے روکنے والوں پر عذاب الٰہی کا نزول۔

۱۲۔ جن لوگوں نے انبیاء کو جھٹلایا ان پر اللہ کی طرف سے سختیاں اور عذاب نازل کئے

گئے۔ اللہ کی طرف سے پکڑ لوگوں کے بُرے اعمال کے بدلے میں ہوتی ہے۔ دنیا کی چند روزہ عیش و عشرت میں پڑ کر اللہ کی گرفت سے وہی لوگ بے فکر ہوتے ہیں جن کی شامت اعمال نے دھکا دیا ہو۔

۱۳۔ جب انسان اللہ کی نافرمانی پر ڈٹا رہے اور اپنے گناہوں پر دلیر ہو جائے تو اللہ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں کہ حق کو سننے اور اس کا ادراک کرنے ہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا ذکر۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کو دعوتِ حق۔ عصا اور ید بیضا کے معجزوں کا ذکر۔

۱۴۔ قوم فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہنا۔ موسیٰ علیہ السلام کو ان کے وطن سے نکالنے کے لئے فرعون کا اپنی قوم سے مشورہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا جادوگروں پر غالب آنا اور جادوگروں کا اپنی شکست پر نادم ہو کر ایمان لے آنا۔

۱۵۔ جادوگروں کے ایمان لے آنے پر فرعون کی گھبراہٹ۔ آخرت کی بھلائیاں اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے اپنی قوم کو مصائب اور مشکلات پر صبر اور اللہ پر بھروسہ کی تلقین۔

۱۶۔ قوم فرعون پر قحط اور وباؤں کی صورت میں عذاب۔ قوم فرعون کا موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے انکار۔ قوم فرعون کی موسیٰ علیہ السلام سے عہد شکنی۔ فرعون اور قوم فرعون کو دریا میں ڈبو دینے کا ذکر۔

۱۷۔ اللہ جل شانہٗ کا موسیٰ علیہ السلام کو شرف گفتگو بخشنا۔ موسیٰ علیہ السلام کا اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو کوہ طور پر جاتے وقت اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنا۔ حق تعالیٰ کی تجلّی سے پہاڑ کا ریزہ ریزہ ہو جانا اور موسیٰ علیہ السلام کا بیہوش ہو جانا۔ بنی اسرائیل کو تورات پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت۔

۱۸۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد بنی اسرائیل کا زیورات کو گلا کر

بچھڑا بنانا اور اس کی پوجا کرنا۔ کوہ طور سے واپس آکر موسیٰؑ کا اپنی قوم کو ان کی بے راہ روی پر تنبیہہ کرنا۔

۱۹۔ جو لوگ گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے وہ دنیاوی زندگی میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت کا دردناک عذاب بھی ان کا نصیبہ ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو کوہ طور پر لے جانے کے لئے منتخب کرنا اور ان ستر آدمیوں کا زلزلہ اور بجلی کی کڑک سے ہلاک ہونا۔ موسیٰؑ کی دعا کہ اے پروردگار! میری قوم کو دین اور دنیا کی بھلائی سے سرفراز فرما۔

۲۰۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ساری کائنات کے لئے ہے۔ آپ کی بعثت کسی ایک قوم اور ایک ملک کے لئے نہیں، بلکہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے لئے ہے۔ قوم موسیٰ پر من وسلویٰ اترنے کا ذکر۔

۲۱۔ بنی اسرائیل کو ہفتہ کے روز مچھلی کا شکار کرنے کی ممانعت اور بنی اسرائیل کی طرف سے اس حکم خداوندی کی مخالفت۔ بنی اسرائیل میں جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی من مانی تاویلیں کیں اور نصیحت کرنے والوں کی نصیحت پر کان نہ دھرا، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل کیا گیا اور ان کی صورتیں مسخ کر دی گئیں۔ یہودیوں پر قیامت تک کے لئے ذلت اور محکومی مسلّط کردی گئی۔ جو لوگ بے راہ روی چھوڑ کر قرآن کا دامن پکڑ لیں گے اللہ تعالیٰ اُن کی محنت ضائع نہیں کریں گے۔

۲۲۔ اللہ جل شانہ، کا بنی آدم سے اپنی ربوبیت عامہ پر عہد لینا۔ اس شخص کی مثال جو اللہ کے حکموں کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کے پیچھے ہو لے۔ جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اُس نے اپنی ہی تباہی کا سامان کیا۔ اللہ کو صرف ان ناموں اور صفتوں سے پکارو جن کی شریعت نے اجازت دی ہے۔

۲۳۔ اللہ کی آیتیں جھٹلانے والوں کو بسا اوقات فوراً سزا نہیں ملتی۔ جو قرآن پر ایمان

نہ لایا وہ اور کس چیز پر ایمان لائے گا؟ ہدایت اور گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ کوئی بندہ کتنا ہی بڑا اور برگزیدہ کیوں نہ ہو، قیامت کی گھڑی کا علم نہیں رکھتا۔

۲۴۔ خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کو آدم سے پیدا کیا۔ کیا لوگ ایسوں کو ان کا شریک ٹھہراتے ہیں جو ایک چیز بھی پیدا کرنے پر قادر نہیں؟ جن بتوں کو مشرک اپنا معبود ٹھہراتے ہیں اور خدائی کا حق دیتے ہیں وہ خود اپنی حفاظت پر بھی قادر نہیں، کسی اور کی دستگیری کیا کریں گے۔

سورۃ الانفال

تعارف

ترتیب تلاوت ـــــ ـــــ	۸	ترتیب نزول ـــــ ـــــ	۸۸
مکی/مدنی ـــــ ـــــ	مدنی	تعداد رکوعات ـــــ ـــــ	۱۰
تعداد آیات ـــــ ـــــ	۷۵	تعداد الفاظ ـــــ ـــــ	۱۲۵۲
تعداد حروف ـــــ ـــــ	۵۵۲۲		

یہ سورت ۲ سنہ ہجری میں غزوۂ بدر کے بعد نازل ہوئی۔ غزوہ بدر اسلام اور کفر کا پہلا معرکہ تھا۔ اس سورت میں اس پر مفصل تبصرہ ہے۔ پوری سورت مدینہ میں نازل ہوئی سورت کے مضمون سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ پوری سورت ایک ہی دفعہ نازل ہوئی۔ ممکن ہے کہ بعض آیات الگ نازل ہوئی ہوں۔ لیکن مضمون میں ایسا کوئی جوڑ نظر نہیں آتا جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ سورت مختلف مراحل میں نازل ہوئی ہے۔

سورت کا آغاز اس طرح ہوا ہے کہ غزوہ بدر میں بعض مسلمانوں کی طرف سے جو کمزوریاں ظاہر ہوئی تھیں پہلے ان کی نشاندہی کی گئی ہے تاکہ آئندہ مسلمان اپنے آپ کو ان کمزوریوں سے پاک کریں۔ پھر یہ بتایا کہ اس فتح میں تائید الٰہی کا کتنا بڑا حصہ تھا

تاکہ اللہ پر مسلمانوں کا اعتماد زیادہ مضبوط ہو اور وہ دل میں یہ خیال نہ لائیں کہ ان کو جو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی ہے، یہ محض ان کی جرأت، بہادری اور حکمتِ عملی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس میں اللہ کی تائید اور مدد شامل ہے۔

مسلمانوں کو اسلام کے پرچم تلے کافروں سے مسلح جنگ کا یہ پہلا اتفاق تھا، ان کو معلوم نہ تھا کہ جنگ سے پیدا شدہ مسائل کے متعلق کیا ضابطہ ہے۔ کفار کی شکست کے بعد ان سے جو مالِ غنیمت ملا تھا اس کے بارے میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہوا، اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتدا اسی مسئلہ سے کی، اور پہلا جو ارشاد ہوا اس میں اسی سوال کا جواب دیا۔ فرمایا! اے رسولؐ! لوگ تم سے "انفال" کے متعلق پوچھتے ہیں، جنگ میں ہاتھ آئے ہوئے اموال کو "غنائم" کے بجائے "انفال" کے لفظ سے تعبیر کرنا خود اپنے اندر سوال کا جواب رکھتا ہے، انفال نفل کی جمع ہے، نفل عربی زبان میں اس چیز کو کہتے ہیں جو واجب یا حق سے زائد ہو۔ جب یہ کسی تابع، محکوم اور فرمانبردار کی طرف سے ہو تو اس سے وہ رضاکارانہ خدمت مراد ہوتی ہے جو بندہ اپنے آقا و مولا کے لئے اپنی خوشی اور رضامندی سے بجالاتا ہے اور یہ جب حاکم اور متبوع کی طرف سے ہو تو اس سے وہ عطیہ اور انعام مراد لیا جاتا ہے جو آقا اور مالک اپنے خادم کو خوش ہو کر اس کے حق سے زائد اسے دیتا ہے۔ انفال کے ان معنی کی روشنی میں مطلب یہ ہوا کہ بحث و تمحیص اور پوچھ گچھ خدا کے عطا کئے ہوئے انعامات میں کر رہے ہو؟ تم اس مال کے مالک و مختار ہی کب ہو جو اس کی تقسیم کا فیصلہ کرو۔ جس کا بخشا ہوا مال ہے وہی فیصلہ کرے گا کہ کس کو دیا جائے اور کس کو نہ دیا جائے۔ اور جس کو دیا جائے اسے کتنا دیا جائے۔

مسلمانوں کو تنبیہہ کہ رسولؐ کی دعوت تمہارے لئے قلب و روح کی تازگی اور زندگی کی دعوت ہے، اس دعوت پر کان دھرو اور اسے قبول کرو۔ اگر تم اس موقع پر تذبذب کا شکار ہوئے اور تم نے کمزوری کا مظاہرہ کیا تو یاد رکھو کہ آدمی اور اس کی قوتِ ارادی

کے درمیان سنتِ الٰہی حائل ہو جاتی ہے اور وہ خیر کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔
آخرِ سورت میں مہاجرین و انصار کے درمیان اخوت اور بھائی چارہ کی تاسیس کا بیان، اس اخوت میں وہ تمام مسلمان شریک ہیں جو کفر کے علاقوں سے ہجرت کر کے دارالاسلام اور دارالامن میں مسلمانوں سے آ ملے ہوں۔ جن مسلمانوں نے ہجرت نہیں کی اور دارالکفر میں ہی رہے، دارالاسلام کے مسلمانوں پر ان کی مدد اور حمایت کی ذمہ داری نہیں، اب نصرت وحمایت کی بنیاد ایمان و ہجرت ہو گی۔ خاندانوں اور قبائلی تعلقات کی بنیاد پر کسی مدد اور حمایت کی ذمہ داری نہ ہو گی، البتہ مسلمانوں کے باہمی حقوق کی بنیاد انہی رحمی رشتوں پر ہو گی جو اللہ کی کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ مال غنیمت کا حکم۔ جو لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے ضرورت مندوں پر خرچ کرتے ہیں وہ سچے مسلمان ہیں۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی حق تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کا ذکر۔

۲۔ غزوہ بدر میں فرشتوں کا نازل ہونا اور صحابہ کی مدد کرنا۔ کافر باوجودیکہ تعداد میں مسلمانوں سے بہت زیادہ تھے مگر اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ جو اللہ اور اس کے رسول ؐ سے جھگڑا لگائے گا، اس کے لئے اللہ کا شدید عذاب ہے۔ اے ایمان والو! جب تم کافروں کے بالمقابل ہو تو خوب جم کر لڑو۔ جو شخص میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگے گا وہ اللہ کے غضب کا نشانہ بنے گا۔

۳۔ ایمان والوں کو چاہیئے کہ وہ ہمہ تن خدا اور رسول ؐ کی فرمانبرداری میں لگے رہیں۔

مصائب و مشکلات کی ذرہ برابر پروا نہ کرنی چاہیئے۔ مومنوں کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی آواز پر فوراً لبیک کہتے ہیں۔ گناہ اور ظلم وستم کو دیکھ کر جو خاموش رہے گا، اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائے گا وہ بھی اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگا۔ اپنی ظاہری کمزوری کی کمی کے باعث کافروں سے جہاد میں سستی مت کرو۔ تمہارا مددگار اللہ ہے۔

۴۔ اگر تم نیکی اور تقویٰ کی راہ اختیار کرو گے تو اللہ تم کو غالب اور برتر کرے گا۔ مشرکین مکہ حضور علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتے تھے، مگر اللہ تعالیٰ کے آگے کس کی تدبیر اور سازش چل سکتی ہے۔ مشرکین مکہ کی انتہائی جہالت اور بدبختی کا ذکر۔ نبی کو جھٹلانے سے جب اللہ جل شانہٗ کسی قوم پر عذاب نازل کرتے ہیں تو نبی کو اس قوم سے الگ کر لیتے ہیں۔ اللہ کے دشمن اگر اپنی تمام تر طاقتیں اور ذرائع بھی خرچ کر دیں گے تب بھی اللہ تعالیٰ کا دین غالب رہے گا اور وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوں گے۔

۵۔ مالِ غنیمت کے احکام۔ میدانِ بدر میں مسلمانوں کی فتح و نصرت کا ذکر۔ اللہ کمزوروں اور مظلوموں کی فریاد سنتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کر کے جہاد کریں، کافروں کی کثرت اور ان کے ساز و سامان کی افراط سے مرعوب نہ ہوں۔

۶۔ اللہ کے ذکر کی تاثیر یہ ہے کہ انسان کا دل مضبوط اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ جہاد میں جو مشکلیں پیش آئیں ان پر صبر و تحمل کریں۔ مسلمانوں کی طاقت کا راز ان کے اتحاد میں مضمر ہے، اگر وہ آپس میں لڑیں گے تو بزدل ہو جائیں گے۔

۷۔ جس کو خدا کی حکمت اور زبردست قدرت پر کامل اعتماد ہو وہ حق کے معاملہ میں انتہائی دلیر اور نڈر ہو جاتا ہے۔ اللہ کی طرف سے ظلم کا کوئی امکان نہیں۔

فرعون اور آلِ فرعون کی غرقابی کا ذکر۔

۸۔ کافروں کے مقابلہ میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔ جہاں تک ممکن ہو سامان جنگ فراہم کرو۔ اور اس کے بعد اللہ کی مدد اور تائید پر یقین رکھو۔ تم اللہ کی راہ میں جو بھی قربانی دو گے اس کا اللہ کی طرف سے پورا پورا بدلہ ملے گا۔

۹۔ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب۔ مسلمان تعداد میں خواہ تھوڑے ہوں، اگر ان میں اتحادو اتفاق ہے اور اللہ پر کامل بھروسہ ہے، وہ یقیناً غالب آئیں گے۔

۱۰۔ جنگ بدر میں جو کافر مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو گئے تھے ان کا حکم۔ اللہ کی راہ میں جہاد اور ہجرت کی فضیلت۔ جہاد میں مالِ غنیمت سے زیادہ دینی مقاصد پیش نظر رہنے چاہئیں۔

سُورۃ التوبہ

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۹	ترتیب نزول	۱۱۳
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۱۶
تعداد آیات	۱۲۹	تعداد الفاظ	۲۵۲۷
تعداد حروف	۱۱۳۶۰		

یہ سورت دو ناموں سے مشہور ہے۔ ایک التوبہ، دوسرے البرارۃ، التوبہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ایک جگہ اہل ایمان کے قصوروں کی معافی کا ذکر ہے۔ اور برارۃ اس اعتبار سے کہا جاتا ہے کہ اس کی ابتداء میں مشرکوں سے بری الذمہ ہونے کا اعلان ہے۔

یہ قرآن حکیم کی واحد سورت ہے جس کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی جاتی، مفسرین نے اس کی بہت سی وجوہ بیان کی ہیں، مگر اصل بات وہ ہے جو امام فخرالدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں لکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس سورت کی ابتداء میں بسم اللہ نہیں لکھوائی، صحابہ کرام میں سے کسی نے نہیں لکھی

اور پھر مصحف عثمان میں بھی نہیں لکھی گئی، یہ بات اس کا کھلا ثبوت ہے کہ قرآن کریم جس طرح اور جس شکل میں حضور علیہ السلام نے صحابہ کو لکھوایا، انہوں نے اس میں کس درجہ احتیاط برتی اور اس کو من وعن محفوظ رکھنے میں کتنا اہتمام کیا۔ اتنا اہتمام کہ اس سے زائد انسانی قدرت و طاقت سے باہر ہوتا۔

اس سورت کا زمانۂ نزول ذی قعدہ ۹ھ ہجری یا اس کی بالکل قریبی تاریخیں ہیں کیونکہ اس کی چالیس آیتیں اس وقت نازل ہوئیں جب ۹ھ ہجری کے موسمِ حج میں حج فرض ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحج بنا کر بھیجا، ان کے پیچھے فوراً حضورؐ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو روانہ کیا تاکہ حج کے موقع پر عرب کے نمائندہ اجتماع میں انہیں پڑھ کر سنائیں اور آئندہ کے لئے جو طرزِ عمل تجویز کیا گیا تھا اس کا اعلان کر دیں۔

سورت کی ابتدائی آیتوں میں اُن تمام مشرکین سے اعلان برأت ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امن وصلح کے معاہدے کئے مگر ان پر کاربند نہ رہے اور ان کی خلاف ورزیاں کیں، جن کے معاہدے باقی تھے ان کے بارے میں بھی یہ کہا گیا کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے تو تجدید نہ کی جائے، اور ان سے اس وقت تک جنگ کی جائے جب تک وہ اللہ کا پسندیدہ دین (اسلام) قبول نہ کر لیں۔

اہل کتاب کے متعلق یہ اعلان کیا کہ ان سے بھی جہاد کرو تا آنکہ وہ اسلام لے آئیں یا مسلمانوں کے زیر نگین ہو کر رہنا قبول کر لیں۔

اس سورت کا کچھ حصہ رجب ۹ھ ہجری یا اس کے قریب نازل ہوا۔ یہ وہ وقت تھا جب نبی علیہ السلام غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے۔ اس میں اہلِ ایمان کو اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کی ترغیب دی گئی اور ان لوگوں کو سختی کے ساتھ ملامت کی گئی جو نفاق یا ضعفِ ایمان کی وجہ سے اللہ کی راہ میں جان و مال کا نذرانہ پیش کرنے سے جی چرا

رہے تھے۔

سورت کا آخری حصہ وہ ہے جو غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوا۔ اس میں بڑی تفصیل اور گہرائی کے ساتھ منافقین کا تعاقب کیا ہے۔ مسلمانوں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ منافقین کا سختی سے محاسبہ کیا جائے، وہ کسی نرمی اور حسنِ سلوک کے ہرگز مستحق نہیں، حکمت اور قوت کے ساتھ ان کا پیچھا کرو یہاں تک کہ وہ سچے اور اچھے مسلمان بن جائیں یا علانیہ اپنے آپ کو مشرک یا اہل کتاب کہنے لگیں، اور اسی انجام کے لئے تیار ہو جائیں جو قرآن ان کے لئے تجویز کرتا ہے۔

اس سورت کا نزول عہدِ نبویؐ کے بہت اہم وقت میں ہوا، یہ وہ وقت تھا جب عرب کا نظم ونسق کلیۃً مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گیا تھا، دشمن اور مزاحم طاقتیں نڈھال ہو چکی تھیں، اس لئے ضروری تھا کہ اب ایک ایسی واضح پالیسی سامنے آ جائے جو عرب کو مکمل دارالاسلام بنانے میں بھرپور کردار ادا کر سکے، چنانچہ اس واضح پالیسی کا اعلان اس سورت میں کیا گیا جس کے بنیادی نکات یہ ہیں۔

الف۔ جزیرۃ العرب سے کفر وشرک کا کلی طور پر خاتمہ کر دیا جائے تاکہ مرکزِ اسلام ہر قسم کی آلودگیوں سے پاک ہو جائے۔ اور کسی موقع پر اندر سے کوئی فتنہ سر نہ اٹھا سکے۔

ب۔ کعبۃ اللہ کی نگرانی اور تولیت اہل توحید کے قبضہ میں رہے۔ کعبۃ اللہ کی حدود میں شرک و بدعت اور جاہلیت کی تمام رسوم بزور بند کر دی جائیں۔

ج۔ عرب کی تمدنی زندگی میں جاہلیت کے جو آثار باقی تھے ان کی بیخ کنی کی تاکید کی گئی، خاص طور پر نسئ کے قاعدے پر براہِ راست ضرب لگائی گئی کیونکہ یہ سب سے زیادہ بدنما تھا۔

سرزمین عرب میں اسلام کی بالادستی قائم ہو جانے کے بعد اگلا مرحلہ یہ تھا کہ عرب

سے باہر اسلام کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ عرب سے باہر جو لوگ دینِ حق کے پیروکار نہیں ہیں ان کی بالادستی اور مطلق العنانی کو توڑا جائے۔ یہاں تک کہ وہ اسلام کے دائرے میں داخل ہو جائیں یا اسلام کی بالادستی قبول کر لیں۔

اب تک منافقین کے ساتھ نرمی اور درگزر کی پالیسی تھی۔ مگر اب اسلامی معاشرہ طاقتور ہو گیا تھا، کھلے اور چھپے دشمنوں سے نرمی اور روا داری سے بے نیاز تھا مسلمان اس مرحلہ پر پہنچ گئے تھے کہ کھلے دشمنوں سے جو سلوک کریں وہی چھپے دشمنوں سے بھی روا رکھیں۔ یہی وجہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کی تیاری کے وقت ایک منافق سُوَیلِم کے گھر میں آگ لگوا دی تھی جہاں منافقین اس لئے جمع ہوئے تھے کہ مسلمانوں کو جہاد میں شریک ہونے سے روکنے کی تدبیریں کریں۔ اور پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپؐ نے مسجدِ ضرار کو گرانے اور جلا دینے کا حکم دیا۔

اب اسلام اور مسلمان عالم گیر جدوجہد کے مرحلے میں داخل ہو رہے تھے اور انہیں اُن مخالفِ حق قوتوں سے نبرد آزما ہونا تھا جنہوں نے دنیا کے بڑے بڑے حصّے پر اپنی بادشاہتیں قائم کر رکھی تھیں اور اللہ کی سرزمین کو حق اور عدل وانصاف سے محروم کر دیا تھا۔ ایسے موقع پر ضعفِ ایمان سے بڑھ کر مسلمانوں کے لئے کوئی اور اندرونی خطرہ نہیں ہو سکتا تھا اس لئے پہلے اس کا سدباب کیا گیا۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین مکہ کی صحابہ کے ساتھ بدعہدی۔ جن قبیلوں نے حضور علیہ السلام سے عہد شکنی کی، ان کی دردناک عذاب اور دنیاوی ذلت کی خبر۔ کافر اور مشرک عہد شکنی کریں تو ان کے ساتھ کھل کر جنگ کرو۔

۲۔ جو کافر اسلام کے بارے میں تحقیق کرنا چاہیں اور شکوک وشبہات دور کرنا چاہیں ان کو خدا کا کلام اور اسلام کے دلائل سناؤ اور مطمئن کرنے کی کوشش کرو۔ کافر اگر اپنے کفر سے توبہ کرلیں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو مسلمانوں کے بھائی ہیں اور اگر عہد کرنے کے بعد قسمیں توڑ دیں توان سے کھل کر لڑو۔

۳۔ اللہ کے گھروں (مساجد) کی حقیقی آبادی یہ ہے کہ ان میں خدائے واحد کی عبادت اس کی شان کے مناسب ہو اور ایسے لوگ موجود ہوں جو ان میں بے روک ٹوک خدا کو یاد کریں۔ جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کے لئے ہجرت کی، اللہ کے یہاں ان کا بڑا درجہ ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے وقت قرابتیں اور دوستیاں آڑے نہ آنی چاہئیں۔

۴۔ مجاہدوں کو اپنی کثرت اور فوجی قوت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہیئے۔ فتح ونصرت اللہ کی مدد سے ہے۔ حرم میں مشرکوں اور کافروں کو داخلے کی ممانعت۔

۵۔ بعض یہود کے اس عقیدے کا بیان کہ حضرت عُزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ اسلام کا غلبہ اور برتری تمام دینوں پر معقولیت اور دلیل کے اعتبار سے ہے۔ جو لوگ دنیاوی مفاد کی خاطر اللہ کے حکموں کو بدل ڈالتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

۶۔ غزوہ تبوک کا بیان۔ جہاد میں سستی اور بزدلی کا مظاہرہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعید۔

۷۔ جن کے دلوں میں ایمان کا نور ہے وہ کبھی جہاد سے گریز نہیں کرتے۔ حضور علیہ السلام اور صحابہ کے خلاف منافقوں کی سازشوں کا ذکر۔

۸۔ صدقات وخیرات اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان۔ منافقین کی بُری خصلتوں کا ذکر۔ جو لوگ اللہ کے نبی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۹۔ سب سے نافرمان اور بدباطن طبقہ منافقوں کا ہے جو ہر وقت لوگوں کو اچھی باتوں سے بیزار کرتے اور بری باتوں پر اکساتے ہیں۔ منافقوں کو دوزخ کا دائمی عذاب ہے۔ عبرت کے لئے قوم عاد اور قوم ثمود کے عذاب کا ذکر، مومنوں کی صفات۔

۱۰۔ منافقوں اور کافروں سے جہاد کی تلقین۔ بعض منافقوں کی شرارتوں اور بدکرداریوں کا بیان۔ بخل کی مذمت۔ مسلمانوں پر طعن کرنا سخت سزا کا موجب ہے۔ کافروں اور منافقوں کے حق میں کوئی دعا کارگر نہیں۔

۱۱۔ ان منافقوں کی مذمت جو غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ نبی علیہ السلام کو غزوات میں منافقوں کو ساتھ لے جانے کی ممانعت۔ منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنے کی ممانعت۔

۱۲۔ جو لوگ حقیقت میں معذور ہیں، کوئی ضعیف ہے، بیمار ہے، تنگدست ہے، ان کے لئے اجازت ہے اگر وہ جہاد میں نہ جائیں۔ جو لوگ کوئی عذر نہ ہونے کے باوجود جہاد میں شریک نہ ہوں گے ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ پر منافقین کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں، وہ سب کے عمل کو کھول کر رکھ دے گا اور عمل کے مطابق ہی بدلہ دے گا۔ غزوہ تبوک میں منافقین نے جس منافقانہ عمل کا مظاہرہ کیا تھا اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی پر اسے ظاہر کر دیا۔ ان جاہل اور گنوار دیہاتیوں کا ذکر جو کفر و نفاق میں مکّہ کے کافروں اور منافقوں سے بھی بڑھ کر تھے۔ اللہ جل شانہٗ کا علم بنی آدم کے تمام طبقوں کو محیط ہے وہ اپنی حکمت سے ہر ایک کی قابلیت اور عمل کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔

۱۳۔ ان مہاجرین کا ذکر جنہوں نے ہجرت میں سبقت و اولیت حاصل کی اور ان انصار کا ذکر جنہوں نے نبیؐ کی اطاعت و نصرت میں پہل کی۔ جو لوگ حسن نیت کے ساتھ

اسلام کی خدمت میں پیش پیش رہے اور اللہ کی رضا کے آگے اپنی گردنیں جھکا دیں ان سب کے لئے اللہ کی خوشنودی اور حقیقی کامیابی ہے۔ مدینہ کے منافقین کا ذکر۔ صدقہ اور زکوٰۃ کے فوائد۔ سچے دل کے ساتھ توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ توبہ اور صدقات کا قبول کرنا خدا کے اختیار میں ہے۔ بداعتقادی کے ساتھ اچھا کام کرنا بھی گناہ اور باعثِ وبال ہے۔ جس کام کی بنیاد تقویٰ اور خلوص پر ہو وہ مستحکم اور پائیدار رہے۔

۱۴۔ اس سے زیادہ سودمند تجارت کیا ہو گی کہ ہماری حقیر جانوں اور فانی اموال کا خریدار اللہ بن جائے۔ نیکی اور بدی کے جو حدود اللہ نے معین فرما دیئے ان سے تجاوز نہ کرے۔ کسی مسلمان حتیٰ کہ نبی تک کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مشرک رشتہ دار کے لئے مغفرت کی دعا مانگے۔ حق کو ظاہر کرنے اور اپنی حجت کو پورا کرنے سے پہلے اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔

۱۵۔ نیک اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو اور انہی جیسے کام کرو۔ اللہ کے یہاں سے بہترین جزا ملے گی۔ یہ ضروری نہیں کہ جہاد کے لئے ایک دم سب مسلمان نکل کھڑے ہوں، بلکہ ہر قوم اور قبیلہ میں سے ایک جماعت نکلے۔

۱۶۔ کافروں سے جہاد کرنا فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے۔ مومن کی شان یہ ہے کہ اپنے بھائی کے معاملہ میں نرم اور دشمنانِ خدا اور رسولؐ کے مقابلہ میں سخت اور جری ہو۔ خدا سے ڈرنے والے کو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ منافقین کی منافقانہ باتوں کا ذکر۔ اگر خدانخواستہ ساری دنیا بھی حضور علیہ السلام سے منہ پھیر لے تو اللہ آپ کو کافی ہے۔

◉

سورۃ یونس

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰	ترتیب نزول	۵۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱۱
تعداد آیات	۱۰۹	تعداد الفاظ	۱۸۶۱
تعداد حروف	۷۷۳۳		

اس سورت کے دسویں رکوع میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اس لئے اس سورت کو سورۃ یونس کا نام دیا گیا' جیسے اکثر سورتیں اپنے بعض اجزاء کی مناسبت سے موسوم ہیں، ورنہ سورت کا موضوعِ بحث حضرت یونسؑ کا قصہ نہیں۔

یہ سورت ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی صرف تین آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ ان تینوں آیتوں کی ابتداء "فان کنت فی شک" سے ہوتی ہے۔

جو سورتیں مدینہ میں نازل ہوئیں ان میں زیادہ تر احکام و مسائل ہیں اور جو مکہ میں نازل ہوئیں، ان میں توحید، نبوت و رسالت، حشر و نشر کا بیان ہے اور کفار و

منافقین کا رد ہے۔ یہ سورت مکی ہے اس لئے اس میں بھی اصولِ دین کا بیان ہے۔
مشرکین مکہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے نام سے جو کلام لوگوں کو سنا رہے ہیں، وہ محض زبان کی جادوگری ہے، کچھ شاعرانہ تخیلات ہیں اور کچھ کاہنوں کی طرح عالم بالا کی باتیں ہیں، مشرکین کو ان کے ان غلط اور باطل خیالات کا جواب دیا جاتا ہے کہ تم جو سمجھ رہے ہو وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ اللہ کا نازل کیا ہوا کلام ہے، اگر تم اس کی طرف توجہ نہ کرو گے تو حکمت و دانائی سے بھی محروم ہو جاؤ گے، اور اس دنیا کی ذلت و رسوائی بھی تمہارا مقدر بنے گی جس میں سب کو ایک دن جانا ہے۔

توحید، ربوبیت اور حیات اخروی کے بارے میں ایسے دلائل جو ان لوگوں کے لئے طمانیت اور عقل و ضمیر کا سکون بخش سکتے ہیں جن میں جہالت اور تعصب کی بو نہیں ہے۔ ان غلط فہمیوں کا ازالہ جو لوگوں کو توحید اور آخرت کا عقیدہ تسلیم کرنے میں مانع ہو رہی تھیں۔
دنیوی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی ہیں جو پیش آنے والا ہے، اس کی پیشگی خبر، تاکہ انسان عبرت و موعظت حاصل کر کے اپنے عمل کو درست کرے اور مستقبل میں پچھتانے سے محفوظ رہے۔

اللہ تعالیٰ سرکش لوگوں کو اس دنیا میں جو ڈھیل اور مہلت دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت و مغفرت کرنے میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ لیکن ان کے گناہوں اور کوتاہیوں پر ان کی پکڑ لمبی مہلت اور ڈھیل کے بعد کرتے ہیں۔ گنہگار اور سرکش لوگوں کو اللہ تعالیٰ ڈھیل دیتے رہتے ہیں، جب کوئی عذر اور گنجائش باقی نہیں رہتی تب ان کی گرفت کرتے ہیں۔ اگر مہلت دیئے بغیر اللہ تعالیٰ لوگوں سے دار و گیر شروع کر دیں تو بہت کم لوگ ان کی پکڑ سے بچ سکیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ اجمال و اختصار کے ساتھ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا، جس سے چار امور کی نشاندہی مقصود ہے۔

اوّل یہ کہ: تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو معاملہ کر رہے ہو، وہ اس سے ملتا جلتا ہے جو نوح اور موسیٰ علیہما السلام کی قوموں نے ان کے ساتھ کیا تھا، ان کا جو انجام ہوا تھا وہی تمہارا بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تم آج بے کسی اور کمزوری کی حالت میں دیکھ رہے ہو، اس سے یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے کہ وہ اور ان کے ساتھی ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے۔ ان کی پشت پر بھی وہی خدا ہے جو موسیٰ و ہارون کی پشت پر تھا اور وہ ایسے طریقہ سے صورت حال بدلتا ہے کہ لوگ اس کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ: راہ راست پر آنے کے لئے خدا تم کو جو مہلت دے رہا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر تم نے یہ موقعہ ضائع کر دیا تو فرعون کا سا انجام ہوگا۔ چوتھے یہ کہ: جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں، وہ مخالفوں کے مقابلے میں اپنی حالیہ کمزوری اور بے سروسامانی سے مایوس نہ ہوں۔

یہ کتاب (قرآن) برحق ہے۔ اس کی پیروی کرے گا وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور جو اس پیغامِ حق سے روگردانی کرے گا وہ اللہ کے قہر و غضب کا نشانہ بنے گا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ اللہ بندوں کی اصلاح و ہدایت کے لئے کسی ایک انسان کو مامور فرما دے۔ زمین اور آسمانوں کی تخلیق کا ذکر۔ مخلوق کے تمام کاموں کی تدبیر اور انتظام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ ہی سے سب کی ابتداء ہوئی ہے اور سب کو انجام کار اسی کی طرف جانا ہے، سالوں اور مہینوں کی گنتی اور دنوں کے چھوٹے موٹے حساب، سب اللہ نے چاند، سورج کی رفتار سے وابستہ کر دیئے ہیں۔ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی چیز میں اللہ کی وحدانیت کی دلیل موجود ہے۔ جن لوگوں

نے دنیا میں ایسا دل لگایا کہ آخرت کے حساب وکتاب سے بے خطر ہو گئے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور دنیا میں اچھے کام کئے ان کے لئے جنت اور دائمی نعمتیں ہیں۔

۲۔ جو لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور خدا سے ملنے کی امید نہیں رکھتے، انہیں دنیا میں اللہ فوراً نہیں پکڑتا۔ خدا کے یہاں نیکی وبدی دونوں میں مصلحت کے مطابق تاخیر و تحمل ہوتا ہے۔ انسان کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تب خدا کو پکارتا ہے۔ خدا کو ہر حال میں پکارنا چاہیئے۔ اللہ کی طرف سے پیغمبرؐ پر جو وحی آتی ہے وہ بلا کم وکاست امت تک پہنچا دیتا ہے۔ مجرموں اور گنہگاروں کو حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

۳۔ مشرکین مکہ پر قحط اور خشک سالی کا عذاب مسلط ہونا۔ جب مشرکین مکہ کو خدائی عذاب نے گھیرا تو خدا کو پکارنے لگے۔ مگر جب عذاب ٹل گیا تو پھر اللہ کے اور اس کے نبی کے منکر ہو گئے۔ دنیاوی زندگی کی رونقوں اور عیش سامانیوں کی مثال، دنیا کی فانی اور ناپائیدار زندگی پر نہ اتراؤ۔ سلامتی کے اس گھر (جنت) کی طرف آؤ جس کی طرف تمہیں خدا بلاتا ہے، محشر میں کافروں کے چہرے تاریک رات کی طرح سیاہ ہوں گے اور مومنوں کے نورِ ایمان سے چمکتے ہوں گے۔

۴۔ انسان کو روزی پہنچانے والا، کان اور آنکھ جیسی باعث حیرت چیزیں پیدا کرنے والا بجز خدا کے اور کون ہو سکتا ہے؟ بے جان چیز (نطفہ یا بیضہ) سے جاندار کو نکالنے والا اور جاندار سے بے جان کو بجز خدا کے اور کون نکال سکتا ہے؟ مشرکوں کے پاس سوائے ان کے گمانوں اور اٹکل پچو باتوں کے کچھ نہیں۔ وہ محض اپنے فاسد اور غلط گمانوں اور اندازوں کی پیروی کرتے ہیں۔ لیکن تمام فاسد گمانوں اور اندازوں کے مقابلہ میں صحیح اور محکم بات بتانے والی صرف

ایک ہی کتاب ہے اور وہ ہے قرآن حکیم۔

۵۔ نبی علیہ السلام نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر ان کے دلائل سننے کے بعد بھی کوئی ایمان نہیں لاتا تو وہ خود اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے کلام کو سننا اس وقت مفید ہے جب دل کے کانوں سے سُنے اور اس پر یقین و اعتماد کرے۔ محشر کا ہولناک منظر دیکھ کر عمر بھر کی عیش اور آرام ایسا حقیر اور ذلیل نظر آئے گا گویا دنیا میں صرف پل بھر ہی ٹھہرے تھے۔ اللہ نے اسلام کو غالب کرنے کے جو وعدے کئے تھے وہ سب پورے ہوں گے۔ اللہ کے یہاں ظلم اور اندھیر نہیں۔ وہ کسی کو اس کا جرم ثابت کئے بغیر سزا نہیں دے گا۔

۶۔ روز محشر گنہگار یہ کہیں گے کہ اگر آج روئے زمین کے خزانے ہمارے قبضہ میں ہوں تو ہم وہ دے کر اپنے آپ کو عذاب سے بچالیں۔ سارے جہانوں میں صرف اللہ کی حکومت ہے۔ روز حساب سب سے انصاف ہوگا، نہ کوئی محروم رہے گا اور نہ کوئی مجرم رشوت دے کر بھاگ سکے گا۔ قرآن سراپا حکمت و نصیحت اور بیمار دلوں کے لئے نسخۂ شفا ہے۔ جو لوگ اپنی مرضی سے حلال کو حرام، اور حرام کو حلال کر لیتے ہیں، قیامت کے دن ان کی سخت پکڑ ہوگی۔

۷۔ اللہ کے آگے کسی کی کوئی خیانت اور چوری نہیں چل سکے گی۔ مخلوق کی ہر چھوٹی بڑی حرکت اللہ کے سامنے ہے۔ اللہ کے دوستوں کو محشر کی ہولناکیوں کا کوئی خوف اور ڈر نہ ہوگا۔ اللہ کے مقبول بندوں کے لئے دنیا میں بشارتیں ہیں۔ اللہ کی باتیں اور وعدے سب پختہ اور اٹل ہیں۔ دن رات اور اندھیرے اجالے کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ خدا پر جھوٹ باندھنے والے دنیا میں خواہ کتنے ہی طاقتور ہوں لیکن انہیں حقیقی بھلائی اور کامیابی نصیب نہیں ہو سکتی۔

۸۔ نبی کریم علیہ السلام کے لئے اللہ جل شانہٗ کا یہ ارشاد کہ وہ مشرکین مکہ کو قوم نوحؑ کا

حال سنائیں کہ وہ پیغمبر کو جھٹلانے اور اس کی ہدایات سے روگردانی پر کس طرح ذلیل وخوار ہوئے اور ان پر کتنا شدید عذاب نازل ہوا۔ پیغمبر کافروں کے مقابلہ میں نہ جسمانی تکلیف سے گھبراتے ہیں اور نہ انہیں مالی نقصان کی فکر ہوتی ہے۔ جس کے پاس چشمِ عبرت ہے وہ دیکھ لے کہ اللہ کے نبی کو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ جو لوگ حق کی مخالفت اور دشمنی میں حد سے گزر جاتے ہیں، اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کی تبلیغ حق اور فرعون کے تکبّر اور عناد کا ذکر۔ جادوگروں سے موسیٰؑ کے مقابلہ کا تذکرہ۔

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ابتدا ء بعثت کا ذکر۔ ابتداء میں موسیٰؑ پر صرف چند قبطی نوجوان ایمان لائے۔ جب موسیٰؑ کا غلبہ بڑھا تو بنی اسرائیل کی تقریباً پوری قوم جو چھ لاکھ افراد پر مشتمل تھی ایمان لے آئی۔ جسے خدا کی لامحدود طاقت و قدرت پر یقین ہوگا وہ ہر معاملہ میں خدا پر اعتماد کرے گا۔ بنی اسرائیل کی دعا۔ فرعون اور قوم فرعون کے لئے موسیٰؑ کی بددعا۔ موسیٰ علیہ السلام کے دریائے نیل پر سے گزرنے اور فرعون کے غرق ہونے کا ذکر۔

۱۰۔ اللہ جل شانہٗ نے بنی اسرائیل کو مادّی اور روحانی نعمتوں سے مالا مال کیا، اور واضح حقیقتوں سے خبردار کیا۔ لیکن وہ اس کے باوجود بھی فرقہ بندیوں کا شکار ہوگئے کفر و تکذیب کی بیماری سے شک وشبہ کی ابتداء ہوتی ہے۔ شک وشبہ کا فوراً علاج کر لینا چاہیئے۔ خدا کی مشیت و توفیق اور حکم کے بغیر کوئی شخص ایمان نہیں لاسکتا۔ ایسی ضدی اور ہٹ دھرم قوم کے لئے جو اللہ کی کسی دلیل اور نشانی کو نہ مانے، اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ ان مصائب اور حوادث کا انتظار کرے جو اس جیسی قوموں پر پہلے نازل ہو چکے۔

۱۱۔ تکلیف اور راحت، برائی اور بھلائی پر اللہ کو کامل اختیار ہے۔ اللہ کی بھیجی

ہوئی تکلیف کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا ارادہ کرے، تو اُسے اللہ کی بھلائی اور رحمت سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔ حق واضح طور پر پہنچ چکا ہے، ہر شخص اپنا نفع نقصان سوچ لے۔ جو اللہ کی بتلائی راہ پر چلے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو اِدھر اُدھر پھرے گا وہ ذلیل و خوار رہے گا۔

سورۃ ہود

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۱	ترتیب نزول	۵۲
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱۰
تعداد آیات	۱۲۳	تعداد الفاظ	۱۹۲۶
تعداد حروف	۷۹۲۴		

مضامین پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ سورۂ یونس اور سورۂ ہود کا زمانہ نزول ایک ہی ہے۔ دونوں سورتوں کا بنیادی موضوع ایک ہے یعنی دعوت حق، فہمائش اور تنبیہہ۔ فرق یہ ہے کہ اس سورت میں سورۂ یونس کی نسبت دعوت مختصر ہے لیکن وعظ و نصیحت ذرا تفصیل سے ہے۔ اور تنبیہہ کے انداز میں زیادہ سختی اور شدت ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ پر بڑھاپے کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: "مجھے سورۂ ہود اور اس کی ہم مضمون دوسری سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔" حضورؐ کے اس جواب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ وقت کیسا کٹھن ہوگا

جب قریش دعوتِ حق کو کچلنے کے لئے اپنے تمام حربے استعمال کر رہے تھے اور اللہ کی طرف سے تنبیہات نازل ہو رہی تھیں۔ ان حالات میں آپ کو یہ اندیشہ لگا رہتا تھا کہ اللہ کی مہلت ختم نہ ہو جائے، اور وہ گھڑی نہ آ پہنچے جب اللہ کسی قوم کو اس کی بداعمالیوں کے سبب اپنی گرفت میں لینے کا فیصلہ صادر کر دیتے ہیں۔

اس سورت کے مضامین سے واقعتاً ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔ تنبیہہ اور انذار کا انداز بہت تلخ ہے۔ اس انداز کو واضح اور مؤثر کرنے کے لئے قومِ نوح، قومِ لوط، عاد، ثمود، اصحاب مدین اور قومِ فرعون کے قصوں سے کام لیا گیا ہے۔ ان قصوں میں اس حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے کہ خدا جب اپنی حجت تمام کرنے کے بعد کسی قوم کو اپنی گرفت میں لیتا ہے تو پھر کوئی رو رعایت نہیں ہوتی۔ پھر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کوئی کس کا بیٹا ہے، بھائی ہے یا بیوی ہے۔ صرف اسی کی بخشش اور نجات ہوتی ہے جو راہِ راست پر ہو۔ اللہ کے ہاں ایک رشتۂ حق کے سوا کوئی رشتہ معتبر نہیں۔

قرآن کی دعوت کو قبول کرنے والوں اور اس سے روگردانی کرنے والوں کے ذہنی فرق کی وضاحت۔

سورۃ کے اختتام پر اس مقصد کی وضاحت جو ان سرگزشتوں کو سنانے سے ہے۔
پوری سورت کے مضامین پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک واضح اور معین مقصد پر جامع اور مربوط خطبہ ہے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن حکیم ایک ایسی عظیم الشان کتاب ہے جس کی آیتیں لفظی اور معنوی حیثیت سے جچی تلی ہیں۔ نہ ان میں آپس میں تناقض ہے اور نہ کوئی بات حکمت اور دانائی کے خلاف ہے۔ قرآن کے حقائق ایسے مضبوط اور محکم ہیں کہ زمانہ خواہ کتنی ہی پلٹیاں کھائے

ان کے بدلنے یا غلط ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ قرآن کو نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو صرف خدائے واحد کی عبادت کی دعوت دی جائے۔ جو جتنا بڑھ کر عمل کرے گا، خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنا ہی حصّہ پائے گا۔ زمین پر چلنے والا ہر جاندار جسے روزی کی ضرورت ہے اسے رزق پہنچانا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

۲۔ اگر خدا کسی کو چند روزہ راحت و آرام میں رکھنے کے بعد مصیبت میں مبتلا کر دے تو وہ پچھلی تمام مہربانیاں بھلا دیتا ہے اور اگر تکلیف کے بعد راحت و آسائش نصیب کر دے تو وہ سمجھتا ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے مشکلات کا خاتمہ ہو چکا، اور غافل و مغرور ہو کر خدا کا شکر بجا لانا بھی بھول جاتا ہے، جو لوگ مصیبت میں صبر و تحمل کا دامن تھامے رکھتے ہیں اور راحت و آسائش میں اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے، ان کے لئے اللہ کی بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ اے مشرکین مکّہ! اگر تم قرآن کو بندے کا کلام سمجھتے ہو تو تم اس جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ، تم میں تو بڑے فصحا اور بلغا موجود ہیں۔ دنیا میں جو کام دکھاوے اور دنیاوی اغراض کے لئے کئے جائیں، وہ آخرت میں جا کر برباد ہو جائیں گے۔

۳۔ اللہ جل شانہٗ نہایت وضاحت کے ساتھ وہ تمام باتیں بتلاتے ہیں جن کے کرنے پر سخت عذاب کا ڈر ہے۔ اللہ کے سوا دوسروں کی پرستش کرنے والوں پر دردناک عذاب مسلّط ہو گا۔ پیغمبر مال و دولت اور دنیا کی ٹیپ ٹاپ میں عام لوگوں سے ممتاز نہیں ہوتا، بلکہ اعلیٰ اخلاق، تقویٰ، حق پرستی اور خدا ترسی میں سب سے ممتاز ہوتا ہے، اور ان کھلی نشانیوں اور معجزوں سے انہیں امتیاز حاصل ہوتا ہے جو حق تعالیٰ بطور اتمام حجت ان کے ذریعے ظاہر فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم میں باہم سوال و جواب۔ انبیاء کا فرض صرف آگاہ کر دینا ہے۔ عذاب دینا اور رحمت و مغفرت سے نوازنا اللہ کا کام ہے۔

۴۔ نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کی بدعملی اور بے حسی پر اللہ جل شانہٗ کے حضور شکوہ۔ نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم۔ قوم نوح پر دنیا کے اس رسواکن عذاب کا ذکر جو "طوفان نوح" کے نام سے مشہور ہوا۔ طوفان نوح سے صرف اَسّی یا کم و بیش اتنے ہی لوگ بچ سکے جو نوح علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے۔

۵۔ قوم ہود کا ذکر۔ قوم عاد کی سرکشی و نافرمانی اور خدا کے دردناک عذاب کا ذکر۔ قوم عاد پر خدا کی پھٹکار مسلّط کر دی گئی اور قیامت تک ان کا ذکر لعنت کے ساتھ ہوتا رہے گا اور قیامت کے دن بھی "الاَ انّ عاداً کفروا ربّھم" کہہ کر پکارا جائے گا۔

۶۔ حضرت صالح علیہ السلام، ان کی قوم کی سرکشی و نافرمانی اور ان کی اونٹنی کا تذکرہ جو اپنے پروردگار کی آیات و احکام سے منکر ہو، اس کی وہی گت بنتی ہے جو قوم ثمود کی بنی کہ ایک ایسی ہولناک آواز آئی کہ سب کے جگر پھٹ گئے اور سوتے کے سوتے رہ گئے۔

۷۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ کا قصّہ۔ قوم لوط پہ عذاب نازل کئے جانے کا ذکر۔ قوم لوط کی خلاف فطرت عادتوں اور حرکتوں کا تذکرہ۔

۸۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی بعثت کا ذکر۔ اگر خدا آسائش اور آسودگی عنایت کرے تو اس سے ڈرتے رہو اور اسی کی عبادت میں لگے رہو، کہیں نافرمانی سے چھن نہ جائے۔ جائز طریقہ سے حاصل کیا ہوا تھوڑا اس زیادہ سے بہتر ہے جو غلط اور ناجائز طریقہ سے حاصل کیا ہو۔ کیسا ہی کٹّر اور پرانا مجرم کیوں نہ ہو، جب سچے دل سے اللہ کی بارگاہ میں جھک جائے گا تو سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا ذکر۔ فرعون جس طرح دنیا میں کفر و شرک اور تکذیب میں لوگوں کا امام تھا، اسی طرح قیامت کے دن بھی امام ہوگا، جن لوگوں

نے دنیا میں اس کی پیروی کی وہ جہنم تک اس کے پیچھے پیچھے کھنچے جائیں گے۔لوگ رہتی دنیا تک فرعون اور فرعونیوں پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔ خدا نے کسی کو بے قصور نہیں پکڑا۔ جب کسی کے جرائم حد سے گزرتے ہیں تب اللہ کا عذاب اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ شقی اور بدبخت ہمیشہ دوزخ کی آگ میں چیختے چنگھاڑتے رہیں گے اور انہیں کوئی رہائی دلانے والا نہ ہوگا۔

۱۰۔ موسیٰ علیہ السلام کو توریت دیئے جانے کا ذکر۔ ظالموں کی طرف مائل نہ ہو، خدائے وحدہٗ لاشریک کی طرف جھکو۔ دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں اسی کی عبادت کرو۔ نمازوں کا قائم رکھنا خدا کی یادگار ہے۔ نماز اور صبر کو خدا کی اعانت اور خوشنودی حاصل کرنے میں خاص دخل ہے۔ یہ خدا کی حکمت کے خلاف ہے کہ وہ ساری دنیا کو ایک ہی راستے پر ڈال دے۔ کافر اگر نبی علیہ السلام کی بات نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ انہیں جلد ہی اپنے کیے دھرے کا پتہ لگ جائے گا۔

سُورۃ یُوسف

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ۱۲	ترتیب نزول ـــ ۵۳
مکی/مدنی ـــ مکی	تعداد رکوعات ـــ ۱۲
تعداد آیات ـــ ۱۱۱	تعداد آیات ـــ ۱۸۰۸
تعداد حروف ـــ ۷۴۱۱	

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، ترتیب کے لحاظ سے اس کا نمبر بارہواں ہے اور نزول کے اعتبار سے ترپنواں

اس سورت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بجز حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات کے، اور ان کے نتائج کے جو ہمارے لئے سبق آموز و عبرت انگیز ہیں، اور کوئی مضمون بیان نہیں کیا گیا۔ یہ قرآن کریم کی واحد سورت ہے جس میں مسلسل ایک ہی قصہ بیان ہوا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ صرف اسی سورت میں ہے ورنہ جن دوسرے انبیاء کا ذکر قرآن میں ہے وہ کسی ایک جگہ نہیں، مختلف سورتوں میں بکھرا ہوا ہے۔

قرآن نے حضرت یوسف کے قصّہ کو "احسن القصص" یعنی سب سے اچھا اور سب سے بہترین قصہ کہا ہے۔ اس کو "بہترین قصّہ" کہنے کی مفسرین نے متعدد وجوہ بیان کی ہیں۔ مثلاً

الف : قرآن حکیم نے انبیائے کرام اور ان کی قوموں کے ساتھ ان کی کشمکش اور آویزش کے جو قصّے بیان کئے ہیں وہ محض زیب داستان کے لئے نہیں، وہ سب اس لئے ہیں کہ پڑھنے والے ماضی کی ان داستانوں سے عبرت و موعظت حاصل کریں، حضرت یوسف علیہ السلام کے قصّے میں بھی عبرت و موعظت کی ایک عجیب و غریب داستان ہے، حضرت یوسفؑ کے ساتھ ان کے بھائیوں کا برتاؤ اور اس کا تفصیلی ذکر گویا ایک آئینہ ہے جس میں وہ تمام حالات دکھا دیئے گئے ہیں جو نبی کریم علیہ السلام کو اپنی قوم کے ہاتھوں پیش آئے۔

ب :۔ عام طور پر لوگ حسن و عشق کی داستانوں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں، لیکن ایسے قصوں سے عموماً پڑھنے والوں کا اخلاق بگڑتا ہے، مگر اس قصہ کی خصوصیت یہ ہے کہ حسن و عشق کی چاشنی کے باوجود اس میں اعلیٰ اخلاق و کردار کا سبق ہے، جو بہت مؤثر انداز میں بیان ہوا ہے۔ قصّہ کی جزئیات پر جتنا غور کریں گے اس اعلیٰ کردار کی اتنی ہی زیادہ محبت و وقعت اور اُسے اپنانے کی خواہش دل میں بیدار ہو گی جس کا مظاہرہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کیا تھا۔

ج :۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو خدا نے ظاہری اور باطنی حسن سے نوازا تھا، مگر ان کا اصل حسن ان آزمائشوں میں پنہاں تھا جو اس قصّے میں بیان کی گئیں۔

اس سورت کا نزول ان حالات میں ہوا جبکہ قریش یہ منصوبے بنا رہے تھے کہ نبی کریم علیہ السلام کو قتل، جلاوطن یا قید کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے یوسفؑ اور برادران یوسف کا پورا قصّہ بیان کر کے قریش والوں کو جتا دیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہی کچھ کر رہے ہو جو یوسفؑ کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا تھا، مگر جس طرح وہ خدا کی مشیت کو بدلنے

میں کامیاب نہ ہوئے، ان کی تمام تدبیریں الٹی ہوگئیں اور آخر کار انہیں اپنے اسی بھائی کے قدموں میں گرنا پڑا جسے وہ کنویں میں پھینک آئے تھے۔ اسی طرح تمہیں بھی اپنے اسی بھائی (محمدؐ) سے ایک دن رحم و کرم کی بھیک مانگنی پڑے گی، جسے تم آج جلا وطن کرنے اور قتل کرنے کے درپے ہو۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ عربی زبان دنیا کی تمام زبانوں میں سب سے زیادہ فصیح اور وسیع زبان ہے، اسی لئے قرآن حکیم اسی زبان میں نازل کیا گیا۔ قرآن نے نہایت حسین اور مؤثر پیرایہ میں ان تمام باتوں کو بیان کیا جن سے لوگ ناواقف تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب میں چاند، سورج اور گیارہ ستاروں کو اپنے آگے سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھنا۔ شیطان ہر وقت انسان کی گھات میں لگا رہتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے لئے نبوت و حکومت کی بشارت۔

۲۔ یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کی سرگزشت میں اہل فکر و نظر کے لئے ہدایت و عبرت کی بے شمار نشانیاں موجود ہیں۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا مشورہ کہ یوسفؑ کو قتل کر دیا جائے۔ یوسف علیہ السلام کو ایک گمنام اور ویران کنویں میں ڈالے جانے کا ذکر۔

۳۔ جس ویران کنویں میں یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائی ڈال گئے تھے، اس پر سے قافلہ کا گزر۔ قافلے والوں کا یوسفؑ کو کنویں سے نکالنے اور مصر میں فروخت کرنے کا ذکر۔ مصر کے مدار المہام عزیز کا یوسف علیہ السلام کو خریدنا اور بیٹوں کی طرح اپنے محل میں رکھنا۔ عزیز مصر کی بیوی زلیخا کے یوسف پر مفتون ہونے

اور یوسف کے پیغمبرانہ ثبات واستحکام اور بے مثال پاکدامنی کے مظاہرہ کا بیان۔

۴۔ زلیخا کے عشق کی داستان گھر گھر پھیلنا اور شہر کی عورتوں کا زلیخا پر انگشت نمائی کرنا کہ اتنے بڑے آدمی کی بیوی ہوتے ہوئے اپنے زرخرید غلام پر اس بری طرح فدا ہے۔ زلیخا کا تمام عورتوں کی دعوت کرنا اور یوسف کے دیدار سے انہیں مبہوت اور ششدر کرنا۔

۵۔ یوسف علیہ السلام کو قید میں رکھے جانے کا حکم۔ قید خانے میں یوسف علیہ السلام کی امانت و دیانت، راست گوئی، حسن اخلاق اور کثرت عبادت کا چرچا۔ قید خانے میں یوسف علیہ السلام کی جانب سے توحید خالص کی دعوت و تبلیغ۔

۶۔ بادشاہِ مصر ریان بن الولید کا خواب کہ سات موٹی گائیں سات دُبلی گایوں کو کھاتی ہیں اور اسی خواب کا یوسف علیہ السلام کی رہائی کا سبب بن جانا۔ یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر معلوم کرنا۔ بادشاہِ مصر کی یوسف علیہ السلام سے خوش اعتقادی۔

۷۔ بادشاہِ مصر کا حضرت یوسف علیہ السلام سے غیر معمولی اعتقاد۔ جن عورتوں نے زلیخا کی دعوت میں یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہاتھ کاٹ لئے تھے ان کے بارے میں بادشاہ مصر کی تحقیق۔ یوسف علیہ السلام کی برأت اور پاکیزگی۔ سب عورتوں کی شہادت کے بعد زلیخا کا اقرار کہ قصور میرا ہے۔ اللہ دھوکہ بازوں کا فریب چلنے نہیں دیتا۔ بادشاہِ مصر کا یوسف علیہ السلام کی عفت و عصمت اور دیانتداری سے متاثر ہو کر انہیں اپنا مشیر خاص مقرر کرنا۔ جو بھلائی اور نیکی کا راستہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی میٹھا پھل دیتے ہیں اور آخرت کے اجر سے بھی نوازتے ہیں۔

۸۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا سربراہِ حکومت ہونا۔ اناج لینے کے لئے یوسفؑ کے بھائیوں کا مصر آنے اور یوسفؑ کے انہیں پہچان لینے کا قصہ۔ بھائیوں کی واپسی کے وقت یوسف کا اپنے بھائی بنیامین کو روک لینے کی خواہش۔ یوسفؑ کے بھائیوں کا

دوبارہ مصر آنا۔

۹۔ حضرت یوسفؑ کا بنیامین کو اپنے پورے قصّہ اور ان حالات سے آگاہ کرنا جو ان پر گزرے۔ یوسف کے بھائیوں کے سامان میں یوسف کے اشارے سے چاندی کا پیالہ چھپانا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرف سے اپنی برأت کا اظہار۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں چور کی سزا یہ تھی کہ وہ ایک سال تک غلام ہو کر رہے۔ دنیا میں ایک آدمی سے زیادہ دوسرا اور دوسرے سے زیادہ تیسرا جاننے والا ہے، مگر اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

۱۰۔ یوسف علیہ السلام کا اپنے بھائی بنیامین کو روک لینا۔ جب یعقوب علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ بنیامین کو اس کے بھائی مصر چھوڑ آئے تو ان کا پرانا زخم ہرا ہو گیا۔ یوسفؑ کی یاد تازہ ہو گئی۔ شدت غم سے یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کا بے نور ہونا حق تعالیٰ کی مہربانی اور فیض سے نا امید ہونا کافروں کا شیوا ہے۔ یوسفؑ کے بھائیوں کا بنیامین کی تلاش میں نکلنا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا یوسفؑ کا پہچان لینا۔ یوسفؑ کا اپنے بھائیوں کو حکم دینا کہ جاؤ اور شام سے اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

۱۱۔ یعقوب علیہ السلام کو پیراہن یوسف کی خوشبو آنا۔ جب یوسف علیہ السلام کا قمیض حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں سے لگایا گیا تو ان کی بینائی واپس آ گئی۔ یوسفؑ کے بھائیوں کا توبہ و استغفار کرنا۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کے تمام گھر والوں کا یوسف علیہ السلام کے پاس مصر چلے آنا۔ یوسف علیہ السلام کی زبان سے ان انعامات و احسانات کا ذکر جو اللہ جل شانہٗ نے ان پر فرمائے تھے۔

۱۲۔ بہت سے لوگ زبان سے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں مگر اس کے باوجود اپنی خواہشات کی پیروی سے توحید کے صاف و شفاف پانی کو مکدر کر رہے ہیں۔ نبی کا راستہ

خالص توحید کا راستہ ہے۔ ساری دنیا کے لئے دعوت ہے کہ وہ تمام اوہام اور خیالات کو چھوڑ کر ایک خدا کی طرف آئیں۔ انبیاء ہمیشہ مرد بھیجے گئے۔ جن لوگوں نے نبیوں کو جھٹلایا ان کا انجام دنیا کے سامنے ہے۔ قرآن حکیم میں جو قصے اور واقعات بیان کئے گئے وہ من گھڑت داستانیں نہیں، ٹھوس حقیقتیں ہیں جو گزر چکیں۔

سُورۃ الرعد

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۳	ترتیب نزول	۹۶
مکی/مدنی	مدنی	تعدادِ رکوعات	۶
تعدادِ آیات	۴۳	تعدادِ الفاظ	۸۶۲
تعدادِ حروف	۳۶۴		

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ 'رعد' بادل کی گرج کو کہتے ہیں۔ اس کی آیت نمبر ۱۳ میں بادل کی گرج کا ذکر آیا ہے، اس لئے علامت کے طور پہ اس کا نام "سورۃ الرعد" رکھا گیا۔ دوسری مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی اسلام کے بنیادی اصول اور اساسی تعلیم کو بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت میں بھی اس طرف توجہ دلائی گئی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ پیش کر رہے ہیں وہ از سرتاپا حق ہے۔ یہ کتاب (قرآن) رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ بار بار مختلف طریقوں سے توحید، معاد اور نبوت و رسالت کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ اس پہ ایمان لانے کے اخلاقی اور روحانی فوائد بیان کئے ہیں۔ اور نہ ماننے کے نقصانات کی نشان دہی کی ہے۔ دنیا دار العمل ہے، یہاں کے ہر کام کا بدلہ آخرت میں ملے گا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مخالفین کے مقابلہ میں تسلی وتشفی کہ تم سے پہلے جو رسول آئے وہ بھی کوئی آسمانی مخلوق نہیں تھے، تمہاری ہی طرح کھانے پینے والے اور شادی بیاہ کرنے والے تھے۔ انہوں نے جو معجزے دکھائے، اللہ کے حکم سے دکھائے۔ تم ان لوگوں کو جن باتوں سے ڈرا رہے ہو، ہوسکتا ہے کہ ہم تمہاری زندگی ہی میں ان کو بعض چیزیں دکھادیں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم تم کو اپنے پاس بلالیں اور اس کے بعد ان سے مواخذہ کریں۔ یہ لوگ اگر غور و فکر کریں اور عقل سلیم سے کام لیں تو انہیں اندازہ ہو کہ یہ لمحہ بہ لمحہ اپنے بُرے انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں، یہ عنقریب جان لیں گے کہ اچھا انجام کس کا حصہ ہے۔ اور بُرے انجام سے کون دوچار ہونے والا ہے؟

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ کی طرف سے جو کتاب اتاری گئی ہے وہ یقیناً حق اور صواب ہے، لیکن پھر بھی بہت سے لوگ نہیں مانتے۔ اللہ نے آسمانوں کو بغیر کسی ستون اور رکاوٹ کے قائم کیا۔ چاند اور سورج کا سفر اور گردش خاص وقت کے ساتھ قیامت تک کے لئے معین کردی۔ زمین، پانی، پھول، پھل، کھیتیاں اور باغات سب اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتیں ہیں۔ جو لوگ آخرت کی زندگی کے منکر ہوگئے ان کا انجام بُرا ہوگا۔ وہ سب گلے میں طوق اور ہاتھ پاؤں میں ہتھکڑیاں پہنا کر ابدی جیل خانے میں ڈال دیئے جائیں گے۔

۲۔ حاملہ عورت کے پیٹ میں ایک بچہ ہے یا زیادہ، لڑکا ہے یا لڑکی، ادھورا ہے یا مکمل، دیر سے پیدا ہوگا یا جلدی، یہ سب اللہ ہی کے علم میں ہے۔ عالم کی کوئی کھلی اور ڈھکی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ تمام عالم اس کے زیر تصرف ہے۔ ہر

بندے کے ساتھ اللہ کے فرشتے مامور ہیں۔ جب تک کوئی قوم خود اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں اپنی روش نہ بدلے، اللہ بھی اس پر اپنا فضل و انعام نہیں فرماتے۔ تمام فرشتے اللہ کی ہیبت سے اس کی تسبیح اور حمد و ثنا میں مشغول رہتے ہیں ہر حالت میں اللہ کو پکارنا چاہیئے۔ وہی ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک ہے۔ مشرک اور توحید پرست میں ایسا فرق ہے جیسے تاریکی اور نور میں۔ جس نے ایمان اور نیک عمل اختیار کیا اس کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے اور جنہوں نے اللہ کا حکم نہ مانا ان کے حساب میں کوئی رو رعایت نہ ہوگی اور ان کے لئے برا ٹھکانا ہے۔

۳۔ ایک نپٹ اندھا جسے کچھ نہیں سوجھتا، اس شخص کے برابر ہرگز نہیں جس کے دل کی آنکھیں کھلی ہیں اور اس کو حق کی روشنی صاف نظر آ رہی ہے۔ جو لوگ اللہ کی پکڑ اور حساب و کتاب سے ڈرے، مصیبتوں پر صبر کیا، سختی سے گھبرا کر سچائی سے قدم نہ ہٹائے، ان کے لئے اللہ کی طرف سے جنت کی دائمی اور لازوال نعمتیں ہیں۔ جب اللہ کے برگزیدہ بندے جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان پر سلام بھیجیں گے اور ان کے لئے ہدیے تحفے لے کر حاضر ہوں گے۔ اللہ جس کی روزی چاہے کشادہ کرتا ہے اور جس کی چاہے تنگ کرتا ہے۔ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی ہیچ ہے۔

۴۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے جن لوگوں کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے وہ اللہ کی یاد سے چین اور اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے خوشحالی اور اچھا ٹھکانہ ہے۔ کافروں اور منکروں کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی صدمہ ان کے کرتوت پر پہنچتا رہے گا۔

۵۔ اللہ کی طرف سے سزا ملنے میں دیر ہو تو یہ نہ سمجھو کہ چھوٹ گئے۔ گزشتہ مجرموں کو بھی ڈھیل دی گئی تھی۔ جو خدا ہر شخص کے ہر عمل کی خبر رکھتا اور نگرانی کرتا ہے، اس

سے مجرم چھوٹ کر کہاں جاسکتا ہے۔ جسے اللہ گمراہ کرے اسے راہ پر لانے والا کوئی نہیں۔ اللہ کی پکڑ اور آخرت کی مار بہت سخت ہے۔ ایمان کا بدلہ جنت اور اس کی دائمی نعمتیں ہیں اور منکروں کا بدلہ دوزخ کی آگ ہے۔ کسی کے انکار اور ناخوشی کی ذرّہ برابر پروا نہ کرو۔ اللہ نے جو علم عظیم عطا کیا ہے اسی کی پیروی کرتے رہو۔

۶۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نئی کتاب (قرآن) اور نئے احکام دے کر بھیجنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ اس سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے گئے وہ اسی دنیا کے رہنے والے آدمی تھے جو کھاتے پیتے اور بیوی بچوں والے تھے، اللہ جل شانہٗ اپنی حکمت کے مطابق جس حکم کو چاہیں باقی رکھیں اور جس کو چاہیں منسوخ کر دیں۔ اللہ کا حکم اور فیصلہ اٹل ہے جب وقت آجائے تو کسی کی طاقت نہیں کہ پل بھر کے لئے بھی اسے پیچھے ڈال دے۔ اگر اللہ نہ چاہے تو کافروں کی ساری چالبازیاں دھری کی دھری رہ جائیں۔

سورۃ ابراہیم

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۴	ترتیب نزول	۷۲
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۷
تعداد آیات	۵۲	تعداد الفاظ	۸۴۵
تعداد حروف	۳۶۰۱		

اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وادیٔ مکہ میں لے جا کر بسانے کا ذکر ہے، اور ان دعاؤں کا بیان ہے جو آپ نے اس وقت مانگیں۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اور مضمون کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانۂ ہجرت کے قریب اس کا نزول ہُوا۔

اس کا انداز بیان بھی دوسری مکی سورتوں کی طرح ہے۔ سورہ رعد سے قریب زمانہ کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب کر کے اس کتاب کو نازل کرنے کا مقصد بتایا گیا ہے کہ تم اس کے ذریعے لوگوں کو عقائد و اعمال کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان اور عمل صالح کی

روشنی میں لاؤ۔

حضرت موسیٰ اور دوسرے انبیاء کا حوالہ کہ وہ بھی یہی مقصد لے کر آئے تھے لیکن ابتداء میں ان کو بھی شدید مخالفتوں اور کڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا، لیکن انہوں نے صبر واستقامت سے کام لیا، اور انجام کار اللہ نے ان کو غلبہ عطا کیا، اس حوالہ سے نبی کریم علیہ السلام کو تسلی دینا مقصود ہے۔ اور مسلمانوں پر واضح کرنا کہ اس کشمکش میں آخر کار فتح علم برداران حق ہی کی ہوگی۔ اللہ کا نبی اور اس کے سچے پیروکار غالب و فتحیاب ہوں گے اور جو لوگ آج ان کو ختم کرنے کی تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں وہ مغلوب اور رسوا ہوں گے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن ایک انتہائی عظیم اور بلند و برتر کتاب ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ خدا کے حکم و توفیق سے تمام دنیا کے لوگوں کو خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی، کالے ہوں یا گورے، مزدور ہوں یا سرمایہ دار، سب کو جہالت کی تاریکیوں میں سے نکالا جائے۔ جو لوگ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی چند روزہ زندگی کو پسند کرتے ہیں اور ترجیح دیتے ہیں، وہ لوگ درحقیقت اللہ کے راستے سے بھٹک کر بہت دور جا پڑے ہیں۔ بنی اسرائیل پر اللہ کی نعمتوں کا اجمالی تذکرہ۔

۲۔ اگر اللہ کا احسان مان کر زبان و دل سے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو اور زیادہ نعمتیں ملیں گی۔ اگر اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرو گے تو جان لو کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے۔ اللہ کو کسی کے شکریے کی کوئی پروا نہیں جو اس کی نعمتوں کی ناشکری کرے گا اس کا نقصان خود اسی کو پہنچے گا۔ انسانی فطرت خدا کے وجود پر گواہ ہے۔ اللہ کے تمام نبی اور رسول فرشتے نہیں، انسان اور بشر ہیں،

مگر رتبہ کے اعتبار سے ان میں اور دوسرے لوگوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جن لوگوں کو اللہ توحید و عرفان کا جام پلا کر حقیقی کامیابی کے راستے پر ڈال چکا، وہ سختیاں دیکھ کر توکل کے راستے سے کیسے ہٹ سکتے ہیں۔

۳۔ حقیقی کامیابی انہی لوگوں کے لئے ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ پیغمبروں نے جب اللہ کو پکارا، ظالم اور سرکش اسی وقت پکڑ میں آ گئے۔ دوزخ میں پیاس کے وقت پیپ جیسا پانی پلایا جائے گا جو لوگ خدا پر ایمان نہ لائے ان کے نیک اعمال آخرت میں کچھ کام نہ آئیں گے۔

۴۔ روز محشر جب حساب و کتاب ہو چکے گا، جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے کا فیصلہ ہو جائے گا، اس وقت شیطان کو الزام دیں گے کہ تو نے اس مصیبت میں گرفتار کرایا۔ کافروں کے دردناک انجام اور مومنوں کے خوشگوار انجام کا ذکر۔ نیکی کی مثال ایسے درخت کی طرح ہے جس کی جڑیں زمین میں اور شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہوں اور جو کبھی پھل سے خالی نہ ہوتا ہو اور گندی بات کی مثال ایسے درخت کی سی ہے جس کی جڑیں بھی کھوکھلی ہوں اور اوپر سے بھی ٹنڈ منڈ (بے شاخ) ہو۔

۵۔ اللہ نے مشرکین مکہ کے سرداروں پر کیسے کیسے احسانات کئے مگر وہ لوگ پھر بھی اللہ کی ناشکری پر کمربستہ ہو گئے۔ اللہ کے پیغمبر سے لڑائی کی، بالآخر خود ہی برباد ہوئے اور اپنی قوم کو بھی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ظاہر اور پوشیدہ، ہر طرح اللہ کی عبادت اور عبودیت میں لگے رہیں اور جو کچھ اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ مستحق لوگوں کو بھی دیتے رہیں۔ بارش برسنے میں ظاہری اسباب کے علاوہ قدرتی اور سماوی اسباب کو بھی دخل ہے۔ اللہ کی نعمتیں اتنی بے شمار ہیں کہ اگر سب مل کر بھی اجمالاً ہی گننا شروع

کریں تو عاجز ہو جائیں۔

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی بنیاد خالص توحید پر رکھی تھی۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کہ "اے اللہ! مکہ کو حرم امن بنا دے"۔ ابراہیمؑ کی متفرق دعائیں۔ اسماعیلؑ کی پیدائش پر اللہ کے حضور میں ابراہیم علیہ السلام کا نذرانۂ شکر۔

۷۔ اگر ظالموں کو سزا ملنے میں کچھ دیر ہو تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ ان کی حرکتوں سے بے خبر ہے۔ ظالم لوگ روزِ محشر سر اوپر اٹھائے ٹکٹکی باندھے، حیران و پریشان اِدھر اُدھر دیکھتے ہوں گے، خوف اور دہشت سے ہوش اڑے ہوں گے مگر کسی کو اپنا مددگار نہ پائیں گے۔ انبیاء کے مقابلہ میں اگلے پچھلے تمام ظالم اپنے داؤ کھیل چکے مگر حق کو دبانے کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ قیامت کے دن زمین و آسمان اپنی موجودہ ہیئت پر باقی نہ رہیں گے۔ دوزخ کے عذاب کس نوعیت کے ہوں گے؟ روزِ محشر اولین و آخرین کا حساب و کتاب جلد ہو جائے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں

سُورَۃ الحِجر

تعارف

ترتیبِ تلاوت	۱۵	ترتیبِ نزول	۵۴
مکی / مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۶
تعداد آیات	۹۹	تعداد الفاظ	۶۶۳
تعداد حروف	۲۹۰۷		

تلاوت کے اعتبار سے قرآن مجید کی پندرہویں سورت، جو مکہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کو "حجر" کے نام سے منسوب کیا۔ حجر، وادیٔ قریٰ میں مدینہ سے شام جانے والی سڑک پر ایک بستی تھی، جس کے باشندوں کا ذکر اس سورت کے آخری رکوع کی ابتدائی آیتوں میں ہے۔ اس بستی میں قومِ ثمود آباد تھی، ۹ھ ہجری میں تبوک جاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ یہاں سے گزرے تھے۔ گزرتے وقت آپؐ نے فرمایا تھا:

"یہ وہ جگہ ہے جہاں قومِ ثمود پر اللہ کی اور اس کے پیغمبر کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب نازل ہوا تھا، یہاں سے جلدی سے گزر رو۔"

اس سورت کے مضامین میں بنیادی طور پر دو باتیں نمایاں نظر آتی ہیں۔ ایک یہ

کہ قرآن ایک واضح حجت ہے، جو لوگ اس کو جھٹلا رہے ہیں، انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو، ایک دن آئے گا جب وہ اپنی بدبختی پر ماتم کریں گے۔ کسی قوم کو ڈھیل اور مہلت دینے کا اللہ کی طرف سے ایک وقت معین ہے۔ جب وہ وقت پورا ہو جائے گا تو اللہ کی گرفت ان کی طرف متوجہ ہو گی۔

نبی کریم علیہ السلام کو دعوتِ حق دیتے ایک مدت گزر چکی ہے اور مخاطب قوم کی مسلسل ہٹ دھرمی اور انکار وجحود کی حد ہو گئی ہے، آپؐ اس صورت حال سے دل شکستہ ہو رہے ہیں، ان حالات میں اللہ تعالیٰ آپؐ کو تسلی دے رہے ہیں اور آپؐ کی ہمت بندھا رہے ہیں کہ ابھی ان لوگوں سے درگزر کرو۔ ان کے کیئے کا سارا انجام ان کے سامنے آ جائے گا۔ خدا نے قرآن کی صورت میں جو نعمتِ عظیم آپؐ کو بخشی ہے وہ آپؐ کے لیئے کافی ہے۔ تم ان لوگوں کی پروا نہ کرو۔ اللہ کی تسبیح و تہلیل اور نماز میں مشغول رہو۔ فتح و کامرانی کی صبح طلوع ہوا چاہتی ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن حکیم کی آیتیں روشن دلیلوں، واضح بیانات اور فیصلہ کن حکموں پر مشتمل ہیں۔ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب خدا، رسول اور قرآن کے منکر حسرت کریں گے کہ کاش آج ہم مسلمان ہوتے۔ جتنی قومیں اور بستیاں ہلاک کی گئیں، اللہ کے علم میں ان کا وقت معین تھا۔ حق کو ماننے والوں کے لیئے اللہ تعالیٰ کی کافی نشانیاں موجود ہیں۔ جنہوں نے نہ ماننے ہی کا فیصلہ کر لیا ہو، ان کے لیئے کوئی دلیل کارگر نہیں۔ قرآن کے اتارنے والے اللہ جل شانہٗ ہیں اور انہی نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

۲۔ اللہ نے آسمانوں کو ستاروں سے زینت بخشی۔ آسمانوں پر شیطان کا کچھ عمل دخل نہیں چلتا۔ اللہ نے مخلوق کے لیئے زمین میں معیشت کے اسباب پیدا فرما دیئے۔

ہر چیز کے خزانے اللہ کے پاس ہیں، اللہ جو چیز جتنی مقدار میں چاہے پیدا کرے، اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

۳۔ تخلیق آدم علیہ السلام کا ذکر۔ آدم علیہ السلام کے آگے فرشتوں کو سجدہ ریز ہونے کا حکم۔ ابلیس کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار۔ شیطان کو اللہ کی طرف سے قیامت تک کے لئے ڈھیل دی گئی ہے۔ شیطان پر قیامت کے دن تک اللہ کی پھٹکار اور بندوں کی طرف سے لعنت پڑتی رہے گی۔ شیطان اور اس کے ساتھیوں کے لئے دوزخ کا جیل خانہ ہے۔ دوزخ کے اوپر تلے سات طبقے ہیں۔

۴۔ جو لوگ کفر اور گناہوں سے بچتے رہیں گے ان کے لئے جنت کے حسین باغات ہیں۔ اہل جنت کو نہ کبھی کوئی بیماری آئے گی نہ دُکھ ستائے گا اور نہ کبھی موت واقع ہوگی ہمیشہ چین اور راحت کے ساتھ رہیں گے، ابراہیمؑ کو بڑھاپے میں بیٹے کی خوش خبری۔

۵۔ قوم لوط کو عذاب دینے کے لئے فرشتوں کا آنا حضرت لوط علیہ السلام کا انہیں نہ پہچاننا۔ قوم لوط پر عذاب نازل کئے جانے کا ذکر۔ قوم لوط پر جب عذاب نازل ہوا تو ان کی بستیاں الٹ دی گئیں۔ قوم لوط کے قصے میں عبرت اور نصیحت کی بے شمار داستانیں ہیں۔

۶۔ ایک نبی کا جھٹلانا سب نبیوں کا جھٹلانا ہے۔ مال و دولت، مضبوط اور عالیشان عمارتیں ظاہری اسباب و وسائل اور جسمانی قوت، غرض کوئی چیز بھی اللہ کے عذاب کو نہ ٹال سکے گی۔ یہود، نصاریٰ اور دوسرے دشمنانِ خدا کو جو چند روزہ دنیاوی سازوسامان دیا ہے اس سے مسلمانوں کو ملول ہونے کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں کو اللہ نے قرآن جیسی دولت دی ہے جس کے آگے دنیا کی تمام دولتیں ہیچ ہیں۔ جو لوگ رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں وہ اپنا انجامِ بد خود ہی دیکھ لیں گے۔

سورۃ النّحل

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۶	ترتیب نزول	۷۰
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱۶
تعداد آیات	۱۲۸	تعداد الفاظ	۱۸۷۱
تعداد حروف	۷۹۷۴		

اس سورت کا نزول مکی زندگی کے آخری ایام میں ہوا۔ اس کے رکوع نمبر ۹ میں شہد کی مکھی کا ذکر ہے۔ عربی میں شہد کی مکھی کو "نحل" کہتے ہیں، اس کے ذکر کی مناسبت سے اس کا نام "سورۃ النحل" رکھا گیا۔

اس سے پہلی سورت 'سورۂ حجر' نبی علیہ السلام کے لئے تسلی کے اس مضمون پر ختم ہوئی تھی کہ آج جو لوگ تمہاری دعوتِ حق کا مذاق اڑا رہے ہیں اور تمہاری باتوں کو بادر ہوا باتیں سمجھ رہے ہیں، ان کے تمسخر اور استبداد سے دل برداشتہ نہ ہو، ان متکبرین اور منکرینِ حق سے نمٹنے کے لئے اللہ کافی ہے۔ کسی تمہید کے بغیر متکبرین سے خطاب کے ساتھ اس سورت کا بھی آغاز ہوا یعنی: "عذاب کے لئے اللہ کا حکم آ پہنچا، تمہیں جلدی میں پڑنے کی ضرورت

نہیں، یہ لوگ اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ جن کو خدا کا شریک بناتے ہیں اور اپنا مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ انہیں خدا کی گرفت سے بچالیں گے وہ ہرگز انہیں خدا کی گرفت سے نہیں بچا سکتے، اللہ ان باتوں سے (کسی کے شرک سے) اعلیٰ و برتر ہے، اس کا کوئی شریک وسہیم نہیں۔"

سورت کا آغاز تہدید آمیز اور محکم انداز سے شروع کرنے کی وجہ ظاہر ہے کہ مشرکین مکہ بار بار نبی علیہ السلام سے کہتے تھے کہ "جب ہم تمہیں کھلم کھلا جھٹلا چکے ہیں، تمہاری مخالفت پر پوری شدومد سے کمربستہ ہیں، پھر خدا کا وہ عذاب کیوں نہیں آجاتا تم جس کا حوالہ دیتے رہتے ہو" اس بات کو وہ اس طرح دہراتے تھے جیسے منکرین وملحدین پر خدا کا عذاب نہ آنا ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر برحق نہ ہونے کی دلیل ہے، اُن کے اس غرور اور گھمنڈ کو دیکھتے ہوئے ایک انتہائی تلخ، حکمانہ اور تہدید آمیز اندازِ بیان اختیار کیا۔

اس کھلی زجر و توبیخ کے بعد توحید اور دعوتِ حق کے دلائل وشواہد کا بیان شروع ہوتا ہے۔ باطل پر اصرار اور حق کے مقابلے میں غرور اور روگردانی کے عبرتناک نتائج سے ڈرایا جاتا ہے۔

منکرین حق کے دلوں میں جو شکوک وشبہات تھے اور جن اعتراضات کو وہ ہمیشہ دہراتے رہتے تھے، ایک ایک کرکے ان کا جواب دیا گیا ہے۔

ان اخلاقی اور عملی تغیرات کا اجمالی مگر دل نشین پیرائے میں ذکر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دینِ حق لوگوں کی زندگی میں لانا چاہتا تھا۔

اس امر کی طرف اشارہ کہ یہ محض اللہ کی مہربانی اور شانِ عفو وکرم کی جلوہ گری ہے کہ انسانوں کے بُرے اور شرمناک کرتوتوں کے باوجود عذاب نازل نہیں کرتا، ڈھیل دیئے جاتا ہے۔ البتہ قیامت کے دن مہلت کا کھاتہ بند ہو جائے گا، جس نے جو کچھ

کیا ہے اِس کو اس کا اچھا یا بُرا بدلہ مل جائے گا۔ ہر شخص کے اعمال پر سچے اور پکے گواہ ہوں گے اور لوگ جان لیں گے کہ ان کے بارے میں جو فیصلہ ہوا ہے وہ برحق ہے۔ اٹکل اور تخمینے سے کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

اوامر میں عدل، احسان اور عزیز و اقارب کے حقوق کی پاسداری کا ذکر و رغبت اور نواہی میں فحشاء، منکر اور بغی سے بچنے کی تاکید۔ اشارۃً ہجرت کا ذکر۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ خدا کا یہ حکم کہ پیغمبر کی جماعت غالب اور فتح یاب ہو گی اور مخالف اپنے تمام تر ظاہری اسباب و وسائل کے باوجود مغلوب اور ذلیل و خوار ہوں گے۔ اللہ جل شانہٗ وحی صرف ان بندوں پر نازل فرماتے ہیں جنہیں اپنی مخلوق میں سے پیغمبری کے لئے چن لیتے ہیں۔ زمین و آسمان کا منظم اور درست نظام اللہ کی وحدانیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ گائے، بیل، اونٹ، بکری، بھیڑ، اللہ نے سب انسان کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اللہ اس بات سے عاجز نہیں کہ ساری دنیا کو ایک ہی راہ پر لگا دیتا۔ مگر اس کی حکمت اس کا تقاضا نہیں کرتی۔

۲۔ اللہ نے پینے کے لئے پانی اور جانوروں کے چرنے کے لئے گھاس اور نباتات پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ ایک ہی پانی سے مختلف قسم کے پھل، میوے اور درخت اگاتا ہے۔ اس میں غور کرنے والوں کے لئے اللہ کی قدرت کی کھلی نشانیاں ہیں۔ رات، دن، چاند، سورج اور ستارے سب اللہ کے حکم سے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ نے انسانوں کے فائدے کے لئے زمین میں رنگ برنگی چیزیں پھیلا دی ہیں۔ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر، سربفلک پہاڑ، ریگزاروں اور پتھروں میں بہتی ہوئی ندیاں اور لق و دق صحرا، ان سب میں اہل فکر و نظر کے لئے اللہ کے

وجود اور اس کی وحدانیت کی زبردست نشانیاں ہیں۔ جو ذات ایک مچھر اور مکھی جیسی حقیر چیز پیدا کرنے پر قادر نہیں اس کو معبود ماننا حماقت اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۔ خدا کی دلیلوں اور نشانیوں میں وہی فکر و تامل کرتا ہے جسے اپنی عاقبت کی فکر اور انجام کا ڈر ہو۔ غرور اچھی اور پسندیدہ چیز نہیں، اس کا برا نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ کافروں کی جو بھی کھلی اور چھپی چالیں ہیں اللہ ان سب کو اچھی طرح جانتا ہے۔

۴۔ لوگوں کو گمراہ کرنے اور حق کو پست کرنے کے لئے جو تدبیریں آج کی جا رہی ہیں اس سے پہلے تمام انبیاء کے مقابلے میں کی جاتی رہیں۔ اللہ کے دشمنوں نے مکر و فریب کے اونچے اونچے محل تعمیر کئے مگر اللہ کے ایک ہی حکم سے وہ زمین پر آ رہے۔ قیامت کے دن اللہ مشرکوں کو رسوا کرے گا اور کہے گا "وہ کہاں ہیں وہ جن کو تم میرا شریک ٹھہراتے تھے اور ان کی حمایت میں میرے پیغمبروں سے جھگڑتے تھے"؟ قیامت کے دن کسی کا مکر اور جھوٹ نہ چل سکے گا۔ اللہ کو سب کی حرکتوں کا پورا علم ہے۔ جن لوگوں نے دنیا میں بھلائی کی اور پیغمبروں کی بات مانی انہیں خدا کے یہاں سے اس بھلائی کا خوشگوار پھل مل کر رہے گا۔

۵۔ مشرکوں کے ان باطل عذروں اور لچر دلیلوں کا رد جو وہ اپنے شرک کا جواز ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے تھے۔ اللہ نے توحید اور ہدایت کی تلقین کے لئے ہر امت میں رسول بھیجے اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول الثقلین بنا کر بھیجا۔ جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی راہ ہدایت پر نہیں لاسکتا۔ موت کے بعد دوسری زندگی ضرور دی جائے گی۔ کافروں کے انکار اور اٹکل پچو باتوں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ٹل نہیں سکتا۔ کسی چیز کو پیدا کرنے کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کے ارادے کی دیر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے "کُن" (ہو جا) کہا اور وہ ہوگئی۔

۶۔ جن لوگوں نے حق کی خاطر ظلم و ستم سہنے کے بعد اللہ کے لئے اپنا وطن اور گھر بار

چھوڑ دیا۔ انہیں اس قربانی اور وفا داری کا صلہ یقیناً مل کر رہے گا۔ نبی علیہ السلام سے پہلے بھی اللہ نے دنیا میں رسول بھیجے تاکہ لوگوں کو اللہ کے احکام اور بدی کے انجام سے آگاہ کریں۔ نافرمانوں پر عذاب بھیجنے کے لئے اللہ کو کسی اہتمام کی ضرورت نہیں۔ وہ ان کو جب اور جس طرح چاہے پکڑے، اور یہ لوگ عاجز و بے بس ہو جائیں۔

۷۔ تمام کائنات اللہ کے سامنے عاجز و مقہور ہے، اس لئے ہر ایک کو اسی کی عبادت اور بندگی کرنی چاہیئے۔ نیک و بد کا دائمی بدلہ اللہ ہی کی طرف سے ملے گا۔ سب بھلائیاں اور نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں سختیوں اور مصیبتوں سے صرف اللہ ہی بچانے والا ہے۔ جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی نیاز ٹھہراتے ہیں ان سے ضرور اس کی باز پرس ہو گی۔ اللہ اگر چاہے تو گستاخوں کو ہاتھوں ہاتھ سزا دے سکتا ہے، مگر وہ زبردست حکمت والا ہے۔

۸۔ اگر اللہ جل شانہٗ لوگوں کی گستاخیوں اور گناہوں پر دنیا میں فوراً پکڑتا اور سزا دینا شروع کر دیں تو چند گھنٹے میں دنیا کی یہ آبادی ختم ہو جائے۔ قرآن حکیم اس لئے اتارا گیا ہے کہ جن سچے اصول میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں، ان سب کو وضاحت اور تحقیق کے ساتھ بیان کر دے۔ قرآن کا فیصلہ تو سب کے لئے ہے لیکن اس کی ہدایت سے نفع اٹھانا انہی کا حصہ ہے جو اس فیصلہ کو صدق دل سے تسلیم کریں۔

۹۔ گائے، بھینس، اونٹنی اور بکری میں اللہ نے لوگوں کے لئے سامان عبرت رکھ دیا کہ وہ گوبر اور لہو کے بیچ میں سے ستھرا اور لذیذ دودھ دیتے ہیں۔ خدا نے انسان کی جسمانی زندگی کے لئے کیسے کیسے سامان مہیا کئے، دودھ اور پھلوں جیسی نعمتیں اتاریں، مگر انسان پھر بھی منعم حقیقی کے احسانات بھلا کر دوسروں کے پیچھے لگ جاتا ہے، شہد بہت سی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔

۱۰۔ خدا کی دی ہوئی روزی اور بخشش سب کے لئے برابر نہیں، استعداد اور حالات

اعتبار سے اللہ نے اپنی حکمت و مصلحت سے کسی کو زیادہ دی اور کسی کو کم۔ اللہ نے نوع انسان ہی میں سے انسان کا جوڑ پیدا کیا تاکہ ان میں الفت اور محبت قائم ہو۔ جو چیزیں نہ آسمان سے مینہ برسانے کا اختیار رکھتی ہیں اور نہ زمین سے غلہ اگانے کا، انہیں لوگ کیسے خدا مانتے ہیں؟

۱۱۔ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے، اس میں سے ہر ایک کا بھید اور پوشیدہ بات کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، قیامت کے آنے کو اچنبھا نہ سمجھو، اللہ کے لئے کوئی بات مشکل نہیں۔ اللہ نے انسان کو سوچنے، سمجھنے اور دیکھنے کے تمام ذرائع اس لئے دیئے ہیں کہ وہ خالق حقیقی کی شکر گزاری میں ہمہ تن مصروف ہو جائے۔ اللہ جل شانہٗ نے انسان کی راحت و آسائش کے لئے کائنات میں جو طرح طرح کی نعمتیں اور وسیلے پیدا کئے، ان کا ذکر۔

۱۲۔ کفر اور ناشکری کا انجام بہت ہولناک ہوگا۔ مجرم جب اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھیں گے تو توبہ اور اپنے کئے کی تاویل کرنا چاہیں گے، مگر اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ کسی تاویل اور عذر سے سزا میں کمی ہو سکے گی۔ کافر لوگ جب اس عذاب کو دیکھیں گے جو اللہ نے ان کے لئے تیار کر رکھا ہے، تو مارے دہشت کے وہ سارا طمطراق اور فوں فاں کافور ہو جائے گی جو دنیا میں دکھاتے پھرتے تھے۔ قرآن کریم میں تمام علوم، ہدایت، اصول دین اور فلاح دارین سے متعلق ضروری امور کا مکمل بیان موجود ہے۔

۱۳۔ اللہ جل شانہٗ انصاف کرنے، بھلائی کرنے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا حکم کرتے ہیں، اور بے حیائی، سرکشی اور نامعقول باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اللہ کا بھی عہد پورا کرو اور جو عہد و پیمان لوگوں سے باندھتے ہو انہیں بھی پورا کرو۔ جب کسی بات پر قسم کھاؤ تو اسے پورا کرو۔ معاہدوں اور قسموں کو فریب، دغابازی اور

مکاری کا آلہ مت بناؤ۔ لوگوں کے پاس جو بھی کچھ ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو
اللہ کے پاس ہے وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔ جب قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود
سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

۱۴۔ مکہ کے یہودی اور مشرک قرآن کی بعض آیتیں منسوخ ہونے کے متعلق لوگوں کے دلوں
میں جو شبہے اور وسوسے ڈالتے تھے، اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان کا جواب۔ جو لوگ
اللہ کی باتوں پر یقین نہیں کرتے، ان کے لئے آگے چل کر دردناک عذاب ہے۔ جو شخص
اللہ پر ایمان لانے کے بعد کسی شیطانی وسوسے سے متاثر ہو کر یا دنیاوی نفع کی خاطر
ابدی صداقت سے پھر جائے، اس کے لئے اللہ کا غضب اور ہولناک عذاب ہے
جو لوگ اپنی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں سے خدا کی بخشی ہوئی قوتیں تباہ کر ڈالیں
اور چند روزہ دنیا کو اپنا قبلۂ مقصود بنالیں، ان سے بڑھ کر خسارے والا کون
ہوگا؟۔

۱۵۔ ایک دن یقیناً ایسا آئے گا کہ کوئی کسی کی طرف سے نہ بول سکے گا۔ ماں، باپ،
بھائی، بہن، بیوی، اولاد، سب دھرا رہ جائے گا۔ حساب وکتاب (قیامت) کے
دن نہ نیکی کے ثواب میں کمی ہوگی اور نہ بدی کی سزا اس کے استحقاق سے زائد دی جائے
گی۔ جس کو اللہ کی پرستش کا دعویٰ ہو اسے چاہیئے کہ اللہ کی دی ہوئی حلال چیزوں سے نفع اندوز
ہو، حلال کو حرام نہ سمجھے اور ہر لمحہ اس کی شکر گزاری میں لگا رہے۔ ان چیزوں کا بیان جن
کا کھانا حرام ہے۔ اللہ نے جو چیز حلال کر دی اسے حلال جانو اور جو حرام کر دی اسے حرام
سمجھو۔ اپنی طرف سے حلال وحرام میں ردّ و بدل نہ کرو۔

۱۶۔ مشرکین مکہ کو خطاب کہ تم اپنے آپ کو دین ابراہیمی پر کہتے ہوئے بھی اللہ کے حکموں میں
ردوبدل کرتے ہو اور اللہ کی ناسپاسی کرتے ہو، حالانکہ ابراہیم علیہ السلام تو اللہ کے
کامل فرمانبردار اور بڑے عابد و شاکر بندے تھے۔ دعوت الی اللہ کے حکیمانہ طریقے۔

انسان خدا کے ذکر سے جس قدر تقویٰ، پرہیزگاری اور نیکی اختیار کرے گا اتنی ہی اللہ کی مدد اس کے شامل حال ہوگی۔

۱۷۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کے شب معراج میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جانے کا ذکر۔ نبی کریم علیہ السلام کے فضل و کرم کا ذکر حضرت موسیٰؑ پر توریت نازل کرنے کا ذکر۔ بنی اسرائیل کی ظلم و سرکشی اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر عذاب نازل ہونے کی پیش گوئی۔ قرآن لوگوں کو سب سے بڑی بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور بدی کے بُرے نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۷	ترتیب نزول	۵۰
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱۲
تعداد آیات	۱۱۱	تعداد الفاظ	۱۵۸۲
تعداد حروف	۶۷۱۰		

سورت کے چوتھے رکوع میں ہے " وقضینا الیٰ بنی اسرائیل فی الکتاب" (ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے فیصلے سے کتاب میں آگاہ کر دیا تھا)۔ اسی سے سورت کا نام ماخوذ ہے موضوع بحث بنی اسرائیل نہیں ہیں۔

پہلی ہی آیت اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ اس کا نزول معراج کے فوراً بعد ہوا۔ روایات سے اس کی وضاحت ہوتی ہے کہ معراج کا واقعہ ہجرت نبویؐ سے ایک سال پہلے پیش آیا۔ پہلی آیت کے پہلے فقرہ کی مناسبت سے اس سورت کو "سورۃ الاسراء" بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی ابتداء یوں ہوئی ہے " سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ"

پچھلی سورت میں عمومی طور پر مشرکین کو تہدید اور توبیخ تھی۔ اس سورت میں خاص طور

پھر بنی اسرائیل کو مخاطب کیا گیا ہے کہ اگر تم اس غرّے میں مبتلا ہو کہ اللہ کے محبوب اور چہیتے ہو تو یہ تمہاری خود فریبی ہے۔ تم اپنی تاریخ دیکھو، وہ خود گواہی دے گی کہ جب بھی تم نے حق سے روگردانی کی، فخر اور غرور کی راہ پر گامزن ہوئے تم پر خدا کی سخت مار پڑی ہے۔ خدا کی رحمت کے مستحق تم صرف اسی وقت ہوئے جب تم نے صلاح و تقویٰ اختیار کیا اور کج بحثی سے باز رہے۔ اگر اب تم فوز و فلاح سے ہمکنار ہونا چاہتے ہو تو اس پیغمبر کی پیروی کرو جو تمہیں اسی حق کی دعوت دے رہا ہے جو توریت کے ذریعے تم پر پیش کیا گیا تھا۔

معراج کے واقعہ کا ذکر کر کے مشرکین مکّہ اور بنی اسرائیل دونوں پر یہ حقیقت واضح کر دی کہ اب مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ دونوں کی امانت خائنوں سے چھین کر اس نبیؐ اُمّیؐ کے حوالے کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

انتہائی خوبصورت اور دلنشین پیرائے میں سمجھایا گیا ہے کہ انسانی سعادت و شقاوت اور فلاح و خسران کا دار و مدار کن چیزوں پر ہے۔ توحید، معاد، نبوت و رسالت اور قرآن کے برحق ہونے کی دلیلیں۔ ان بنیادی حقیقتوں کے بارے میں مشرکین مکہ جو اعتراضات کرتے تھے، ضمناً ان کے جوابات۔

اخلاق اور تہذیب و تمدن کے وہ بنیادی اصول جن پر زندگی کے پورے نظام کو قائم کرنا دعوتِ محمدیؐ کے پیشِ نظر تھا۔

پچھلی سورت میں ہجرت کا ذکر اشارۃً تھا، اس میں واضح طور پر ہجرت کا ذکر کیا گیا اور اس کے لئے جن تیاریوں کی ضرورت تھی ان کے بارے میں نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کو ایسے انداز میں ہدایات دی گئیں جس سے یہ نمایاں ہو رہا ہے کہ اب اس کا وقت بہت قریب ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کے شب معراج میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جانے کا ذکر، نبی کریم

علیہ السلام کے فضل و شرف کا بیان۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کرنے کا ذکر۔ بنی اسرائیل کی ظلم و سرکشی اور پھر اس کے نتیجہ میں ان پر عذاب نازل ہونے کی پیش گوئی۔ قرآن لوگوں کو سب سے بڑی بھلائی کی طرف بلاتا ہے اور بدی کے بُرے نتائج سے آگاہ کرتا ہے۔

۲۔ انسان بڑا جلد باز ہے۔ وہ کسی چیز کی ظاہری ٹیپ ٹاپ کو دیکھ کر فیصلہ کر لیتا ہے متانت اور تحمل کے ساتھ بدی کے دور رس نتائج پر غور نہیں کرتا۔ رات کا اندھیرا، دن کا اجالا، سورج کی گرمی اور چاند کی ٹھنڈک یہ سب اللہ کی قدرت کاملہ کے نمونے ہیں۔ چاند، سورج کے طلوع و غروب سے مہینوں اور سالوں کی گنتی اور بہت سے چھوٹے بڑے حساب متعلق ہیں۔ خدا نے سب کو سیدھی راہ بتا دی جو نہیں چلے گا وہ گناہوں کا بوجھ اپنے سر پہ لے جائے گا۔ اللہ کسی کو بے قصور نہیں پکڑتا۔

۳۔ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم۔ والدین کی تعظیم، خدمت اور تواضع خلوص دل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اللہ ہر ایک کی نیت کا حال جانتا ہے۔ عزیزوں، رشتہ داروں کی ہر قسم کی مالی و اخلاقی مدد کرو۔ انسان کو اپنے خرچ میں اور دوسروں کی مدد میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لینا چاہیئے۔

۴۔ بھوک اور افلاس کے ڈر سے اولاد کو قتل نہ کرو، رزق دینے والے اللہ ہیں۔ زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو، وہ سخت بے حیائی کی چیز ہے۔ ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے یتیم کے مال میں گڑبڑ نہ کرو، عہد و پیمان کی پاسداری کرو۔ لین دین میں پورا ناپو اور پورا تولو۔ نہ بے تحقیق بات منہ سے نکالو اور نہ کسی کی اندھا دھند پیروی کرو۔ اترا کر نہ چلو۔

۵۔ قرآن حکیم مختلف عنوانوں اور رنگ برنگے دلائل سے مشرکوں کو ہدایت کی تلقین کرتا

ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی توحید کے دلائل۔ ساتوں آسمان اور زمین اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ جو لوگ قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے اللہ ان کے دلوں اور عقلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں ان کے مدلل جوابات۔

۶۔ نصیحت کے وقت دل آزار اور اشتعال انگیز بات نہ کرنی چاہیئے۔ شیطان ایک دوسرے کو ابھار کر لڑائی کراتا ہے۔ اللہ اپنے علم محیط کے موافق ہر ایک سے معاملہ کرتے ہیں۔ اللہ نے بعض انبیاء کو انبیاء پر فضیلت دی۔ مشرک جن ہستیوں کو اپنا خدا اور معبود سمجھ کر پکارتے ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ وہ نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ کوئی بلا ٹال سکتے ہیں۔

۷۔ فرشتوں کو حکم دینا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ شیطان کا آدم کو سجدہ کرنے سے انکار۔ بارگاہِ ایزدی میں شیطان کا یہ اعلان کہ میں قیامت تک اولادِ آدم کو بہکاتا رہوں گا۔ شیطان جو سبز باغ دکھاتا ہے اس سے فریب کھانا احمق کا کام ہے۔ شیطان کے سب وعدے دھوکہ اور فریب پر مبنی ہیں۔ مصیبت کو ٹالنے والا سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے ہر ہر قدم پر نفع کے سامان پیدا کر دیئے اور ترقی کی راہیں کھول دیں تاکہ ان سے بہرہ ور ہو کر اللہ کا شکر بجا لائیں۔ اللہ نے بنی آدم کو دوسری مخلوقات پر کئی طرح سے برتری عطا کی۔

۸۔ قیامت کے دن ہر فرقہ اس قائد اور سردار کی معیت میں حاضر ہوگا جس کی وہ دنیا میں پیروی کرتا تھا۔ اللہ جل شانہٗ کسی کے ساتھ ایک باریک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کریں گے۔ جو شخص اس دنیا میں ہدایت کی راہ سے اندھا رہا، وہ آخرت میں بھی جنت کے راستے سے اندھا ہی رہے گا۔ انبیاء کی عصمت کے کفیل اور ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہیں۔ جس بستی کے لوگوں نے اللہ کے نبی کو نکالا، اللہ نے خود انہی کو وہاں سے نکال دیا۔

۹۔ نبی علیہ السلام کو نماز تہجد پڑھنے کا حکم اور نماز تہجد کی فضیلت۔ قرآن کے ذریعے اللہ جل شانہٗ نے ایسی چیز نازل کی ہے جو مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے، ہر شخص اپنے طریقے کے مطابق عمل کرتا ہے۔

۱۰۔ روح، اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ایک امر اور شان ہے، لوگوں کو اس کے بارے میں بہت ہی کم علم ہے۔ اگر کائنات کے تمام جن اور انسان بھی جمع ہو جائیں تب بھی قرآن جیسی کتاب بنا کر نہ لاسکیں گے۔

۱۱۔ نبی علیہ السلام کے بشر ہونے پر کافروں اور مشرکوں کا اعتراض اور اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اس کا جواب۔ جس کو خدا ہدایت کی توفیق دے وہ ہدایت یاب ہے۔ اور جس کو خدا گمراہ کر دے اس کا کوئی ساتھی اور مددگار نہیں۔ نافرمانوں کو قیامت کے دن اندھا، گونگا اور بہرا بنا کر اٹھایا جائے گا۔ رحمت و مغفرت کے خزانے اگر لوگوں کے ہاتھ میں ہوتے تو وہ انہیں کبھی خرچ نہ کرتے۔

۱۲۔ موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات عطا کئے جانے کا ذکر۔ قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ قرآن کو تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا گیا تاکہ لوگوں کو پورے طور پر پہنچ جائے۔ کوئی قرآن پر ایمان لائے یا نہ لائے وہ اپنی جگہ حق اور اٹل ہے۔ اہل ایمان پر قرآن کی تلاوت خشوع اور گریہ زاری طاری کر دیتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں۔

◉

سُورۃ الکہف

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۸	ترتیب نزول	۶۹
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱۲
تعداد آیات	۱۱۰	تعداد الفاظ	۱۶۰۸
تعداد حروف	۶۶۲۰		

سورۂ کہف کے مضامین اس بات کی نشان دہی کر رہے ہیں کہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہونے والی سورت ہے۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکین مکہ دعوتِ حق کو دبانے کے لئے استہزاء، اعتراضات، تخویف اور بہتان تراشی جیسے تمام حربے آزما چکے تھے، اب ان کی مخالفت ظلم و ستم، مار پیٹ اور معاشی دباؤ کے دائرے میں داخل ہو چکی تھی۔ ان کے ان حربوں کی وجہ سے کچھ مسلمان حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ مکہ میں جو مسلمان بچ گئے تھے ان کو اور خود نبی کریم علیہ السلام کو ان کے افراد خانہ کے ساتھ مشرکین نے شعب ابی طالب میں محصور کر کے ان کا مکمل معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کر دیا۔ آپ کی رفیقۂ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مشفق چچا ابوطالب کے انتقال کے ساتھ یہ جانکاہ دور ختم ہوا۔ لیکن مکہ کی زندگی آپ کے لئے پھر بھی آزمائشوں

سے اتنی بڑھی کہ آپؐ کو اپنا یہ عزیز ترین شہر، اپنا مولد و مسکن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑا۔ آپؐ بحکم الٰہی اپنے مخلص اور جاں نثار ساتھیوں سمیت مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔

ہجرت مدینہ سے قبل مکہ میں مسلمانوں کو ستایا جا رہا تھا، اس وقت انہیں اصحاب کہف کا قصہ سنایا تاکہ ان کی ہمت بندھے اور معلوم ہو کہ اہل ایمان اپنا ایمان بچانے کے لئے اس سے پہلے کیا مصیبتیں جھیل چکے ہیں۔

بنیادی طور پر اس سورت میں مشرکین مکہ کے ان تین سوالات کا جواب ہے جو انہوں نے نبی علیہ السلام سے ان کا امتحان لینے کے لئے کئے تھے۔ یہ قصے یہودیوں اور عیسائیوں کی سابقہ تاریخ سے متعلق تھے، مشرکین کا ان سے کوئی تعلق نہ تھا اور نہ حجاز میں ان کا کوئی چرچا تھا۔ اہلِ کتاب کے مشورے سے یہ سوال کئے گئے تاکہ حضور علیہ السلام کو آزمائیں کہ کیا واقعی آپؐ پر وحی آتی ہے اور آپؐ ماضی بعید اور مستقبل کی باتیں بتا سکتے ہیں۔؟

پہلا سوال اصحاب کہف کے بارے میں تھا کہ یہ کون تھے۔ دوسرا سوال حضرت خضر کے بارے میں تھا کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔ اور تیسرا سوال ذوالقرنین کے متعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ ان کے سوالات کے جوابات اپنے محبوب نبی کی زبان سے دلوائے بلکہ ان قصوں کو اس صورت حال پر چسپاں کر دیا جو اس وقت مکہ میں اللہ کے پرستاروں اور دشمنوں کے درمیان درپیش تھی۔

مشرکین کے سوالات کا جواب دینے اور ان کے سوالات کو خود انہی پر الٹ دینے کے بعد اختتام کلام پر پھر انہی باتوں کو دہرایا گیا جو ابتدائے سورت میں بیان ہوئی تھیں یعنی توحید اور آخرت، سرتاسر حق ہیں۔ لوگوں کی اپنی فوز و فلاح، ان کو ماننے میں ہے۔ عقیدوں کی درستی کے بغیر اعمال اکارت جائیں گے اور آنے والی زندگی میں بجز کفِ افسوس ملنے کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن میں کوئی پیچیدگی نہیں، سیدھی اور سلیس کتاب ہے جو نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتی اور مومنوں کو ان کے ایمان اور فرماں برداری پر اچھے بدلے کی خوش خبری سناتی ہے۔ زمین پر جو بھی کچھ ہے وہ ایک دن نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اصحاب کہف کے غار میں جانے کا ذکر۔

۲۔ اصحاب کہف کا قصہ۔ یہ لوگ بڑے ہدایت یافتہ اور مضبوط دلوں کے مالک تھے۔

۳۔ اصحاب کہف کے حالات سے اس لئے خبردار کر دیا کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اصحاب کہف کے بارے میں جھگڑا نہ کرو کہ وہ کتنے تھے، اللہ ہی ان کے صحیح عدد سے واقف ہے۔ اصحاب کہف کے جتنے حالات قرآن نے بیان کر دیئے ان سے زیادہ کی کھوج میں نہ پڑو۔

۴۔ جب کسی کام کی نسبت یہ کہو کہ "میں اسے کل کروں گا" تو اس کے ساتھ انشاءاللہ بھی ملا لو۔ اگر اتفاق سے خدا کا نام لینا اس وقت بھول جاؤ تو بعد میں لے لو۔ اصحاب کہف تین سو نو برس غار میں رہے۔ اللہ کی جو کتاب بندوں کی طرف بھیجی گئی ہو، اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ جن لوگوں نے دنیا میں کفر اور ظلم کیا ان کے لئے آخرت میں دوزخ کی ہولناک آگ ہے، جہاں ان کی پیاس کھولتے ہوئے پانی سے بجھائی جائے گی۔ جو لوگ ایمان لائے اور دنیا میں نیک عمل کئے ان کے لئے آخرت میں طرح طرح کی نعمتیں ہیں۔

۵۔ ایسے دو آدمیوں کا قصہ جن کو اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا۔ ایک نے اللہ کی ناشکری کی اور دوسرا اللہ کا شکر بجا لایا۔

۶۔ دنیا کی زندگی اور رونق و زینت کی مثال۔ قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے صف بستہ لائے جائیں گے اور ان کے سامنے ان کے اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی۔ مجرم اور گنہگار اپنا نامۂ اعمال دیکھ کر تعجب سے کہیں گے "اُف اس میں تو کوئی بھی چھوٹی بڑی بات ایسی نہیں جو نہ لکھ رکھی ہو" اللہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

۷۔ آدم و ابلیس کا قصہ۔ گنہگار دوزخ کو دیکھیں گے تو سمجھ لیں گے کہ یہ ہمارا ٹھکانہ ہے۔ مجرم اور گنہگار دوزخ سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں پائیں گے۔

۸۔ قرآن میں اللہ نے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ دنیا میں پیغمبروں کو بھیجنے کے مقاصد۔ اس سے بڑھ کر ظالم اور بدبخت کون ہوگا جس کو اللہ کا کلام سنایا گیا اور اس نے منہ پھیر لیا۔

۹۔ مچھلی کے دریا میں چلے جانے سے حضرت موسیٰ کا منزلِ مقصود کو پہچاننا۔ اس مقام پر حضرت خضر سے ملاقات۔ حضرت موسیٰؑ کی طرف سے ساتھ چلنے کی خواہش اور صبر و ضبط کی پیش کش۔ حضرت خضر کی طرف سے انہیں سوال نہ کرنے کی ہدایت۔

۱۰۔ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ۔ موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق پیش آنے والے واقعات پر خاموش نہ رہنا۔ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کی آپس میں جدائی۔ جو کام خدا تعالیٰ کے حکم سے کرنا ضروری ہو مقربین کے لئے اس پر مزدوری لینا جائز نہیں۔

۱۱۔ ذوالقرنین بادشاہ کا قصہ۔ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو دونوں باتوں پر قدرت دی تھی، چاہے لوگوں کو ستائے اور چاہے عدل و انصاف کر کے نیک نام ہو جائے۔ ذوالقرنین کا اپنی رعایا کے لئے یہ اعلان کہ جو اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اسے آخرت کی بھلائی بھی ملے گی اور دنیا میں بھی اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کروں گا۔ ذوالقرنین کے سفر مشرق و مغرب کی کیفیت ذوالقرنین کے غیر معمولی اسباب و وسائل کا بیان۔ یاجوج و ماجوج کا ذکر۔

۱۲- جب یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا تو یہ سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے نکلیں گے منکرین کا یہ گمان بالکل باطل ہے کہ وہ اللہ کے خاص بندوں کی پرستش کرکے انہیں اپنی حمایت میں کھڑا کرلیں گے۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ خسارے میں وہ لوگ ہوں گے جن کی ساری دوڑ دھوپ دنیا کے لئے تھی اور مادی ترقیات کو آخری معراج سمجھتے تھے۔ کافروں کی نیکیاں بھی مردہ ہیں، آگے چل کر کسی کام نہ آئیں گی۔ اللہ کے علم وحکمت کی باتیں بے انتہا ہیں۔ حضرت محمد صلعم لوگوں کی طرح انسان اور بشر ہیں۔ ہاں اللہ نے ان کو اپنے علوم حقہ اور معارف قدسیہ سے وحی کے ذریعے نوازا ہے۔

سُورۃ مریم

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۹	ترتیب نزول	۴۴
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۶
تعداد آیات	۹۸	تعداد الفاظ	۹۶۸
تعداد حروف	۳۹۸۶		

اس سورت کا نام آیت "واذکر فی الکتاب مریم" سے ماخوذ ہے، مقصد یہ ہے کہ وہ سورت جس میں حضرت مریم کا ذکر ہے۔

یہ سورت مکہ مکرمہ میں ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی ہجرت حبشہ نبوت کے پانچویں سال ہوئی تھی۔ بعض روایات میں ہے کہ جب مہاجرینِ اسلام، شاہِ حبشہ نجاشی کے دربار میں بلائے گئے تو اس وقت حضرت جعفر نے یہی سورت تلاوت کی تھی۔

اس کی تلاوت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دشمنانِ اسلام نجاشی کو مہاجرینِ اسلام کے خلاف بھڑکا رہے تھے، وہ چاہتے تھے کہ یہ لوگ مکہ سے قریش کی ایذا رسانیوں سے جان بچا کر نکل آئے اب یہاں سکون و اطمینان سے کیوں بیٹھیں۔ عمرو بن العاص نے

جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے نجاشی سے کہا کہ ، ان لوگوں سے بلا کر یہ پوچھئے کہ عیسیٰؑ ابن مریم کے بارے میں ان کا کیا عقیدہ ہے ؟ نجاشی نے مہاجرین کو بلایا ، مہاجرین کو اس بات کا علم ہو گیا تھا ، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ اگر نجاشی ، عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوال کرے تو کیا جواب دیا جائے ۔ اصحابِ رسولؐ نے فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ بھی ہو ، ہم وہی بات کہیں گے جو اللہ نے کہی اور اللہ کے رسولؐ نے ہمیں سکھائی ہے ۔ چنانچہ جب یہ لوگ دربار میں پہنچے تو نجاشی نے عیسیٰؑ ابن مریم کے بارے میں سوال کیا ، جعفر بن ابی طالب نے جواب دیا : وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ، اللہ کی طرف سے ایک روح اور ایک کلمہ ہیں جسے اللہ نے کنواری مریمؑ پر القار کیا ۔ نجاشی نے یہ سن کر زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا : خدا کی قسم تم نے جو کچھ کہا ہے عیسیٰؑ اس سے اس تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں تھے ۔ اس کے بعد نجاشی نے مسلمانوں سے کہا کہ تم پورے اطمینان کے ساتھ میرے ملک میں رہو ۔

سورت کے اس پس منظر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ مسلمان اگرچہ مظلوم پناہ گزین کی حیثیت سے ایک اجنبی ملک اور قوم میں جا رہے تھے مگر اس حالت میں بھی ان کو اللہ نے یہی تعلیم دی کہ دین کے معاملہ میں کمزوری اور منافقت نہ دکھانا ۔

مادی طور پر مٹھی بھر کمزور اور بے سہارا ، مگر ایمان اور عقیدے کے اعتبار سے چٹان سے زیادہ مضبوط مسلمانوں نے عیسائیوں کے ملک میں ان کے بادشاہ کے سامنے ان کے عقیدے کے مطابق بات نہیں کی کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں ، بلکہ قرآن نے جو کچھ کہا تھا کہ عیسیٰؑ ابن مریم ہیں ، یہی بات وہاں بھی کہی ۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ زکریا علیہ السلام کی بڑھاپے میں بیٹے کے لئے دعا ، بارگاہ ایزدی سے زکریا علیہ السلام

کی دعا قبول ہوئی اور بیٹے کی خوش خبری پہنچی، جس کا نام حق تعالیٰ نے ولادت سے پہلے ہی "یحییٰ" تجویز کر رکھا تھا۔ بندے کے نزدیک ظاہری اسباب کی رو سے کوئی چیز مشکل ہو تو ہو، مگر اللہ کے نزدیک کوئی چیز مشکل نہیں۔

۲۔ مریم علیہ السلام کا تذکرہ۔ عیسیٰ علیہ السلام کی خرق عادت طریق سے پیدائش کا ذکر۔ عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کے بعد لوگوں کی حضرت مریم سے بدگمانی۔ مریم علیہ السلام کی گود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بولنا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا نبی ہوں۔ سیدھی راہ خالص توحید کی راہ ہے۔ سب انبیاء اسی کی طرف ہدایت کرتے آئے ہیں۔ جو لوگ توحید کا انکار کر رہے ہیں انہیں ہولناک دن کی تباہی سے خبردار رہنا چاہیئے۔ نہ کسی کا مُلک باقی رہے گا اور نہ مِلک، ہر چیز مالک حقیقی کی طرف لوٹ جائے گی۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصّہ کہ انہوں نے کس طرح اپنے باپ کو شرک اور بت پرستی سے روکا۔ جو چیز دیکھتی اور سنتی بھی ہو اور مشکلات میں بھی کام آسکے مگر واجب الوجود نہ ہو تو اس کی بھی عبادت جائز نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کا اپنی قوم کی بداعمالیوں سے تنگ آکر ہجرت کا ذکر۔

۴۔ یعقوب اور اسحاق علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت میں سے بڑا حصّہ عطا فرمایا اور دنیا میں اس کا بول بالا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام، حضرت اسحاق و یعقوب کی نسل سے برگزیدہ اور اولوالعزم پیغمبر تھے۔ جس آدمی کو اللہ کی طرف سے وحی آئے وہ "نبی" ہے۔ واقعہ طور کا ذکر۔ موسیٰ علیہ السلام کی مدد اور حمایت کی خاطر ان کے بڑے بھائی ہارون کو نبوت عطا کی گئی۔ حضرت اسماعیل کی حضرت اسحاق پر فضیلت۔ اسماعیل علیہ السلام خود بھی اپنے اقوال و افعال میں پسندیدہ اور مستقیم الحال تھے اور دوسروں کو بھی ہدایت کی راہ بتلاتے تھے۔ توبہ کا دروازہ ان مجرموں کے لئے بھی بند نہیں جو گناہوں سے توبہ کر کے ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کریں۔ جنت میں لغو اور بیہودہ باتیں ہوں گی اور نہ شور و شغب

ہوگا۔ وہاں بجز امن وسلامتی کے کچھ نہ ہوگا۔

۵۔ آدمی کو دوسرے کا مذاق اڑانے سے پہلے اپنی تخلیق اور پیدائش پر غور کرنا چاہیئے۔ جو لوگ مر کر زندہ ہونے کو محال سمجھتے ہیں ان کے اشکالات کا جواب۔ منکرین قیامت کے دن انہی شیطانوں کی معیت میں آئیں گے جو دنیا میں انہیں گمراہ کرتے تھے۔ مجرموں میں جو زیادہ بدمعاش، سرکش اور اکڑباز ہوں گے انہیں قیامت کے دن الگ چھانٹ لیا جائے گا اور دوسرے مجرموں کی نسبت زیادہ سخت سزا دی جائے گی۔ دنیا کی رونقیں اللہ کے ہاں کسی کام نہ آئیں گی۔ وہاں تو صرف نیکیاں باقی رہیں گی۔

۶۔ شیطان انہی بدبختوں کو گمراہی کا بڑھاوا دیتا اور انگلیوں پر نچاتا ہے جنہوں نے خود کفر اور انکار کا شیوہ اختیار کر لیا ہے۔ اللہ نے کافروں کی رسی لمبی چھوڑ رکھی ہے۔ ان کا ایک ایک سانس اور ایک ایک عمل اللہ کے یہاں گنا جا رہا ہے، قیامت کے دن ایک ایک عمل (بد) سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اللہ نے جن کو شفاعت کا درجہ دیا ہے وہی قیامت کے روز شفاعت کریں گے۔ ایک فرد بشر بھی اللہ کی بندگی اور محکومی سے باہر نہیں ہو سکتا۔ سب کو اس کے آگے حاضر ہونا ہے۔ قرآن حکیم نہایت سہل انداز اور صاف زبان میں پرہیزگاروں کو خوش خبریاں سناتا اور بدکردار لوگوں کو ان کے برے انجام سے ڈراتا ہے۔ اللہ کو اور اس کے رسول کو جھٹلانے والی بہت سی قومیں صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں کہ ان کی لن ترانیوں کی ذرا سی بھنک بھی کہیں سنائی نہیں دیتی۔

◉

سورۃ طٰہٰ

تعارف

ترتیبِ تلاوت	۲۰	ترتیبِ نزول	۴۵
مکی/مدنی	مکی	تعدادِ رکوعات	۸
تعدادِ آیات	۱۳۵	تعدادِ الفاظ	۱۲۵۱
تعدادِ حروف	۵۴۶۶		

اس سورت کا زمانۂ نزول بھی تقریباً وہی ہے جو سورۂ مریم کا ہے، اتنی بات یقینی ہے کہ یہ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے پہلے نازل ہوئی۔ کیوں کہ جب حضرت عمر کو اپنی بہن اور بہنوئی کے قبولِ اسلام کی خبر ہوئی اور وہ غصّہ میں بھرے ہوئے وہاں پہنچے تو وہ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ ۶ نبوّت میں ایمان لائے۔

اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا ہے، جس میں اگرچہ بظاہرِ نظر کسی مخصوص حالات کی طرف اشارہ معلوم نہیں ہوتا، مگر جس ماحول میں یہ قصہ سنایا جا رہا ہے اس سے یہ بات اخذ ہوتی ہے کہ روئے سخن اہل مکہ کی طرف ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ چند حقیقتوں کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ اعلانِ عام کر کے کسی کو نبوت عطا نہیں کرتا، جس شخص کو نبوت و رسالت سے نوازا جاتا ہے، وہ ایسی ہی خاموشی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کو نوازا گیا تھا۔ اہلِ مکہ کو اس بات پر تعجب کیوں ہو رہا ہے کہ محمدؐ خاموشی کے ساتھ اللہ کے نبی بن گئے۔

جس بات کی تلقین آج محمدؐ کر رہے ہیں (یعنی توحید اور عقیدۂ آخرت کی) انہی باتوں کی تلقین موسیٰؑ بھی کرتے تھے۔

جس طرح آج محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) قریش کے مقابلے میں بے سرو سامان ہیں، اسی طرح موسیٰؑ بھی فرعون کے مقابل بے یار و مددگار تھے۔ مگر اس کے باوجود کامیاب و کامران ہوئے، ایسے ہی محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی تمام تر بے سرو سامانیوں کے باوجود آخر کار غالب و فتح یاب ہوں گے۔

جو اعتراضات آج اہلِ مکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کر رہے ہیں یہی اعتراضات فرعون نے موسیٰ علیہ السلام پر کئے تھے، لیکن خدا نے اسے کیسا ناکام کیا، ایسے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کرنے والے اور ان کو ستانے والے بُرے انجام کو پہنچیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کے پیرائے میں اُن حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو اہلِ مکہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باہمی کش مکش سے موجود تھے۔

اس کے بعد آدم علیہ السلام کا قصہ ہے، اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اے اہلِ مکہ تم جس راستے پر چل رہے ہو وہ شیطان کا راستہ ہے۔

آخر میں اہلِ حق کے لئے تسلّی و تشفی کہ گھبرانے اور بے صبر ہونے کی ضرورت نہیں، اللہ صبر کرنے والوں کا معین و مددگار ہوتا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن اس لئے اتارا گیا ہے کہ جن کے دل نرم ہوں اور خدا سے ڈرتے ہوں وہ اس کے بیانات سے نصیحت حاصل کریں۔ ایک خدا بلا شرکت غیرے آسمانوں سے زمین تک اور زمین سے تحت الثریٰ تک تمام کائنات کا خالق و مالک ہے۔ جو بات تنہائی میں آہستہ کہی جائے اور جو دل میں گزرے ابھی زبان تک نہ آئی ہو، وہ بھی اللہ کے علم سے باہر نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کا مفصل قصّہ۔ قیامت کا آنا اس لئے ضروری ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے نیک و بد کا بدلہ اور جزا مل جائے۔ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا تذکرہ۔

۲۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا۔ اللہ کے حضور میں اپنے بھائی ہارون کو اپنا وزیر یا در معین و مددگار بنانے کی درخواست۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہونے کی خوشخبری۔ موسیٰ علیہ السلام کو پیدائش کے بعد صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالے جانے کا واقعہ۔ اللہ جل شانہٗ نے موسیٰؑ کو جو معجزات عطا کئے تھے انہیں ظاہر کرنے کا حکم۔ دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت کے وقت نرم، آسان اور رقت انگیز بات کہو۔ انبیاء کی بات مان کر جو سیدھی راہ چلے گا اس کے لئے دونوں جہاں میں سلامتی ہے۔ اور جو انبیاء کی باتوں کو جھٹلائے گا یا منہ موڑے گا اس کے لئے رسواکن عذاب ہے۔

۳۔ سب کے باپ آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جن غذاؤں سے آدمی کا بدن پرورش پاتا ہے وہ بھی مٹی سے نکلتی ہیں اور مرنے کے بعد بھی عام آدمیوں کو مٹی میں مل جانا ہے۔ فرعون کو موسیٰ علیہ السلام نے سارے معجزے اور اللہ کی نشانیاں دکھائیں مگر وہ قبولِ حق کے لئے تیار نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ۔ پیغمبروں کے کسی کام میں تلبیس اور ابہام نہیں ہوتا۔ موسیٰ علیہ السلام کے آگے تمام

جادوگروں کا عاجز و درماندہ ہو کر ایمان لے آنا۔

۴۔ موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے ہجرت کرنا اور فرعون کا اپنے لاؤ لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہونا۔ من وسلویٰ کا ذکر۔ جو شخص توبہ کر لے، ایمان لے آئے اور اچھے عمل کرے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بخشش ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے توریت لینے کے لئے کوہ طور پر جانے کا ذکر۔ جو مورتی نہ کسی سے بات کر سکے اور نہ کسی کو معمولی سا بھی نفع پہنچا سکے، وہ معبود یا خدا کیسے بن سکتی ہے؟

۵۔ ہارون علیہ السلام کی طرف سے بنی اسرائیل کو توحید کی تبلیغ۔ موسیٰ علیہ السلام کا ہارون علیہ السلام کو ڈانٹنا۔ سامری کا قصّہ۔ سچا معبود صرف ایک خدا ہے جس کے سوا کسی کی بندگی عقلاً اور فطرۃً روا نہیں۔ جو شخص قرآن اور اس کی تعلیمات سے منہ پھیرے گا اس پر قیامت کے دن گناہوں کا ایسا بوجھ لادا جائے گا جو کبھی ہلکا نہ ہوگا۔ گنہگار جب محشر میں لائے جائیں گے تو اندھے ہوں گے۔

۶۔ قیامت کے دن سب پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور اللہ جل شانہٗ ان کو ریت کے ذرّوں اور روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اڑا دیں گے۔ قیامت کے دن اسی کی سفارش چلے گی جسے اللہ کی طرف سے سفارش کی اجازت ملے گی۔ قیامت کے روز بڑے بڑے سرکش متکبروں کے سر بھی اللہ کے سامنے ذلیل قیدیوں کی طرح جھک جائیں گے۔ جو ایمان لایا اور نیک عمل کئے اسے روزِ آخرت نقصان اور بے انصافی کا کوئی اندیشہ نہ ہوگا۔

۷۔ فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا انکار۔ ہبوطِ آدم وحوّا کا ذکر۔ جو آدمی اللہ کی یاد سے غافل ہو کر محض دنیا کی فانی زندگی کو سب کچھ سمجھنے لگتا ہے، اس کی گذران مکدر اور تنگ کر دی جاتی ہے۔ بظاہر سب کچھ ہوتے

ہوئے بھی اسے کوئی نہ کوئی روگ لگ جاتا ہے۔ جس نے دنیا میں اللہ کا پیغام سنا اور سن کر بہرا اور اندھا بن گیا اسے قبول نہ کیا، وہ قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

۸۔ اللہ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے۔ مجرم کو دیر تک اصلاح کا موقع دیا جاتا ہے۔ احمقوں اور شریروں کی باتوں پر دھیان نہ دو۔ صبر و سکون کے ساتھ اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو۔ دنیا میں کافروں کو عیش و عشرت کے جو سامان دیئے گئے ہیں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ اللہ کی دی ہوئی روزی بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

سورۃ الانبیاء

تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ۲۱	ترتیب نزول ـــ ۷۳
مکی/مدنی ـــ مکی	تعداد رکوعات ـــ ۷
تعداد آیات ـــ ۱۱۲	تعداد الفاظ ـــ ۱۱۸۷
تعداد حروف ـــ ۵۱۵۴	

اس سورت کا نام کسی خاص آیت سے ماخوذ نہیں، اور نہ یہ سورت کسی خاص لفظ یا نام سے منسوب ہے۔ اس میں مسلسل بہت سے انبیاء کا ذکر ہے، اس لئے اس کو "سورۃ الانبیاء" کہا گیا۔

مضمون اور اندازِ بیان اس امر کی نشان دہی کرتے ہیں کہ اس کا زمانۂ نزول، مکہ کا دورِ متوسط ہے۔

اس سورت میں وہ کشمکش اور آویزش زیرِ بحث ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان برپا تھی۔ منکرین آپ کے دعویٰ رسالت اور عقیدۂ توحید و رسالت پر جو اعتراضات کرتے تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔

کفارِ مکّہ کی اس غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے کہ بشر، رسول نہیں ہو سکتا۔ مشرکین مکّہ آپؐ کو نبی ماننے سے اس لئے انکار کرتے تھے کہ آپؐ انسان ہیں۔ ان کے اس تصوّر کا بڑی تفصیل سے ردّ کیا گیا ہے۔

مشرکین کے اس تصوّر کی بھی تردید کی گئی ہے کہ دنیا کی زندگی ایک کھیل ہے ایک روز یوں ہی ختم ہو جائے گی۔ یہاں کے اعمال پر کسی قسم کے نتائج مرتب نہ ہوں گے۔

مشرکین و منکرین کی مختلف غلط فہمیوں کو وزنی اور دل نشین دلائل کے ساتھ ردّ کرنے کے بعد، انبیاء علیہم السلام کی سیرتوں کے اہم واقعات سے چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ ان سے یہ بتانا مقصود ہے کہ تمام پیغمبر جو اللہ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجے، نبوت کی امتیازی صفت کے ساتھ انسان ہی ہوتے تھے، ان میں الوہیت اور خدائی کا کوئی شائبہ نہ تھا۔ وہ خود اپنی ہر ضرورت کے لئے اللہ کے آگے ہاتھ پھیلاتے تھے۔

آخر میں یہ بتایا گیا کہ اب بنی نوع انسان کی نجات کا دار و مدار اسی دین کی پیروی میں ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ جو اس پر عمل کریں گے وہ زمین کے وارث ہوں گے اور جو اسے ردّ کریں گے وہ بُرے انجام سے دوچار ہوں گے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ لوگ قیامت سے بے خبر لہو و لعب میں پڑے ہیں۔ پیغامِ حق لانے والے کے بارے میں وہ معترض ہوتے ہیں کہ انہی جیسا فرد یہ کچھ کیسے کہنے لگا۔ اس کی باتیں تو سپنے اور خیال ہیں یا شاعر کا تخیّل۔ پیغمبر ہونے کی نشانی دکھائے تو بات بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ انسان ہی تو پیامِ حق لے کر آتے رہے ہیں۔ پھر اس نے ان سے جو وعدہ کیا آخر کو ہمیشہ سچ کر دکھایا۔

۲۔ قرآن کے ذریعے لوگوں کو ہر قسم کی نصیحت و فہمائش کر دی گئی ہے، اب سب اپنا

برا بھلا انجام سوچ لیں۔ جن قوموں نے اللہ اور اس کے نبی سے دشمنی کی اللہ نے انہیں نیست و نابود کر دیا اور ان کی جگہ دوسری قوم آباد کر دی۔ جب اللہ کا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے تو پھر توبہ اور جرموں کا اعتراف کوئی فائدہ نہ دے گا۔ آسمان و زمین یوں ہی کھلونے اور دل لگی کے طور پر نہیں پیدا کئے بلکہ یہ میدان کارزار ہے جہاں حق و باطل کی جنگ ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کی دلیل۔

۳۔ اللہ جل شانہٗ نے بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے زمین اور آسمان کے منہ کھول دیئے۔ زمین میں نہریں اور چشمے پیدا کئے، پہاڑوں سے آبشار گرائے اور آسمان کو چاند تاروں سے مزین کیا۔ کیا ایسی کھلی نشانیاں اور محکم انتظامات دیکھنے کے بعد بھی لوگوں کو خدا کے وجود کا یقین نہیں آتا۔ تمام انسانوں کی زندگی اللہ کی عطا کردہ ہے، وہ جب چاہے گا چھین لے گا۔ موت ہر ایک کے لئے معین کر دی گئی۔ دنیا میں سختی و نرمی، تندرستی و بیماری اور تنگی و فراخی بھیج کر لوگوں کو آزمایا جاتا ہے۔

۴۔ اللہ کے غصہ اور غضب سے بچانے والا کوئی نہیں۔ فرضی معبود اپنے پوجنے والوں کی کیا مدد کریں گے، وہ تو خود اپنی مدد نہیں کر سکتے۔ نبی کا کام وحی الٰہی کے مطابق نصیحت سنا دینا اور انجام سے آگاہ کر دینا ہے۔ قیامت کے دن رتی رتی کا حساب ہوگا، اگر رائی برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو وہ بھی تولا جائے گا۔ اللہ کا حساب آخری اور فیصلہ کن ہوگا۔

۵۔ اللہ نے قرآن جیسی نصیحت اور برکت کی کتاب اتار دی ہے۔ کیا اس میں بھی انکار کی گنجائش ہے؟ مشرکوں کے پاس بت پرستی کے حق میں عقل اور فطرت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی بت شکنی کا قصہ۔ کیا مشرک لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ

مورتی جس کے قبضہ میں ذرّہ برابر بھی نفع ونقصان نہیں اسے خدا کا درجہ کیسے دیا جاسکتا ہے؟ ابراہیمؑ کے لیے آگ کے ٹھنڈا ہو جانے کا ذکر۔ قوم لوط کی ناشکری اور نافرمانی کا تذکرہ۔

۶۔ قوم نوح کی غرقابی کا ذکر۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو اللہ نے حکومت، قوت فیصلہ اور علم وحکمت سے نوازا تھا۔ ہوا، پہاڑ اور جانور سب سلیمان علیہ السلام کے تابع تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ۔ تمام انبیاء اصول میں متحد ہوئے ہیں۔

۷۔ اللہ کے پاس کسی کی محنت اکارت نہ جائے گی۔ جن کے لئے ہلاک و برباد ہونا مقدر ہو چکا وہ کبھی کفر و گناہ چھوڑ کر نیکی اور توبہ کی طرف نہیں آئیں گے۔ قیامت کے قریب یاجوج و ماجوج کے نکلنے کا ذکر۔ مشرکین اور ان کے معبود سب دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ دوزخ میں دوزخی عذاب کی سختی اور تکلیف سے اس بری طرح چیخیں چلائیں گے کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔ نیک لوگ دوزخ سے اتنے دور ہوں گے کہ وہاں کی ہلکی سی آہٹ بھی نہ سن سکیں گے۔ جب قیامت آئے گی تو آسمانوں کو صفوں کی طرح لپیٹ دیا جائے گا۔ اللہ جل شانہٗ اپنے کامل وفادار بندوں کو دنیا اور بہشت کی زمین کا وارث بنائے گا۔ نبی کریم علیہ السلام پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

◉

سُورۃ الحج

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۲۲	ترتیب نزول	۱۰۲
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۱۰
تعداد آیات	۷۸	تعداد الفاظ	۱۲۶۲
تعداد حروف	۵۴۳۲		

سورت کا نام چوتھے رکوع کی دوسری آیت "واذن فی الناس بالحج" سے ماخوذ ہے۔
اس میں مکی اور مدنی، دونوں ادوار کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ابتدائی حصے کا مضمون بتاتا ہے کہ مکہ میں نزول ہوا، اور پچیسویں آیت سے مضمون کا انداز بدل جاتا ہے اور صاف محسوس ہوتا ہے کہ سورت کا آخری حصہ مدینہ میں نازل ہوا۔
پہلے حج کا ذکر کر کے یہ بتایا گیا کہ مسجد حرام اس لئے بنائی گئی تھی اور حج کا طریقہ اس لئے شروع کیا گیا تھا کہ دنیا میں خدائے واحد کی بندگی کی جائے۔ مگر کفر و شرک کرنے والوں نے اللہ کی بندگی کرنے والوں کے لئے اس کے راستے بند کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ وہ ظالموں اور ایک اللہ کی عبادت سے روکنے والوں سے جنگ

کریں، انہیں مغلوب کر کے اہلِ حق کی حکومت قائم کریں۔ اکابر صحابہ اور مفسرین کا بیان ہے کہ اس سورت کی انتالیسویں آیت، پہلی آیت ہے جس میں مسلمانوں کو کافروں کے خلاف جنگ کی اجازت دی گئی۔

اس سورت میں تین طبقوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مشرکین مکہ کو، ان لوگوں کو جو شک تردد اور تذبذب کی کیفیت میں مبتلا تھے۔ اور تیسرے مؤمنین صادقین۔

مشرکین سے خطاب کی ابتداء مکہ میں کی گئی اور مدینہ میں اس خطاب کو انتہا تک پہنچایا گیا۔ اس خطاب میں پوری قوت کے ساتھ تنبیہہ کی گئی کہ تم جہالت اور گمراہی کی جس روش پر چل رہے ہو، اسی روش پر چلنے والے تم سے پہلے تباہی سے دوچار ہو چکے ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ تھا جو اسلام تو قبول کر چکا تھا مگر اس کی راہ میں کسی مصیبت کا سامنا کرنے سے کتراتا تھا، ان کو سرزنش کی گئی کہ یہ قبولِ حق کا کون سا طریقہ ہے کہ راحت و آسائش ہو تو اللہ کا نام لیتے رہو اور اگر اللہ کے راستے میں کوئی تکلیف آ جائے تو تمہارے قدم پیچھے ہٹ جائیں۔

تیسرا طبقہ مؤمنین مخلصین کا ہے، ان کو ظلم کا جواب طاقت سے دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ جب تم بدی کی قوتوں کو پامال کر کے غالب آؤ تو تمہاری روش کیا ہونی چاہیئے۔ اور اپنی حکومت میں تمہیں کن مقاصد کو بروئے کار لانا چاہیئے۔!

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قیامت کے زلزلے اتنے خوفناک ہوں گے کہ ماں بچے کو دودھ پلانا بھول جائے گی اور حاملہ عورت کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ جس نے شیطان کی پیروی کی اس نے اپنے کو دوزخ کا ایندھن بنایا۔ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جانے کے دلائل، اللہ تعالیٰ جتنی مدت چاہتے ہیں بچہ کو رحم مادر میں ٹھہراتے ہیں۔ انسان کی پیدائش

اور کھیتی کی مثال سے بعض مسائل پر دلیل۔

۲۔ دنیاوی منافع کی خاطر دین اختیار کرنے والے سخت نقصان اور خسارے میں ہیں اللہ جس کو چاہے سزا دے اور جس پر چاہے انعام واکرام کرے، کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ تمام مذہبوں اور فرقوں کے جھگڑوں کا عملی اور دو ٹوک فیصلہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ہوگا۔ جو لوگ اللہ کے منکر اور نافرمان ہوئے ان کو آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے اور سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔

۳۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور دنیا میں بھلے کام کیے وہ آخرت میں بڑے ٹھاٹ باٹ کے ساتھ رہیں گے۔ جو شخص لوگوں کو اللہ کے رستے اور اس کی عبادت سے روکے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔

۴۔ تعمیر بیت اللہ کا ذکر۔ تعمیر کعبہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے اعلان کہ لوگوں پر بیت اللہ کی زیارت فرض کر دی گئی ہے۔ زیارت کعبہ کا اصل مقصد دینی فوائد کی تحصیل ہے۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ دوسروں کو بھی کھلاؤ۔ جانور اللہ کی مخلوق ہیں اسی کے نام پر ذبح کیے جا سکتے ہیں۔ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے آگے جھکتا ہے وہ خود اپنے کو ذلیل کرتا ہے۔ اللہ کے شعائر کی تعظیم کا حکم۔

۵۔ جانوروں کی قربانی کرنا ہر آسمانی دین میں عبادت قرار دیا گیا ہے۔ جو تکلیفوں اور مصیبتوں کو صبر و استقلال سے برداشت کرے اور حق کے راستے سے نہ ڈگمگائے اس کے لئے اللہ کی طرف سے بھلائی ہے۔ قربانی کا فلسفہ اور اس کا اصل مقصود۔ دغاباز اور ناشکرے لوگوں کا آخری انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ راستے سے چھانٹ دیئے جاتے ہیں اور حق پرست غالب آ جاتے ہیں۔

۶۔ ظالموں اور کافروں کے مقابلے میں نبی کریم علیہ السلام اور صحابہ کو تلوار اٹھانے کا حکم۔ مسلمان کافروں کے مقابلے میں اپنی قلت اور بے سروسامانی سے نہ گھبرائیں اللہ تعالیٰ

مٹھی بھر فاقہ مستوں کو دنیا پر غالب کر سکتا ہے۔ ہمارے یہاں کے ہزار برس اللہ کے نزدیک ایک دن کے برابر ہیں۔

۷۔ نبی کا کام لوگوں کو اچھے بُرے سے آگاہ کر دینا ہے۔ عذاب دینا خدا کے قبضہ میں ہے۔ کافر اور منکر لوگ اس وقت تک حق پر یقین نہ کریں گے جب تک قیامت کے دن کا عذاب نہ آجائے۔ قیامت کے دن صرف خدا کی بادشاہت کام کرے گی۔ کسی کی ظاہری اور مجازی حکومت بھی باقی نہ رہے گی۔

۸۔ جن مسلمانوں نے اللہ کے لئے گھر بار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کے لئے اللہ کی خاص عنایات ہیں۔ ہر وقت بدلہ لینے کے درپے نہ ہونا چاہیئے۔ بندوں کو بھی چاہیئے کہ اپنے ذاتی اور معاشرتی معاملات میں عفو و درگزر کی عادت سیکھیں۔ رات دن کا الٹ پلٹ کرنا اور گھٹانا بڑھانا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

۹۔ اللہ نے محض اپنی شفقت اور مہربانی سے بنی نوع انسان کے لئے کائنات کی تمام چیزیں پیدا کیں، اصول دین میں تمام انبیاء متفق رہے ہیں۔ خوامخواہ جھگڑے نکالنے والوں کی حرکتوں سے اللہ خوب واقف ہیں، قیامت کے دن ان کے تمام اختلافات اور جھگڑوں کا عملی فیصلہ ہو جائے گا۔ اللہ جل شانہ کی وحدانیت کے دلائل۔

۱۰۔ اس سے بڑھ کر حماقت، بے حیائی اور شرمناک گستاخی کیا ہو گی کہ ان چیزوں کو خالق ارض و سماوات کے ساتھ خدائی میں شریک کیا جائے جو مکھی جیسی حقیر چیز پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں۔ دین میں کوئی ایسا مشکل اور کٹھن کام نہیں جس کا کرنا ناممکن یا دشوار ہو۔ احکام میں ہر طرح کی رخصتوں اور سہولتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ انعامات الٰہیہ کی قدر کرو۔ ہر کام میں اللہ کی رسی مضبوط پکڑے رہو۔

سورۃ المؤمنون

◉ تعارف

ترتیبِ تلاوت	۲۳	ترتیبِ نزول	۷۴
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۶
تعداد آیات	۱۱۸	تعداد الفاظ	۱۰۷۰
تعداد حروف	۴۵۲۴		

سورت کی پہلی ہی آیت بلکہ پہلے ہی نقرہ "قد افلح المؤمنون" سے اس کا نام ماخوذ ہے۔

مضامینِ سورت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا زمانۂ نزول مکہ کا دورِ متوسط ہے۔

اطاعتِ رسول کی دعوت۔ سورت کا مرکزی مضمون ہے۔ اور پوری تقریر اسی مرکزی نقطہ کے گرد گھومتی ہے۔

آغاز کلام اس طرح ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانی ان کی تعلیمات پر عمل کیا اور اپنے اندر وہ صفات پیدا کیں جن کی وہ تلقین کرتے ہیں، ایسے لوگ بلاشبہ دین و دنیا کی بھلائی کے مستحق ہوں گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں

کہ یہ سورت میرے سامنے نازل ہوئی، میں نے اس کے نزول کی کیفیت کو دیکھا، جب سورت نازل ہو چکی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر اس وقت ایسی دس آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اتر جائے تو وہ بلا شبہ جنت میں جائے گا۔

صفاتِ مومنین بیان کرنے کے بعد انسان، زمین و آسمان اور نباتات و حیوانات کی پیدائش کی طرف اور دوسرے آثارِ کائنات کی طرف توجہ دلائی ہے جس سے مقصود یہ ذہن نشین کرانا ہے کہ توحید اور روزِ جزا کی جن حقیقتوں کو تسلیم کرنے کے لئے پیغمبر تم سے کہتا ہے، ان کے برحق ہونے پر تمہارا اپنا وجود اور یہ پورا نظام کائنات گواہ ہے۔

اس کے بعد بعض انبیاء اور ان کی امتوں کے قصے بیان کئے ہیں، جو بظاہر اگرچہ قصے ہیں مگر قارئین و سامعین کو ان کے بین السطور میں چند باتیں سمجھانا مقصود ہیں۔

اوّل یہ کہ : تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر جو اعتراضات کر رہے ہو یہ کوئی نئے نہیں۔ تم سے پہلے گمراہ لوگ یہی اعتراض اپنے پیغمبروں پر کرتے رہے۔

دوسرے یہ کہ : توحید اور عقیدۂ آخرت کی جو تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم دے رہے ہیں، یہی تعلیم ہر دَور کے انبیاءؑ نے دی ہے، اس میں کوئی انوکھی اور نرالی بات نہیں۔

تیسرے یہ کہ : جن لوگوں نے انبیاء کی باتوں پر توجہ نہ دی اور ان کی مخالفت کی وہ تباہ و برباد ہوئے۔

چوتھے یہ کہ : خدا کی طرف سے ہر زمانے میں انبیاء ایک ہی دین لاتے رہے، وہی دینِ حق ہے، اس کے سوا جو بھی دین و مذہب ہے وہ لوگوں کا من گھڑت ہے اور اس کی پیروی کسی کو فوز و فلاح سے ہمکنار نہیں کر سکتی۔

ان امور کے بعد اس حقیقت کو آشکارا کیا کہ بعض لوگ کسی قوم یا گروہ کی دنیوی شان و شوکت اور مال و دولت سے مرعوب ہو جاتے ہیں، سو کسی کا مال و دولت، جاہ و حشم اور خوش حالی ہرگز اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ ہدایت پر ہے۔

آخر سورت میں نبی علیہ السلام کو یہ ہدایت کی گئی کہ دشمنانِ اسلام تمہارے خلاف جو بھی طرزِ عمل اختیار کریں، تم اچھے طریقے سے مدافعت کرنا۔ برائی کا جواب برائی سے دینا نبی کی شان کے مناسب نہیں ہے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ایمان والے کامیاب ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ نماز باقاعدگی اور خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں اور فضول باتوں سے بچتے ہیں۔ وہ جنسی بے راہ روی اختیار نہیں کرتے، امانت اور قول وقرار کی پابندی ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ انسان کی پیدائش، موت اور اس کے بعد اٹھائے جانے کا ذکر۔ انسان کے کھانے پینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نباتات و حیوانات سے طرح طرح کی نعمتیں پیدا کی ہیں۔

۲۔ نوح علیہ السلام کی بعثت اور ان کی قوم کی طرف سے انہیں جھٹلانے کا ذکر۔ نوسو پچاس برس تک تبلیغ کرنے کے بعد جب نوح علیہ السلام اپنی قوم سے مایوس ہو گئے تب اللہ جل شانہٗ سے اپنی قوم کی شکایت کی۔

۳۔ کافروں کی طرف سے مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کئے جانے کا انکار۔ نوح علیہ السلام کی قوم کا ان کو نبی ماننے سے انکار۔ جن جن قوموں نے اللہ کے نبیوں کو جھٹلایا ان پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی بعثت کا ذکر۔

۴۔ حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور حلال روزی ہی کماؤ۔ کافر لوگ اپنی کثرت اور ظاہری اسباب و وسائل کے باوجود اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔ اللہ نے انسان کو کوئی ایسا عمل کرنے کا حکم نہیں دیا جو اس کی طاقت سے باہر ہو۔ کافر اور مجرم جب عذاب میں پکڑے جائیں گے تو چیخیں چلائیں گے مگر اس وقت انہیں عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ قرآن کے محاسن اور علوم و معارف میں غور و فکر کرنا چاہیئے۔

۵۔ کانوں سے اللہ کی آیتوں کو سنو، آنکھوں سے دیکھو اور دل و دماغ سے سوچو یہی ان نعمتوں کا شکر ہے۔ ہر ایک کو شکر گزاری اور ناشکری کا بدلہ مل جائے گا۔ جو ذات (اللہ) زندہ سے مردہ، مردہ سے زندہ، اندھیرے سے اجالا اور اجالے سے اندھیرا نکالنے پر قادر ہے وہ دوبارہ زندگی عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔ زمین اور ساری زمینی چیزیں جس کے قبضہ میں ہیں کیا ایک مشتِ خاک اس کے قبضہ سے باہر ہو گی۔

۶۔ کافروں اور منکروں کی بیہودہ بکواس سے مشتعل نہ ہونا چاہیئے۔ دعوت و اصلاح میں تحمل اور بردباری سے کام لینا چاہیئے۔ صور پھونکے جانے اور عالمِ برزخ کا ذکر۔ قیامت میں جن کے نیک اعمال بھاری ہوں گے وہ کامیاب رہیں گے اور جن کے اعمال ہلکے ہوں گے وہ خسارے میں رہیں گے۔ اللہ کے یہاں حساب و کتاب ہو کر ہر ایک کو اس کے جرم کے مطابق سزا ملے گی۔

سُورۃ النور

تعارف

ترتیب تلاوت	۲۴	ترتیب نزول	۱۰۲
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۹
تعداد آیات	۶۴	تعداد الفاظ	۱۴۲
تعداد حروف	۶۴۱		

سورت کا نام، پانچویں رکوع کی پہلی آیت "اللہ نور السمٰوات والارض" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا نزول واقعہ افک کے بعد بلکہ اسی سلسلے میں ہوا ہے۔ یہ واقعہ معتبر روایات کی رُو سے غزوہ بنی مصطلق کے دوران پیش آیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق یہ غزوہ ۵ھ ہجری میں ہوا اور بعض کی رو سے ۶ھ ہجری میں۔ لیکن زیادہ شواہد یہی ہیں کہ اس سورت کا نزول غزوہ احزاب کے بعد ہوا ہے۔

پردے کے احکام دو سورتوں میں ہیں، ایک سورہ احزاب میں اور دوسرے اس سورت میں، قرائن بتا رہے ہیں کہ احکام پردہ کی ابتدا سورہ احزاب سے ہوئی اور تکمیل ان احکام وہدایات پر ہوئی جو اس سورت میں مذکور ہیں۔

اسلامی معاشرے کی اصلاح پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اور حسب ذیل ہدایات دی گئیں:

الف :۔ ازواج مطہرات کو حکم دیا گیا کہ اپنے گھروں میں وقار اور سنجیدگی سے بیٹھیں باہر جائیں تو سادگی سے جائیں، غیر مردوں سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہو تو دھیمی زبان سے بات کریں۔

ب :۔ نبی علیہ السلام کے گھروں میں غیر مردوں کی آمد و رفت روک دی گئی۔

ج :۔ غیر محرم مردوں اور محرم رشتہ داروں کے درمیان فرق کر دیا گیا اور حکم دیا کہ ازواج مطہرات کے صرف محرم رشتہ دار ہی اُن کے گھروں میں آزادانہ آجا سکتے ہیں۔

د :۔ مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا کہ باہر نکلتے وقت اپنے جسم کو چادروں سے ڈھانپ کر نکلیں۔

ہ :۔ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف بہتان طرازی، غیبت اور دوسرے اخلاقی الزامات لگانے سے منع کیا۔

و :۔ جھوٹی تہمت کی سزا مقرر کی۔

ز :۔ بدکردار مردوں اور عورتوں سے معاشرتی مقاطعہ کا حکم دیا۔

واقعۂ افک میں منافقین نے اور بعض سادہ لوح مسلمانوں نے ان کے کہنے میں آکر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ اس تہمت کا اصل منشا یہ تھا کہ دشمنانِ اسلام میدان جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں شکست کھا چکے تھے، غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب) میں ذلت آمیز شکست نے ان کو ذہنی طور پر مغلوب کر دیا تھا۔ دشمنانِ اسلام کے تمام طبقے یہ محسوس کرنے لگے تھے کہ اس نوخیز طاقت (اسلام) کو میدانِ جنگ میں شکست نہیں دی جا سکتی۔ غزوۂ احزاب کے بعد خود حضور علیہ السلام نے یہ اعلانِ عام فرما دیا تھا "اس سال کے بعد اب قریش تم پر چڑھ کر نہیں آئیں گے، اب تم ان پر چڑھائی کرو گے"

گویا زبانِ نبوّت سے یہ اس امر کا اعلان تھا کہ مخالفِ اسلام طاقتوں کی قوتِ اقدام اب ختم ہو چکی ہے۔ اب وہ اپنے بچاؤ پر آ گئے ہیں، اب میدان میں پہل اسلام کے فرزند کریں گے۔

اب منافقین، اخلاقی محاذ پر مسلمانوں کو نیچا دکھانا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ راہ اپنائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاقی حملوں کے جواب میں مسلمانوں کو برافروختہ ہونے اور ان پر جوابی حملہ کی تلقین نہیں کی بلکہ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ اپنے اخلاقی اور معاشرتی محاذ کو اور مضبوط بنائیں، اس میں جو تھوڑے بہت رخنے تھے ان کو پُر کر دیا اور معاشرتی آداب واصول کی ایسی جامع تعلیم دی کہ مخالفینِ اسلام اس محاذ پر بھی منہ کی کھائیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتوں کی سزا کا بیان۔ کسی پاک دامن مرد یا عورت پر تہمت لگانے کی سزا۔ بیوی پر تہمت لگانے کا ذکر۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کا قِصّہ (جسے "واقعۂ افک" سے تعبیر کیا جاتا ہے) اللہ نے امّت محمدیّہ کو اپنے نبیؐ کے طفیل دنیا کے عذابوں سے محفوظ رکھا۔

۳۔ شیطان کی چالوں سے ہشیار رہو۔ اگر اللہ کا فضل وکرم نہ ہو تو کوئی شخص بھی سیدھی راہ نہ پا سکے۔ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دین ودنیا میں اللہ کی پھٹکار ہے۔ ستھری عورتیں ستھرے مردوں کے لائق ہیں اور گندی عورتیں گندے مردوں کے قابل ہیں۔

۴۔ بعض معاشرتی آداب کا بیان۔ جب کسی جان پہچان والے کے گھر جاؤ تو آواز

دے کر جاؤ اور گھر والوں کو سلام کرو۔ مدرسوں، مسجدوں اور خانقاہوں وغیرہ میں جاتے وقت اجازت کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ عورتیں اپنی زینت کی چیزیں کس کے سامنے ظاہر کرسکتی ہیں اور کس کے سامنے نہیں۔ بیواؤں کے نکاح کا حکم۔

۵۔ اللہ ہی سے رونق اور روشنی ہے، زمین اور آسمان کی۔ اچھے کاموں کا جو صلہ ہے وہ ضرور ملے گا۔ کافروں کے اچھے اعمال بھی ان کے کفر و شرک کی وجہ سے معتبر اور مقبول نہیں۔

۶۔ آسمان میں بادلوں کا جمع ہونا اور پہاڑوں کی شکل اختیار کرنا اور ان میں سے اولوں کا برسنا، دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن آنا، کبھی دن گھٹنا کبھی بڑھنا، کبھی موسم سرد ہونا کبھی گرم، یہ سب اللہ کی قدرت کے نمونے ہیں۔

۷۔ سچے اور پکے مسلمان کا کام یہ ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے کوئی حکم آئے تو فوراً قبول کرو، جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی پیروی کی، وہی کامیاب و کامران ہوا۔ جو شخص اللہ کے اور اس کے رسول کے حکموں سے منہ پھیرے گا وہ اپنی سرکشی کا نتیجہ خود بھگتے گا۔ کافر اور مردود لوگ خدائی میں اِدھر اُدھر مارے مارے پھریں گے مگر وہ خدائی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔

۸۔ نوکروں اور بڑے لڑکوں کو کن کن اوقات میں گھر میں آواز دے کر آنا چاہیئے؟ جب لڑکے بالغ ہوجائیں تو ان کو بھی اجازت لے کر گھر میں جانا چاہیئے۔ بوڑھی عورتوں کے پردے کی کیا نوعیت ہونی چاہیئے۔ معذور لوگوں کے لئے شریعت کے بہت سے احکام معاف ہیں۔

۹۔ کسی کے گھر سے رخصت ہونے کے آداب۔ مخلوق سے آنکھ بچا کر کوئی کام کرگزرنا ممکن ہے مگر اللہ سے بندوں کا کوئی حال اور عمل پوشیدہ نہیں۔

سورۃ الفرقان

تعارف

ترتیب تلاوت	۲۵	ترتیب نزول	۴۲
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۶
تعداد آیات	۷۷	تعداد الفاظ	۹۰۶
تعداد حروف	۳۹۱۹		

سورت کے پہلے ہی فقرے " تبرک الذی نزل الفرقان " سے اس کا نام ماخوذ ہے
اس کا زمانۂ نزول مکہ کا دورِ متوسط ہے۔

اس سورت میں ان شبہات اور اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت و رسالت اور آپ کی پیش کردہ تعلیمات پر مشرکین مکہ کی طرف سے کئے جاتے تھے۔

مشرکینِ مکہ کے جوابات کے ساتھ ساتھ دعوتِ حق سے منہ موڑنے کے بُرے نتائج سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

سورۂ مؤمنون میں مؤمنین کی اخلاقی خوبیوں کا جو نقشہ کھینچا تھا، اسی طرح اس میں بھی

اخلاقی محاسن کی ایک واضح تصویر دکھا دی ہے۔ اور لوگوں کو بتا دیا کہ وہ اپنے آپ کو اس تصویر پر منطبق کر کے دیکھ لیں۔ اگر وہ ہو بہو قرآن کی کھینچی ہوئی اس تصویر کے مطابق ہیں تو اللہ کے نزدیک کامیاب ترین انسان ہیں۔

ایک طرف انسانی سیرت و کردار کا وہ نمونہ ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ افراد پیش کر رہے ہیں، اور دوسری طرف وہ نمونۂ اخلاق ہے جو عرب کے ایک عام آدمی میں نمایاں ہے۔ فیصلہ اہلِ نظر کے ہاتھ میں ہے۔ کس کو اپنا کر فوز و فلاح سے ہم کنار ہوتے ہیں۔ اور ابدی سعادتوں کے حق دار بنتے ہیں، اور کس پر قائم رہ کر شقاوت اور بدبختی کے گڑھوں میں پھنسے رہنا گوارا کرتے ہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن حکیم حق و باطل کا آخری اور قطعی فیصلہ ہے۔ قرآن حکیم سارے جہان کو کفر و عصیاں کے انجامِ بد سے آگاہ کرنے والا ہے۔ جو چیز جن افعال و خواص کے لیے پیدا کی گئی ہے اس سے وہی ظاہر اور صادر ہوتے ہیں۔ کتنی حماقت اور بے حیائی ہے کہ لوگ ایسی چیزوں کو خدائی میں شریک ٹھہراتے ہیں جو اپنی ذات کو بھی ذرّہ برابر فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ خود قرآن اس بات پر گواہ ہے کہ وہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب نہیں بلکہ خدا کی اتاری ہوئی ہے۔

۲۔ اللہ کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ دوزخ کی آگ، وہاں کی غضبناک آوازوں اور خوفناک پھنکاروں سے بڑے بڑے دلیروں کے پتّے پانی ہو جائیں گے۔ دوزخ میں ہر مجرم کا مخصوص ٹھکانہ ہو گا جہاں سے وہ ہل نہ سکے گا۔ مجرموں اور بدکرداروں کے انجام کا ذکر۔ کافروں کا کفر و سرکشی اور مومنوں کا صبر و قناعت، سب اللہ کی

نظر میں ہے، ہر ایک کو اس کے کیے کا پھل ملے گا۔

۳۔ ان لوگوں کے حال اور برے انجام کا ذکر جو روز قیامت کا یقین نہیں رکھتے۔ حق تعالیٰ کی تجلی کا بیان۔ کافر قیامت کے دن ندامت سے ہاتھ کاٹیں گے اور افسوس کریں گے کہ ہم نے دنیا میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ کیوں نہ اختیار کیا۔ کافر جب قرآن پر یا حضورؐ پر کوئی اعتراض کرتے تو قرآن واضح طور پر اس کے جواب میں ٹھیک ٹھیک بات بتلا دیتا۔

۴۔ ایک نبی کو جھٹلانا سب نبیوں کو جھٹلانا ہے کیونکہ اصول دین میں سب نبی متحد ہیں۔ دوسری قوموں کی تباہی اور عذاب سے وہی عبرت پکڑ سکتا ہے جس کے دل میں تھوڑا بہت ڈر اور انجام کی فکر ہو۔ کافر اور مشرک چوپایوں سے بھی بدتر ہیں کہ کسی وقت خالق حقیقی کے آگے ان کی گردن جھکتی ہی نہیں۔

۵۔ دنیا کی مثال سورج کے سایہ کی طرح ہے۔ اللہ نے رات راحت و آرام کے لئے اور دن کاروبار کے لئے بنایا۔ مردہ زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے آسمان سے پانی نازل کیا۔ بارش کا پانی اللہ اپنی حکمت سے کہیں زیادہ پہنچاتے ہیں، کہیں کم۔ اللہ کی قدرت دیکھو کہ اس نے ایک قطرۂ آب سے انسان بنا دیا اور پھر اس کی نسلیں چلائیں۔

۶۔ چاند سورج کا بدلنا اور دن و رات کا الٹ پھیر اس لئے ہے کہ لوگ اس میں دھیان کر کے خدا کی معرفت حاصل کریں اور اس کی شکر گزاری میں لگ جائیں۔ اللہ کے نیک اور مخلص بندوں کی صفات۔ جنہوں نے حق کو جھٹلایا، ان کا یہ جھٹلانا ایک دن ان کے گلے کا ہار بنے گا اور انہیں اس سزا سے کسی طرح چھٹکارا نہ ہو گا۔

سورۃ الشعرآء

تعارف

ترتیب تلاوت	۲۶	ترتیب نزول	۴۷
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱۱
تعداد آیات	۲۲۷	تعداد الفاظ	۱۳۴۷
تعداد حروف	۵۶۸۹		

سورت کی آیت نمبر ۲۲۴ میں شاعروں کا ذکر ہے اور ان کے بارے میں کہا گیا ہے "والشعراء یتبعھم الغاوٗن" کہ ان کی پیروی کرنے والے اور ان کے پیچھے لگنے والے لوگ بھٹکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں، اسی پر سورت کا نام رکھ دیا گیا، جو محض علامت کے طور پر ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس میں شاعروں کے خصائل، اخلاق و عادات اور احکام و مسائل کا تذکرہ نہیں ہے۔ اس کا زمانۂ نزول بھی مکی زندگی کا دورِ متوسط ہے اور روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ سورت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے اسلام لانے سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔

اس کے نزول کا واقعاتی پس منظر یہ ہے کہ مشرکینِ مکہ، نبی کریم علیہ السلام کی دعوت

تبلیغ کا مسلسل انکار کر رہے تھے، انکار و جحود کے لئے طرح طرح کے بہانے تراشتے، کبھی کہتے ہیں کوئی ایسی نشانی دکھاؤ جسے دیکھ کر ہم یقین کریں کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں، کبھی آپ کو کاہن و شاعر کہتے، کبھی کہتے کہ تمہارے ساتھ جو لوگ لگے ہیں وہ یا تو نوجوان ہیں، یا غریب و نادار لوگ، اگر تمہارا مذہب حق ہوتا تو سردار اور شرفا آپ کا ساتھ دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دلائل کے ساتھ ان کی باتوں کا جواب دیتے، توحید اور یوم آخرت کی صداقت کو سمجھانے کی مقدور بھر کوشش کرتے، مگر ان کی ہٹ دھرمی ہر روز ایک نئی صورت اختیار کرتی، آپؐ اس صورت حال سے بہت ملول ہوتے، ان حالات میں اس سورت کا نزول ہوا۔

بات کی ابتداء یوں کی گئی کہ تم ان کی ضد اور ہٹ دھرمیوں پر اتنے ملول کیوں ہو رہے ہو، ان کے ایمان لانے کی یہ وجہ نہیں کہ انہوں نے کوئی واضح نشانی نہیں دیکھی اس کی اصل وجہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ کج فہم اور ہٹ دھرم ہیں، یہ صرف اس نشانی کو دیکھنا چاہتے ہیں جو زبردستی ان کی گردنیں جھکا دے، اور اس طرح کی نشانی اپنے وقت پر ضرور آئے گی۔

اس اظہار کے بعد خدا کی واضح نشانیوں کی طرف اشارہ، لیکن یہ نشانیاں انہی لوگوں کو نظر آئیں گی جو حق کے طلب گار رہیں، وہ ان نشانیوں کی مدد سے یقیناً حق کو پہچانیں گے، اور اس پر ایمان لائیں گے۔ لیکن جن کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں وہ نہ کائنات میں ہر طرف بکھری ہوئی نشانیاں دیکھ کر ایمان لائیں گے اور نہ انبیاء کے معجزات دیکھ کر، یہاں تک کہ خدا کا عذاب انہیں اپنی گرفت میں لے لے گا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن کا اعجاز بالکل کھلا اور واضح ہے، اس کے احکام حق کو باطل سے الگ کرنے

والے ہیں۔ اگر یہ کافر اور منکر لوگ زمین کے احوال میں ہی غور کرتے کہ اس میں کس طرح قسم قسم کے پھول، پھل، ترکاریاں، درخت اور کانٹے اگتے ہیں تو یقیناً ان کو خدا کی معرفت حاصل ہو جاتی۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قوم فرعون کو تبلیغ کرنے کا ذکر، موسیٰ علیہ السلام کا قصہ۔ موسیٰ علیہ السلام کے بعض معجزوں کا ذکر۔

۳۔ موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جادوگروں کے مغلوب ہونے سے فرعون کی گھبراہٹ۔ موسیٰؑ کے مقابلے سے عاجز ہو کر جادوگروں کا ایمان لے آنا۔

۴۔ موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم۔ فرعون کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا تعاقب۔ موسیٰؑ کے دریائے نیل سے پار اتر جانے اور فرعون کے غرق ہو جانے کا ذکر۔

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم سے بات چیت۔ اگر کوئی بھول چوک یا کوتاہی ہو جائے تو اللہ اپنی مہربانی سے معاف کر سکتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کے کمالات اور مہربانیوں کا ذکر۔ صدقات وخیرات اور نیک اولاد سے اخروی نفع کی توقع اس وقت ہو سکتی ہے جب اپنا دل کفر کی پلیدی سے پاک ہو۔ بت، بت پرست، ابلیس اور ابلیس کا سارا لاؤ لشکر دوزخ میں اوندھے منہ گرایا جائے گا۔

۶۔ نوح علیہ السلام کی تبلیغ کا ذکر۔ بے لوث اور بے غرض آدمی کی بات ماننی چاہیئے۔ نبی کا فرض لوگوں کو حق سے آگاہ کر دینا ہے۔ نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کے لئے بد دعا۔

۷۔ ہود علیہ السلام کی طرف سے قوم عاد کو وعظ ونصیحت۔ قوم عاد کی طرف سے سرکشی کا مظاہرہ۔ جو قومیں نبیوں کو جھٹلاتی ہیں اللہ ان کو تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔

۸۔ قوم ثمود کی سرکشی و نافرمانی کا قصہ۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا تذکرہ۔
۹۔ قوم لوط کی بدبختی اور بدکرداری کا ذکر۔ قوم لوط کی تباہی و بربادی کا واقعہ۔ ان کی بستیاں الٹ دی گئیں اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی۔
۱۰۔ شعیب علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کا ذکر، معاملات میں خیانت اور بے انصافی نہ کرنی چاہیئے۔ قوم شعیب کی تباہی کا ذکر۔
۱۱۔ قرآن حکیم وہ عظیم الشان کتاب ہے جسے اللہ رب العالمین نے اتارا ہے۔ یہ کتاب عظیم انتہائی شگفتہ اور فصیح و بلیغ عربی میں ہے۔ جو آدمی جرائم اور گناہوں کا خوگر ہو جاتا ہے، اللہ جل شانہٗ اس کے دل میں انکار و تکذیب کے اثر کو جاگزیں کر دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کسی قوم کا تختہ ایک دم نہیں الٹتے، عذاب سے پہلے مہلت دیتے ہیں۔

سورۃ النمل

تعارف

ترتیب تلاوت	۲۷	ترتیب نزول	۴۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۷
تعداد آیات	۹۳	تعداد الفاظ	۱۱۶۷
تعداد حروف	۴۸۳۹		

سورت کی اٹھارویں آیت میں نمل کا ذکر آیا ہے، اسی کو سورت کا نام قرار دے دیا۔ 'نمل' عربی میں چیونٹی کو کہتے ہیں۔

یہ سورت بھی مکی زندگی کے دورِ متوسط کی نازل شدہ ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ اور حضرت جابرؓ بن زیدؓ کا بیان ہے کہ سورۃ النمل، سورۃ الشعراء کے بعد نازل ہوئی اور پھر سورۂ قصص نازل ہوئی۔

اس سورت کو مضمون کے اعتبار سے دو حصّوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کی رہنمائی سے صرف وہ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو ان حقیقتوں کو تسلیم کریں جنہیں یہ کتاب اصول اور اساسیات کے طور پر پیش کرتی ہے۔ تسلیم کر لینے

کے بعد ان پر عمل بھی کریں۔ ان تمہیدی کلمات کے بعد تین قسم کی سیرتوں کے نمونے پیش کیے ہیں۔

ایک نمونہ فرعون، قومِ ثمود اور قومِ لوط کے سرکشوں کا ہے جن کی سیرت لذائذِ نفس کی بندگی سے تعبیر ہے، یہ لوگ کسی بڑی سے بڑی نشانی کو دیکھ کر بھی ایمان لانے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ یہ ان ہادیان اسلام کی دشمنی پر تلے رہے جنھوں نے ان کو نیکی اور بھلائی کی دعوت دی۔ ہمیشہ اپنی بدکرداریوں پر اتراتے رہے، اور اگر ہوش آیا بھی تو اس وقت جب عذاب الٰہی کی گھڑی ان کے سر پر آن پہنچی۔

دوسرا نمونہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سیرت کا ہے جن کو اللہ نے اتنے وسیع پیمانے پر حکومت و اقتدار سے نوازا تھا کہ مشرکین مکہ کے بڑے سے بڑے سردار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن اس تمام تر قوت و اقتدار اور جاہ و حشم کے باوجود ان کا اس حقیقت پر یقین و اعتماد تھا کہ یہ جو کچھ بھی ہے خدا کی عطا ہے اور اس کے کامل اتباع کی برکت۔

سیرت و کردار کا تیسرا نمونہ ملکۂ سبا کا ہے، جو ایک دولت مند قوم کی سردار اور حکمران تھی۔ وہ ان تمام اسباب کی مالک تھی جو کسی کو غرورِ نفس میں مبتلا کر سکتے ہیں۔ سردارانِ قریش کی نسبت اُسے کہیں زیادہ عزت و اقتدار حاصل تھا، یہ عزت و اقتدار کسی کے آگے جھکنے میں سدِ راہ بن سکتا تھا۔ لیکن جب اس پر حق واضح ہوا تو ملکۂ سبا نے اپنی تمام تر عزت و شوکت اور خاندانی رسم و روایت کے باوجود گردن جھکا دی۔ یہ اس لئے ممکن ہوا کہ اس کی گردن خواہشات کی غلامی سے آزاد تھی، اور اس کے ضمیر میں خدا کے آگے جواب دہی کا احساس زندہ تھا۔

دوسرے حصے میں مشرکین مکہ سے پے در پے سوالات ہیں کہ بتاؤ قرآن جن حقائق کو بیان کر رہا ہے کیا وہ اس کفر و شرک کی شہادت دیتے ہیں جس میں تم لوگ مبتلا ہو۔ یا اس توحید کی گواہی دے رہے ہیں جس کی مسلسل دعوت تمہیں ہمارے پیغمبر کی طرف سے

مل رہی ہے؟

کافروں کے اصل مرض کی نشان دہی کہ انہیں قبولِ حق سے جس چیز نے اندھا بنا رکھا ہے وہ آخرت کا انکار ہے۔

سورت کے آخر میں قرآن کی اصل دعوت کا اعادہ مختصر مگر مؤثر پیرائے میں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جن لوگوں کو انجام کی کوئی فکر اور مستقبل کا کوئی خیال نہیں دن رات دنیائے فانی کے خیال میں ڈوبے رہتے ہیں، وہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ خسارے میں ہوں گے۔ قرآن حکیم واضح اور روشن کتاب ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر۔

۲۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی شان کے مطابق علم کا خاص حصہ عطا فرمایا۔ سلیمان علیہ السلام کو داؤد علیہ السلام کا قائم مقام بنایا گیا۔ اللہ نے سلیمان علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ایسی حکومت عطا کی کہ انسانوں کے علاوہ جانور اور جنات بھی ان کے تابع تھے۔ بلقیس کا قصہ۔

۳۔ بلقیس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط پہنچنے اور بلقیس کا اپنے دربار والوں سے مشورہ کرنے کا ذکر۔ بلقیس کی طرف سے سلیمان علیہ السلام کو تحفہ بھیجنا۔ سلیمان علیہ السلام کے مصاحبین میں سے ایک کا پلک جھپکنے میں بلقیس کا تخت اٹھا کر لے آنا۔ سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پہنچ کر بلقیس کا ایمان لے آنا۔

۴۔ قوم ثمود کے جھگڑے کا اجمالی ذکر۔ صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کی اصلاح کی انتہائی کوشش کی مگر وہ بدبخت اپنی سرکشی اور دیدہ دلیری سے باز نہ آئے۔ صالح علیہ السلام

کے خلاف قوم ثمود کی سازش کا تذکرہ۔حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نے پیغمبر کا انکار کرنے والوں اور فتنہ پروروں کی اعانت کی، اس جرم میں وہ بھی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ڈھیر ہوگئی۔

۵۔ توحید کا بیان، زمین و آسمان پیدا کرنا، بارش برسانا، درخت اگانا، رنگ برنگے پھول پیدا کرنا بجز اللہ کے اور کسی کا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے بے کس اور بیقرار کی فریاد سن کر اس کی سختی دور کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو آسمانی اور زمینی اسباب سے لوگوں کو روزی پہنچاتا ہے؟ قیامت کب آئے گی، مُردے کیسے زندہ ہو جائیں گے؟ اس کی بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں۔

۶۔ بہت سے مجرموں کو دنیا میں ہی عبرتناک سزائیں مل چکی ہیں جنہیں اس دنیا میں اپنے گناہوں کی پوری سزا نہیں ملی وہ آخرت میں اس کا انجام بھگتیں گے۔ اگر حق تعالیٰ اپنے فضل سے عذاب میں تاخیر کرتا ہے تو اس مہلت کو غنیمت سمجھ کر ایمان اور نیک عمل کا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ بندوں کے کھلے اور چھپے اعمال، دلوں کے بھید، نیتّیں اور ارادے سب اللہ کے علم میں ہیں اور اس کے دفتر میں درج ہیں۔

۷۔ جو لوگ دنیا میں اللہ کے حکموں اور پیغمبروں کو جھٹلاتے رہے، وہ قیامت کے دن گروہ در گروہ گھیر کر لائے جائیں گے تا کہ ان سے باز پرس کی جا سکے۔ اللہ نے دنیا میں ایسی کھلی نشانیاں دکھائیں کہ اگر ان میں ذرا بھی غور کرتے تو ایمان لے آتے۔ جب اللہ جل شانہٗ قیامت قائم کریں گے تو سارا کارخانۂ عالم تہ و بالا کر دیں گے۔ سرِ فلک اور جامد پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ اس توڑ پھوڑ اور انقلاب کے بعد حساب و کتاب ہوگا۔ ایک نیکی کا بدلہ کم سے کم دس گنا دیا جائے گا۔ نبی علیہ السلام نصیحت کر کے بری الذمہ ہو چکے۔ اب جو اس پر عمل کرے اس کا بھلا ہے اور جو عمل نہ کرے تو اس کی اللہ کو اور اس کے نبی کو کوئی پروا نہیں۔

سورۃ القصص

تعارف

ترتیب تلاوت	۲۸	ترتیب نزول	۴۹
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۹
تعداد آیات	۸۸	تعداد الفاظ	۱۴۵۴
تعداد حروف	۶۰۱۱		

سورت کا نام پچیسویں آیت کے لفظ "وقصّ علیہ القصص" سے ماخوذ ہے۔ لغت میں قصص کے معنی ترتیب وار واقعات بیان کرنے کے ہیں۔ یہ لفظ اپنے معنی کے اعتبار سے بھی اس سورت کا عنوان بن سکتا ہے کیونکہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مفصل قصہ مذکور ہے۔

سورۂ نمل کے تعارف میں یہ بات بتائی جاچکی ہے کہ سورۂ شعراء، سورۂ نمل اور سورۂ قصص بالترتیب نازل ہوئی ہیں، ان کے مضامین اور اندازِ بیان بھی اسی بات کے گواہ ہیں کہ ان تینوں کا زمانۂ نزول قریب قریب اور متصل ہے۔

سورت کا مرکزی موضوع ان شبہات اور اعتراضات کو دُور کرنا ہے جو حضور علیہ السلام

کی نبوت و رسالت پر کئے جاتے تھے۔ اسی غرض سے حضرت موسیٰؑ کا قصہ بیان کیا جو چند حقائق کی نشاندہی کرتا ہے۔

اوّل یہ کہ : اللہ تعالیٰ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں، اس کے لئے غیب سے ایسے سامان فراہم کر دیتے ہیں کہ انسان کے فکر و ذہن کی اس تک رسائی نہیں ہو سکتی۔

دوسرے یہ کہ : اللہ تعالیٰ جب کسی کو نبوت عطا کرتے ہیں تو اس کی منادی نہیں کی جاتی، نہ کوئی جشن یا میلہ منعقد ہوتا ہے۔ یہ کج فہموں کی بات ہے کہ چپکے سے نبوت کیسے مل گئی؟ موسیٰ علیہ السلام کی مثال بتا دی کہ جن کا تم حوالہ دیتے ہو ان کو اسی طرح خاموشی سے نبوت مل گئی تھی، آگ کی تلاش میں نکلے تھے پیغمبری لے کر لوٹے۔

تیسرے یہ کہ : اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے سے کام لینا چاہتے ہیں، بے سر و سامانی کے باوجود بھی لے لیتے ہیں۔ سر و سامان والے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

چوتھے یہ کہ : تم لوگ بار بار موسیٰؑ کا حوالہ دے کر یہ کہتے ہو کہ محمدؐ کو وہ کیوں نہیں دیا گیا جو موسیٰؑ کو دیا گیا تھا؟ یعنی عصا اور ید بیضا کا معجزہ۔ گویا تم ایمان تو لانا چاہتے ہو مگر معجزوں کے منتظر ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں، کیا جب موسیٰؑ نے معجزے دکھائے تھے تو کیا معجزوں کا مطالبہ کرنے والے ایمان لے آئے تھے؟ وہ اس وقت بھی ایمان نہیں لائے تھے، اور انکارِ حق کی پاداش میں تباہ و برباد ہوئے تھے۔ یہی انجام مشرکینِ مکہ کا بھی ہوگا۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ۔ موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالے جانے کا ذکر۔

۲۔ موسیٰ علیہ السلام جب جوانی کو پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکمت کی باتیں سمجھائیں

اور علم وفہم عطا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے کچھ واقعات۔

۳۔ موسیٰ علیہ السلام کا مدین کی طرف نکل کھڑا ہونا۔ کنوئیں پر موسیٰ علیہ السلام کا حضرت شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیوں سے ملاقات۔ شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے موسیٰ علیہ السلام کا نکاح۔

۴۔ موسیٰ علیہ السلام کو "عصا" اور "ید بیضا" کا معجزہ دیئے جانے کا ذکر۔ موسیٰ علیہ السلام کے کچھ اور واقعات۔

۵۔ توریت نازل ہونے کے بعد دنیا میں غارت اور تباہی کے عذاب بہت کم آئے۔ توریت فہم وبصیرت عطا کرنے والی اور لوگوں کو سیدھی راہ پر چلانے والی کتاب تھی۔ قرآن کے بعد ہدایت میں توریت ہی کا درجہ تھا۔ اللہ نے پیغمبر بھیج کر کسی منکر کی معقول عذر داری کا موقعہ نہیں چھوڑا۔ اگر بدون پیغمبر بھیجے ہی منکروں کی کھلی بے عقلیوں اور بے ایمانیوں پر سزا دینے لگتے تب بھی ظلم نہ ہوتا۔ آسمانی کتابوں میں سب سے بڑی دو ہی کتابیں تھیں، قرآن اور توریت۔

۶۔ قرآن کو بتدریج اس لئے نازل کیا تاکہ لوگوں کو زیادہ غور وفکر کا موقعہ ملے۔ کسی کو کسی کے سیدھی راہ پر لانے کا اختیار کیا ہوتا، علم بھی نہیں۔ انسان کو ہدایت سے روکنے والی کئی چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی بستی کو تباہ نہیں کیا جب تک وہاں کوئی نبی نہ بھیج لیا۔

۷۔ مومن اور کافر دونوں انجام کے اعتبار سے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ قیامت کے دن مشرکوں سے کہا جائے گا کہ جاؤ اپنے شریکوں کو بلا لاؤ، مگر اس وقت کوئی نہ آئے گا سب اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ آخرت کی کامیابی صرف ایمان اور عمل صالح سے ہے۔ ہر چیز کا پیدا کرنا اللہ کی مشیت اور اختیار سے ہے۔ رات اور دن میں جتنی بھلائیاں انسان کو پہنچتی ہیں سب اللہ کے فضل وانعام سے

ہیں ۔ ہر چیز پر کلی اختیار اللہ کو حاصل ہے۔ اگر سورج سے روشنی چھین لے تو لوگ کاروبار کے لئے روشنی کہاں سے لائیں، اور اگر سورج کو ڈوبنے سے روک دے تو جو سکون وراحت رات کے آنے سے حاصل کرتے ہو وہ کہاں سے حاصل کرو؟

۸۔ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی بے ثباتی اور حقارت کو ثابت کرنے کے لئے قارون کا قصہ۔ اکڑنے اور اترانے والے لوگ اللہ کو پسند نہیں۔ خدا کا دیا ہوا مال اس لئے ہے کہ انسان اس کو آخرت کا توشہ بنائے۔ آخرت کو دنیا سے بہتر وہی سمجھتا ہے جو محنت سہہ سکے۔ بے صبرے لوگ دنیا کی ظاہری چمک دمک پر مرتے ہیں۔

۹۔ بھلائی کی جزا کم سے کم دس گنا ملے گی مگر برائی کی سزا برابر ملے گی۔ اللہ سیدھی راہ پر چلنے والوں اور گمراہوں کو خوب جانتا ہے۔ ہر ایک کے ساتھ اس کے احوال کے مطابق معاملہ کرے گا۔ اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو، وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ دنیا کی ہر چیز کو ایک نہ ایک دن فنا ہے۔

سورۃ العنکبوت

تعارف

ترتیب تلاوت ـــــــ ۲۹	ترتیب تلاوت ـــــــ ۸۵
مکی/مدنی ـــــــ مکی	تعداد رکوعات ـــــــ ۷
تعداد آیات ـــــــ ۶۹	تعداد الفاظ ـــــــ ۹۹۰
تعداد حروف ـــــــ ۴۴۱۰	

سورت کی اکتالیسویں آیت میں عنکبوت کا ذکر آیا ہے، اسی پر سورت کا نام رکھ دیا، عنکبوت عربی زبان میں مکڑی کو کہتے ہیں۔ کافروں کے اعتقادات کو مکڑی کے جالے سے تشبیہہ دی ہے۔ مکڑی کا جالا کمزوری اور ناپائداری میں مشہور ہے۔

سورت کی ابتداء ان لوگوں کو خطاب سے ہوئی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے جرم میں تختۂ مشق بنے ہوئے تھے۔ خاص طور پر نوجوان اپنے بزرگوں کے ہاتھوں اور غلام اپنے آقاؤں کے ہاتھوں آزمائش کے کٹھن دور سے گزر رہے تھے، کمزور ارادے کے لوگوں کے اندر قرآن اور حاملِ قرآن کے متعلق بہت سے شکوک و شبہات، دشمنانِ اسلام کی طرف سے پیدا کئے جا رہے تھے۔ ان شکوک و شبہات کا جواب دیا جانا بہت ضروری

تھا۔ تاکہ کمزور اور مظلوم و بےکس مسلمانوں کی ڈھارس بندھے۔

حالات کے پیشِ نظر بعض آیات میں ہجرت کی طرف بھی اشارات ہیں، ستم رسیدہ مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اگر کافروں کے ظلم سے بچنا چاہیں تو کسی اور ملک میں ہجرت کر سکتے ہیں۔ خدا کی زمین تنگ نہیں ہے۔ نہ اس کے خزانۂ رزق میں کوئی کمی ہے۔ حق کی خاطر جہاں بھی جاؤ گے اللہ کی رحمت اور مدد کو اپنے ساتھ پاؤ گے۔ وطن کو چھوڑ دینا حق کو چھوڑ دینے سے کہیں بہتر ہے۔

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ حق کی راہ میں آزمائشیں آتی ہیں، پہلے انبیاء اور ان کے پیروکاروں کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔ اور اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہوگا۔ یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔

آدمی کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان بن گئے۔ کلمہ پڑھنا درحقیقت بہت سے حقوق اور فرائض کو اپنے اوپر لازم کر لینا ہے۔ جو لوگ اس امتحان میں ثابت قدم رہتے ہیں وہی حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، عاد، ثمود اور فرعون و قارون کے واقعات کی طرف اجمالی اشاروں سے اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ نیک بندوں کو آزمائشوں سے گزارنا اللہ کی سنت و عادت رہی ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ایمان کا دعویٰ کرنا کچھ آسان نہیں، جو دعویٰ کرے امتحان اور آزمائش کے لئے تیار ہو جائے۔ جو لوگ ظلم کر رہے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم سختیوں سے بچ جائیں گے۔ وہ اللہ کی پکڑ سے بچ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ اللہ کو نہ کسی کی اطاعت سے

فائدہ اور نہ نافرمانی سے نقصان ۔ جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کا حکم ۔ مسلمان کو چاہیئے کہ ایمان پر مضبوط رہے، اسے کوئی تکلیف اور دباؤ سیدھی راہ سے نہ ہٹا سکے ۔

۲۔ نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت کا ذکر۔ قوم نوح کی سرکشی اور نافرمانی کا بیان ۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیئے جانے کے دلائل ۔ اللہ جس کو سزا دینا چاہے وہ زمین اور آسمان کے کسی حصہ میں بھی اللہ کی سزا سے نہیں بچ سکتا ۔

۳۔ جنہوں نے اللہ کی باتوں کا انکار کیا اور اس سے ملنے کی امید نہ رکھی وہ دنیا اور آخرت میں اس کی رحمت سے محروم رہیں گے ۔ دنیا کی سب دوستیاں اور محبتیں چند روزہ ہیں ۔ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد بجز ان کی اولاد کے کسی کو آسمانی کتاب اور پیغمبری عطا نہیں کی گئی ۔

۴۔ لوط علیہ السلام کی دعا پر فرشتوں کو سدوم بستی کو تباہ کرنے کا حکم ۔ آخرت کی طرف سے غافل نہ ہو۔ خدائے واحد کی پرستش کرو۔ پچھلی نافرمان قوموں کی بستیوں پر جو عذاب آیا اس سے عبرت اور سبق حاصل کرو۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ کوئی ناانصافی یا بے موقع کام کرے ۔ جو اللہ کے سوا کسی کو اپنا محافظ اور پاسبان سمجھے وہ ایسا ہی ہے جیسے مکڑی کے جال میں پناہ پکڑنے والا ۔

۵۔ قرآن کریم کی تلاوت سے دل مضبوط اور قوی رہتا ہے ۔ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے ۔ جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح ان تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر اتاریں ۔

۶۔ انسان کی سب سے بڑی بدبختی یہ ہے کہ جھوٹی بات کو فوراً قبول کرلے خواہ

وہ کیسی ہی بیہودہ ہو، اور سچی بات کا انکار کرتا رہے چاہے وہ عقلِ سلیم کو کتنی ہی اپیل کیوں نہ کرتی ہو جو لوگ صبر و تحمل سے اسلام پر جمے رہے اور اللہ پر بھروسہ کر کے گھر بار چھوڑ دیا ان کو اللہ کی طرف سے بہترین بدلہ ملے گا، رزق کے تمام اسباب اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں۔

۷۔ دنیا کی چندروزہ زندگی تو کھیل اور بہلاوا ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے۔ سب سے بڑی ناانصافی یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے۔ جو لوگ اللہ کے لئے سختیاں اٹھاتے ہیں، اللہ ان کو اپنے قرب اور ہدایت کی راہیں دکھاتے ہیں۔ اللہ کی حمایت نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۃ الروم

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ــــ ــــ ــــ ۳۰	ترتیب نزول ــــ ــــ ــــ ــــ ۸۴
مکی/مدنی ــــ ــــ ــــ ــــ مکی	تعداد رکوعات ــــ ــــ ــــ ۶
تعداد آیات ــــ ــــ ــــ ــــ ۶۰	تعداد الفاظ ــــ ــــ ــــ ۸۲۷
تعداد حروف ــــ ــــ ــــ ۲۵۴۷	

سورت کے پہلے ہی فقرے میں "روم" کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے "غلبت الروم" اسی کی طرف سورت کو منسوب کر دیا۔

کلام کی ابتدا، اسی بات سے کی گئی کہ آج اہلِ روم مغلوب ہو گئے ہیں اور ساری دنیا یہ سمجھ رہی ہے کہ اب رومی سلطنت زوال کی دہلیز پر ہے، مگر چند سال گزرنے نہ پائیں گے کہ حالات کا رُخ پلٹ جائے گا، جو مغلوب ہے وہ غالب ہوگا اور آج جو غالب ہو وہ عنقریب مغلوب ہوگا۔ اس اشارہ سے ذہن میں یہ بات ابھرتی ہے کہ انسان اپنی ظاہر بین آنکھ سے جو کچھ دیکھتا ہے ضروری نہیں کہ پردے کے پیچھے بھی وہی ہو۔ یہ ظاہر بینی جب دنیا کے معمولی واقعات میں غلط فہمیوں اور غلط اندازوں پر

منتج ہوتی ہے تو پھر انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کیسے کر سکتی ہے ؟ اپنی محدود اور ناقص نظر اور عقل کے بھروسے پر پورے سرمایۂ حیات کو داؤ پر لگا رینا کتنی خطرناک غلطی ہے۔

ہجرت مدینہ سے چھ یا سات برس قبل ایرانیوں نے روم پر حملہ کر دیا، عرب کے مشرکوں کی ہمدردیاں ایرانیوں کے ساتھ تھیں کیونکہ وہ بھی مشرک تھے، مسلمانوں کی ہمدردیاں اہل روم کے ساتھ تھیں کیوں کہ وہ نصرانی تھے اور قرآن نے ان کو اہل کتاب کہا تھا۔ ایرانیوں نے بیت المقدس اور دمشق پر قبضہ کر لیا۔ مشرکین عرب بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے کہ " دیکھو اللہ کو اور اس کے نبی (عیسیٰؑ) کو ماننے والوں پر اللہ کو نہ ماننے والے غالب آگئے "۔ ان حالات میں یہ سورت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ ایرانیوں کی فتح وقتی ہے، عنقریب رومی غالب ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، سات سال بعد روم نے ایران کو شکست دی اور اس کے فوراً بعد بدر کے میدان میں عرب کے مشرکوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں شکست فاش ہوئی اور ایران و عرب دونوں جگہ کے مشرکوں کا غرور خاک میں مل گیا۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ درحقیقت سارے جہانوں پر اسی کی حکومت ہے، وہ اپنے نہ ماننے والوں کو ڈھیل دیتا ہے۔ جب ان کی سرکشی حد سے گزر جاتی ہے تو اپنے فرمانبردار بندوں کے ہاتھوں انہیں ذلیل اور پامال کراتا ہے۔

نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کو دین فطرت پر قائم رہنے اور اس کی دعوت دینے کی تاکید۔

توحید اور قیامت کے آفاقی اور انفسی دلائل۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اہل روم کے پہلے مغلوب ہونے اور پھر غالب ہونے کی پیش گوئی کسی قوم

کو غالب کرنا اور کسی کو مغلوب کرنا سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ کائنات کا اتنا زبردست نظام اللہ نے بے کار قائم نہیں کیا۔ اس سے جو کچھ مقصود ہے وہ آخرت میں ظاہر ہو جائے گا۔ اللہ کی بارگاہ میں ظلم کا امکان نہیں۔

۲۔ جب قیامت قائم ہو گی تو نیک و بد ہر طرح کے لوگ الگ الگ کر دیئے جائیں گے۔ نیک لوگ اپنے اچھے ٹھکانوں پہ پہنچ جائیں گے اور برے لوگ برے ٹھکانوں پر پہنچا دیئے جائیں گے۔ اگر جنت چاہتے ہو تو دنیا میں اللہ کو یاد کرتے رہو۔ جن لوگوں نے دنیا میں نیک کام کئے اور ایمان لائے آخرت میں ان کی بڑی آؤ بھگت ہو گی اور جن لوگوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو جھٹلایا ان کی سخت پکڑ ہو گی۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے آدم کو مٹی سے پیدا کیا پھر اسی کے اندر سے اس کا جوڑا نکالا تاکہ جن اور انس کے ساتھ رہیں۔ سب انسان ایک ماں باپ سے بنائے۔ قوموں اور انسانوں کا طرح طرح کی بولیاں بولنا اور قسم قسم کے رنگ ہونا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ رات کو سونا اور دن کو کسب معاش میں سرگرم رہنا، اس میں اہل فکر و نظر کے لئے بہت سی پتے کی باتیں ہیں۔

۴۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کے دلائل، جو از خود گمراہی سے نکلنا نہیں چاہتا اسے شرک کی دلدل میں پھنسا رہنے دو۔ ہر طرف سے منہ موڑ کے اللہ کے ہو رہو اور اس کے دین کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ اصل پیدائش کے اعتبار سے کسی کی فطرت میں کوئی فرق نہیں، ہر فرد کی فطرت میں قبول حق کی صلاحیت موجود ہے عقیل سلیم اور انسانی فطرت کی شہادت شرک کو صاف طور پر رد کرتی ہے اللہ جس کی روزی چاہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی روزی چاہے تنگ کر دیتا ہے۔

۵۔ جو لوگ دین فطرت پر قائم نہ رہے اور دنیا میں کفر و ظلم پھیلایا وہ اپنے کیے کا مزا چکھیں گے۔ اللہ کی طرف سے روز جزا کا آنا اٹل ہے، اسے کوئی طاقت ملتوی یا موخر نہیں کر سکتی۔ مومنوں کو آخرت کی راحت اور آسائشوں کی خوشخبری۔ قیامت کے دن مقبول اور مردود بندے الگ الگ کر دیے جائیں گے۔ اللہ ایمان والوں کی ضرور مدد کریں گے۔

۶۔ انسان کا بچپن، جوانی اور بڑھاپا، سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اسی کی قدرت اور حکمت کی نشانی ہے۔ کافر اور گنہگار قیامت کے دن اپنے گناہوں اور بدکاریوں کا کوئی عذر نہ پیش کر سکیں گے۔

سورۃ لقمان

تعارف

ترتیب تلاوت — ۳۱	ترتیب نزول — ۵۷
مکی/مدنی — مکی	تعداد رکوعات — ۴
تعداد آیات — ۳۴	تعداد الفاظ — ۵۵۴
تعداد حروف — ۲۲۱۷	

لقمان کا نام عرب میں بڑے ادب کے ساتھ لیا جاتا تھا، بہت سی حکایتیں اُن کی طرف منسوب تھیں، اُن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اپنی خداداد عقل سے کام لے کر ایسے نتیجے نکالتے تھے جو انسانی زندگی کے لئے مفید اور کارآمد ہوں، اُن کے یہ دانشمندانہ اقوال اور نصیحتیں عرب میں قصے کہانیوں کی طرح مشہور ہوگئیں۔ اس سورت میں ان کا اور ان کی بعض نصیحتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام 'سورۃ لقمان' رکھا گیا۔

قرآن نے لقمان کی بعض عمدہ نصیحتوں کو نقل کر کے اس طرف توجہ دلائی کہ ان کو محض کہانیوں کی طرح سننے سنانے سے کوئی فائدہ نہیں، ان پر عمل کرنا [illegible]

اپنا چال چلن درست کر د۔

سورت کے ابتدائی حصے میں ہدایت ہے کہ پچھلی قوموں اور لوگوں کے حالات طنز و مزاح کی داستانوں کے طور پر مت سنو، ان سے نصیحتیں حاصل کرو، قرآن اُن کے قصے سبق آموزی اور عبرت پذیری کے لئے سناتا ہے۔ جن غلط باتوں پر وہ اگلوں کے لئے سامانِ عبرت بنے، تم ان سے بچو۔

لوگوں کو شرک کی لغویت و نامعقولیت اور توحید کی حقانیت و صداقت سمجھائی گئی ہے اور لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ باپ دادا کی اندھی تقلید چھوڑ دیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خدا کا جو دین لے کر آئے ہیں اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور تمام تعصبات سے الگ ہو کر دیکھیں کہ اس دین کے برحق ہونے کی کتنی شہادتیں کائنات میں بکھری ہوئی ہیں۔

تم اپنے ہی ملک کے ایک حکیم اور دانشور (لقمان) کے حکیمانہ مقولے نقل کرتے ہو، خود سوچو کہ وہ کس عقیدے اور کس اخلاق کی تعلیم دیتا تھا۔ اور کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ویسی ہی ستھری اور پاکیزہ باتوں کی تلقین نہیں کرتے ۔؟

اس سورت کا زمانۂ نزول مکی زندگی کا درمیانہ دَور معلوم ہوتا ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیروکاروں پر ظلم و تشدد نے شدت اختیار نہیں کی تھی۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن حکیم نیکی اختیار کرنے والوں کے لئے سرمایہ رشد و ہدایت ہے۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں، وہی لوگ اپنی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ کی آیتیں سن کر گونگے اور بہرے

بنے ہوئے ہیں انہیں دردناک عذاب کی "خوشخبری" سنا دو۔

۲۔ حضرت لقمان کا قصہ۔ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت۔ ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے۔ دین کے خلاف ماں باپ کا کہنا نہ ماننا چاہیئے۔ پیغمبروں اور مخلصوں کی راہ پر چلنا چاہیئے۔ امر المعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں جو سختیاں پیش آئیں ان کو صبر و تحمل سے برداشت کرو۔ کسی کو حقیر نہ سمجھو اور نہ متکبروں کی طرح بات کرو۔ تواضع، متانت اور میانہ روی کی راہ اختیار کرو۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو بنی نوع انسان کی خدمت و آسائش کے لئے بنایا ہے، لہٰذا انسان کو ہمہ تن اللہ کے کام میں لگ جانا چاہیئے، جس نے اخلاص کے ساتھ نیکی کا راستہ اختیار کیا اور اپنے کو اللہ کے سپرد کر دیا سمجھ لو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا۔ اللہ کے عظمت و جلال اور کمالات کو ظاہر کرنے والی باتوں کا لکھنا ساری کائنات کی قدرت اور وسائل سے باہر ہے جو طاقت رات کو دن اور دن کو رات کرنے پر قادر ہے وہ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

۴۔ شدائد اور مشکلات کی طوفانی موجوں میں گھر کر کٹر سے کٹر مشرک بھی اللہ کو پکارنے لگتا ہے۔ لوگو! اس ہولناک اور ہوشربا دن سے ڈرو جب ہر طرف نفسی نفسی ہو گی، نہ اولاد کام آئے گی اور نہ باپ دادا، اور نہ کوئی ایثار کر کے کسی کی مصیبت اپنے سر لے سکے گا۔ قیامت ضرور آئے گی مگر کب آئے گی اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، سعید ہے یا شقی، مفلس ہے یا غنی، دوزخی ہے یا جنتی، ان تمام باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

سُورۃ السجدہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۲	ترتیب نزول	۷۵
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۳۰	تعداد الفاظ	۳۷۴
تعداد حروف	۱۵۷۷		

سورت کی پندرہویں آیت میں سجدہ کا جو مضمون آیا ہے اسی کو سورت کا نام اور عنوان قرار دیا گیا ہے۔

سورت کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مکی زندگی کے وسط میں نازل ہوئی کیونکہ اس کے مضامین سے ظلم وستم کی وہ لہریں اٹھتی نظر نہیں آتیں جو مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہونے والی سورتوں میں نظر آتی ہیں۔

سورت کا مرکزی موضوع توحید، نبوت و رسالت اور آخرت کے متعلق لوگوں کے شکوک وشبہات دور کرنا ہے اور ان تینوں حقیقتوں پر ایمان کی دعوت دینا ہے۔

مشرکین مکہ قرآن کی آیتیں سن کر کہتے تھے کہ : یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے

دِل سے گھڑ گھڑ کر عجیب و غریب باتیں کرتا ہے، کبھی کہتا ہے کہ لوگ مٹی میں مِل کر مٹی ہو جائیں گے اور پھر اس کے بعد زندہ کئے جائیں گے۔ لوگوں کا حساب و کتاب ہوگا، کوئی جنت میں جائے گا، کوئی دوزخ میں۔ ان پر واضح کیا جا رہا ہے کہ قرآن کسی انسان کی من گھڑت باتوں کا مجموعہ نہیں، یہ اللہ کا کلام ہے، اس جہان کے بنانے والے نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اتارا ہے، اس کا خطاب کسی خاص فرد یا قوم سے نہیں۔

قرآن جن حقیقتوں کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہے، عقل سے کام لے کر غور کرو کہ ان میں کون سی بات خلافِ عقل و واقعہ ہے؟ آسمان و زمین کے نظم کو دیکھو، خود اپنی تخلیق و پیدائش کے عمل کو دیکھو، کیا یہ تمام باتیں اس بات کی گواہ نہیں ہیں کہ جس ذات نے تمہیں ایک بار پیدا کیا ہے، وہ دوبارہ بھی پیدا کرنے پر قادر ہے۔

سورت میں اللہ کے عدل و انصاف اور رحمت و مغفرت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ بندوں کی غلطیوں پر یک لخت کوئی فیصلہ کر کے انہیں کسی عذاب میں مبتلا نہیں کرتا، بلکہ ابتداءً چھوٹی چھوٹی مصیبتوں سے ہمکنار کرتا ہے اور بندوں کو مہلت دیتا رہتا ہے کہ شاید وہ عقل سلیم سے کام لیں۔ بار بار بتانے سے سیدھے راستے پر آ جائیں اور تباہی کا راستہ چھوڑ دیں۔

مشرکین مکہ سے کہا گیا کہ تم جب تجارتی سفر کرتے ہو تو پچھلی تباہ شدہ قوموں کی بستیوں سے گزرتے ہو، اُن کا انجام دیکھ لو، اگر وہی دردناک انجام اپنے لئے پسند کرتے ہو تو پھر جو چاہے سو کرو، لیکن اپنے بعد آنے والی امتوں کے لئے درسِ عبرت بننا نہیں چاہتے تو اس پیغام پر لبیک کہو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بار بار پہنچا رہے ہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن حکیم بلاشبہ رب العالمین نے اتارا ہے اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو جھٹلا کر کہاں جاؤ گے؟ فرش سے عرش تک اللہ کی حکومت ہے۔ مجرموں کا انجام۔

۲۔ مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں چھپا رکھی ہیں جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ ہی کسی فرد بشر کے دل میں گزریں۔ ایماندار اور بے ایمان کا ایک انجام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ نماز تہجد کی فضیلت۔

۳۔ مسلمان اللہ کے وعدوں پر یقین رکھیں اور سختیوں پر صبر کر کے اپنے کام پر جمے رہیں۔ اہل حق اور منکرین کے درمیان دو ٹوک فیصلہ قیامت کے دن ہو گا۔ جب روز جزا آ پہنچے گا تو توبہ کرنا اور ایمان لانا کسی کام نہ آئے گا۔

◉

سورۃ الاحزاب

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۳	ترتیب نزول	۹۰
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۹
تعداد آیات	۷۳	تعداد الفاظ	۱۲۱۰
تعداد حروف	۵۹۰۹		

اس سورت کا نام آیت نمبر ۲۰ کے ایک فقرہ "یحسبون الاحزاب لم یذھبوا" سے ماخوذ ہے۔

اس سورت کا زمانۂ نزول ہجرت کے پانچویں اور ساتویں سال کا درمیانی عرصہ ہے۔ سورت کے مطالعہ سے جو بنیادی امور اخذ ہوتے ہیں ان کا تجزیہ یوں کیا جا سکتا ہے۔

نبی کریم علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے ابلاغِ حق کی جو ذمہ داری ڈالی تھی اُسے بغیر کسی خوف اور جھجک کے ادا کرنے کا حکم۔

تمام نبیوں اور رسولوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو امتیاز اور مقامِ خاص عطا کیا ہے، اس کا بیان۔

امّت کے ساتھ حضور علیہ السلام کے تعلق کی نوعیت کیا ہے، امّت کے ذمے آپؐ کے کیا حقوق ہیں اور آپؐ کو رسولِ برحق ماننے کے کیا تقاضے ہیں؟ اس کی وضاحت۔

امّت کے اندر ازواجِ مطہرات کا کیا مقام و مرتبہ ہے۔؟

اللہ کی طرف سے جو عظیم امانت انسان کے سپرد کی گئی ہے اور جس کی وضاحت کے لئے اپنی کتاب نازل کی۔ اس عظیم ذمہ داری کے حقوق و فرائض کا ذکر۔

یہ سورت اس دَور میں نازل ہوئی جب منافقین اور منافقات نے قرآنِ کریم کی ان بعض اصلاحات کو جو دَورِ جہالت کی بعض رسومِ بد کو مٹانے کے لئے نافذ کی گئی تھیں، بہانہ بنا کر نبی کریم علیہ السلام کی ذاتِ گرامی کو ہدف بنایا اور مخالفانہ پراپگینڈے کی باضابطہ مہم شروع کی۔ حتیٰ کہ ازواجِ مطہرات کے ذہن کو بھی مسموم کرنے کی کوشش کی۔ اس میں ان فتنوں کی طرف بھی اشارات ہیں جو منافقین نے غزوۂ احزاب کے دوران جو ۵ھ ہجری میں واقع ہوا، مسلمانوں کو بددل کرنے کے لئے اٹھائے۔

ظہار اور منہ بولے بیٹے کے معاملہ میں جاہلیت کی رسومِ بد کی اصلاح، کہ ان رسوم کو عقلِ سلیم اور فطرتِ صحیحہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، مسلمانوں کو اس بات کی ہدایت کہ منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں سے منسوب کرو، ان کو صلبی اور حقیقی بیٹوں کا درجہ نہ دو۔

غزوۂ احزاب کے واقعات پر اجمالی تبصرہ، اس سے مقصود مسلمانوں کے اندر اس اعتماد اور توکل کو راسخ کرنا ہے جس کی تعلیم سورت کی پہلی آیت میں دی گئی ہے۔

ازواجِ مطہرات کی منصبی ذمہ داریوں کی وضاحت، رسول کے ساتھ نسبت کی وجہ سے ان کے درجے بہت بلند ہیں، ان کا اصل فریضہ، پیغمبر کی فرماں برداری ہے منافقین کے اثر سے اپنے ذہنوں کو محفوظ رکھیں۔

آخرِ سورت میں بعض معاشرتی آداب کی تلقین۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ کافروں اور منافقوں کا ہرگز کہانہ ماننے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیے جیسے ایک شخص کے سینے میں دو دل نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک شخص کی دو (حقیقی) مائیں یا دو باپ نہیں ہو سکتے۔ انصاف اور حقیقت کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کی نسبت اس کے حقیقی باپ کی طرف کی جائے۔ مومن کے نزدیک نبی علیہ السلام کا وجود خود اس کی اپنی ذات سے بھی زیادہ قریب اور عزیز ہے۔

۲۔ غزوۂ احزاب (غزوہ خندق) کا ذکر۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے مسلمانوں کی تائید و نصرت کا مظاہرہ۔ اہل ایمان کی آزمائش۔ منافقوں کی میدان جنگ میں غداری اور حیلے بہانے بنا کر واپس چلے جانا۔ قسمت میں اگر موت ہے تو بھاگنے سے وہ ٹل نہیں سکتی۔ اللہ کے ارادے کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لایا اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔

۳۔ جو لوگ اللہ سے ملنے اور آخرت کا ثواب حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں اور کثرت سے خدا کو یاد کرتے ہیں، ان کے لئے نبی کریم علیہ السلام کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ مسلمانوں نے میدانِ جنگ میں جب اللہ کی تائید و نصرت کو دیکھا تو ان کی اطاعت شعاری کا جذبہ اور اللہ اور اس کے رسول کے وعدوں پر ان کا یقین اور بڑھ گیا جنگ احزاب سے کافروں کی ذلت اور ناکامی کے ساتھ واپسی۔ اللہ نے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بٹھادی ہے۔

۴۔ نبی کریم علیہ السلام کا اپنی ازواج سے رنجیدہ اور ملول ہونے کا واقعہ۔ بڑے آدمی کی غلطی بھی بڑی ہوتی ہے۔ ازواج مطہرات کی حیثیت عام عورتوں کی طرح نہیں۔ عورتیں پردے کے ساتھ اپنے گھروں میں بیٹھیں، اپنے بدن اور زیبائش کا علانیہ مظاہرہ

کرتی نہ پھریں۔ قرآن و سنت میں جو اللہ کے احکام اور دانائی کی باتیں ہیں انہیں سیکھو، یاد کرو اور دوسروں کو سکھاؤ۔

۵۔ تکلیفیں اٹھا کر اور سختیاں جھیل کر اللہ کے حکموں پر چلنے اور قائم رہنے والوں کی فضیلت۔ عورت ہو یا مرد، اللہ کے یہاں کسی کی محنت اور کمائی ضائع نہیں جاتی۔ اپنے مالک کی مطلقہ بیوی سے نکاح کا جواز۔ اللہ کا حکم اٹل ہے۔ اس کے یہاں جو بات طے ہو چکی وہ ضرور ہو کر رہے گی۔ نبی کریم علیہ السلام اللہ کے آخری نبی ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اللہ کے پیغمبر مسلمانوں کو خوش خبریاں سناتے اور نافرمانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کو تمام امتوں پر بزرگی اور برتری عطا کی ہے۔ جو مرد اپنی منکوحہ کو بغیر صحبت کئے طلاق دے دے، اس کا حکم۔

۷۔ حکم اور اجازت کے بغیر کسی کے گھر اور دعوت میں نہ جانا چاہیئے۔ بعض مجلسی اور معاشرتی آداب کا بیان۔ ازواجِ مطہرات کے لئے پردے کا حکم۔ امت میں سے کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں قرار دیا گیا کہ وہ حضور علیہ السلام کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ان سے نکاح کرے۔ اللہ جل شانہٗ کو دل کے وسوسوں تک کی خبر ہے۔ عورتوں کو جن مردوں کے سامنے آنا جائز ہے ان کا بیان۔ جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر دنیا میں اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے۔

۸۔ عورتوں کو باہر نکلتے وقت چہرہ اور بدن چھپانے کا حکم۔ اللہ کی یہ عادت رہی ہے کہ پیغمبروں کے مقابلہ میں جنہوں نے شرارتیں کیں اور فساد پھیلایا انہیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا یا تباہ و برباد کئے گئے۔ قیامت کے وقت کی تعیین اللہ نے کسی کو نہیں بتلائی صرف نشانیاں بتلائی ہیں۔ ٹھیک علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

کافروں اور مجرموں کے انجام کا ذکر۔

۹۔ اللہ سے ڈر کر درست اور سیدھی بات کہنے والے کو بہترین اور مقبول اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کی اور اس کے رسول کی پیروی میں ہی حقیقی کامیابی کا راز پنہاں ہے جو بوجھ آسمان، زمین اور پہاڑوں سے نہ اٹھ سکتا تھا وہ انسان نے اپنے ناتواں کاندھوں پر اٹھا لیا۔

سورۃ سبا

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۴	ترتیب نزول	۵۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۶
تعداد آیات	۵۴	تعداد الفاظ	۸۹۶
تعداد حروف	۳۶۳۶		

اس سورت کا نام پندرہویں آیت کے فقرے "لقد کان لسبا فی مسکنھم آیۃ" سے ماخوذ ہے۔ کسی مستند روایت سے اس کے زمانۂ نزول کا تعین نہیں ہوتا، البتہ مضمون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

اس سورت میں کافروں کے ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ توحید و آخرت پر طنز و تمسخر کے انداز میں کرتے تھے۔ جوابات تفہیم و تذکیر کے انداز میں ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ سنایا کہ اللہ کی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود اس کے شکر گزار بندے بن کر رہے۔ حکومت و اقتدار اور خوشحالی انہیں اللہ کی بندگی

سے غافل نہ کر سکی، دوسری طرف سبا والوں کا حال سنایا، اُن کو بھی فراخی کے سب سامان حاصل تھے، مگر انہوں نے ناشکری کی راہ اختیار کی، وہ بگڑتے ہی چلے گئے، اور آخر کار تباہ و برباد ہوئے۔

ان دونوں واقعات اور مثالوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرو کہ توحید و آخرت کے عقیدے پر قائم رہ کر اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کر کے دین و دنیا میں جو آسودگی اور عزت ملتی ہے وہ بہتر ہے یا کفر و شرک اور دنیا پرستی سے جو زندگی تشکیل پاتی ہے وہ بہتر ہے؟

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ تمام تعریفیں اور خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جو بلا شرکت غیرے تمام آسمانوں اور زمین کا خالق ہے۔ آسمان کی کوئی چھوٹی بڑی چیز اللہ کے علم سے باہر نہیں۔ قیامت کا آنا اس لئے ضروری ہے کہ لوگوں کو ان کی نیکی اور بدی کا پھل مل جائے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کی دلیل۔

۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوّت کے ساتھ حکومت بھی عطا کی گئی تھی۔ داؤد علیہ السلام کے معجزات کا ذکر۔ انسانوں کی طرح جنّات بھی سلیمان علیہ السلام کی پیروی کرتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے جنّوں سے مسجد بیت المقدس تعمیر کرانے کا ذکر۔ سلیمان علیہ السلام کی وفات کا بیان۔

۳۔ مشرکین مکہ سے خطاب کہ ذرا ان چیزوں کو اپنی کسی ضرورت میں پکار کر تو دیکھو جن پر تم خدائی کا گمان کرتے ہو۔ آسمان اور زمین سے روزی کے سامان بہم پہنچانا

اللہ کی قدرت میں ہے۔ ہر شخص کو اپنی عاقبت اور انجام کی فکر کرنی چاہیئے۔ کسی سے دوسرے کی غلطی اور قصور کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض۔

۴۔ محشر میں کافر ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرائیں گے۔ جب حق بات پہنچ گئی اور سمجھ میں آگئی تو پھر قبول نہ کرنے کی کیا وجہ ؟ جب ہولناک عذاب سامنے آئے گا تو مجرم اور گنہگار پچھتائیں گے اور اپنا قصور محسوس کریں گے۔ دنیا میں جو عمل کئے ہوں گے وہ آخرت میں سزا کی صورت میں ظاہر ہو جائیں گے۔ روزی کی فراخی یا تنگی اللہ کے خوش یا ناخوش ہونے کی دلیل نہیں۔

۵۔ مال اور اولاد کی زیادتی نہ قرب الٰہی کی علامت ہے اور نہ سبب۔ اللہ کے یہاں صرف ایمان اور نیک عمل کی پرسش ہو گی۔ ہر نیک عمل کا بدلہ اس سے کم از کم دس گنا دیا جائے گا۔ مسلمانوں کو نیک کاموں میں خرچ کرتے وقت افلاس سے نہ ڈرنا چاہیئے خرچ سے اللہ رزق کم نہیں کرتے۔

۶۔ نبی کریم علیہ السلام پر ایمان لانے کی دعوت۔ دین حق آپہنچا۔ یہ سب پر غالب ہو کر اور باطل کو زیر کر کے رہے گا (اس لئے بہتر ہے کہ اسے تسلیم کر لو) کافر لوگ دنیا میں بڑی ڈینگیں مارتے ہیں، مگر محشر کے روز ان کا حال قابل دید ہو گا۔ قیامت کے دن کسی کا ایمان معتبر نہ ہو گا۔

سورۃ فاطر

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۳۵	ترتیب نزول	۴۳
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۵
تعداد آیات	۴۵	تعداد الفاظ	۷۹۲
تعداد حروف	۳۲۸۹		

سورت کا نام پہلی ہی آیت کے پہلے فقرے "الحمد للّٰہ فاطر السمٰوٰت والارض" سے ماخوذ ہے۔ اس کا زمانۂ نزول مکی زندگی کا دورِ متوسط ہے۔ جب مشرکینِ مکہ کی مخالفت شدت اختیار کر چکی تھی۔

سورت کا مرکزی نقطۂ نظریہ ہے کہ دعوتِ توحید کے مقابلہ میں اہلِ مکہ نے جو رویہ اختیار کیا تھا، اس پر ناصحانہ انداز میں تنبیہہ و ملامت بھی کی جائے اور معلمانہ انداز میں نصیحت بھی، اللہ کا نبی تمہیں جس طرف بلا رہا ہے وہ تمہارے لئے بھلائی اور نجات کا راستہ ہے۔ قریش پر یہ بات واضح کی جارہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جس بات سے ڈرا رہے ہیں، وہ ایک دن ضرور ہو کر رہے گی۔ تم شیطان کے دھوکے میں مت

آئے، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ جو لوگ اُسے اپنا دوست بنائیں گے وہ تباہی کا راستہ اختیار کریں گے۔

مال و اولاد اور رزق و فضل سب خدا کی نعمتیں ہیں۔ عمر کی کمی زیادتی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کائنات میں جو تضاد اور اختلاف پایا جاتا ہے وہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس میں ایک ہی قادر و قیوم کا ارادہ اور مشیت کارفرما ہے۔

نیز اضداد پیدا کرنے سے اس طرف اشارہ کہ جیسے اللہ نے نور و ظلمت کو پیدا کیا ہے اور ان دونوں کی تخلیق و وجود حکمت پر مبنی ہے، اسی طرح ایمان و کفر کا تصادم بھی اللہ کی حکمت پر مبنی ہے۔

اُن علمائے اہلِ کتاب کی تعریف و تحسین جو تمام تر بگاڑ اور فساد کے باوجود اللہ کی کتاب پر قائم ہیں۔

نبی کریم علیہ السلام کو تسلی کہ جب آپ نصیحت اور ابلاغِ حق کا فرض پوری طرح ادا کر رہے ہیں تو گمراہی پر اصرار کرنے والوں اور راہِ راست پر نہ آنے والوں کی آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں، آپ ان کی روش سے ملول نہ ہوں۔

ایمان لانے والوں کو بشارتیں تاکہ ان کے دل مضبوط ہوں اور وہ اللہ کے وعدوں پر کامل اعتماد کر کے راہِ حق میں ثابت قدم رہیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نمونے کے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ بعض فرشتوں کے دو بازو ہیں، بعض کے تین اور بعض کے چار۔ جس پر اللہ اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے تو اسے کوئی بند کرنے والا نہیں۔ پیدا کرنا اور روزی کے سامان بہم پہنچا کر زندہ رکھنا سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ دنیا کی ٹیپ ٹاپ اور فانی عیش و عشرت پر نہ بھولو۔

شیطان کی پیروی کرنا اپنے کو عذاب میں مبتلا کرنا ہے ۔

۲۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کی مثالیں اور دلیلیں۔ دنیا اور آخرت دونوں کی عزت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ستھری باتیں اللہ کی بارگاہ کی طرف چڑھتی ہیں۔ جو لوگ بُری باتیں سوچتے ہیں اور حق کے خلاف داؤ لگاتے رہتے ہیں وہ آخر ناکام ہوں گے اور خسارہ اٹھائیں گے۔ حمل ٹھہرنے سے لے کر بچہ کی پیدائش تک جو جو حالات اور ادوار گزرتے ہیں سب کی خبر اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہر ایک کی عمر لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ جھوٹے معبودوں کی حقیقت ۔

۳۔ سب لوگ اس اللہ کے محتاج ہیں جس کو کسی کی احتیاج نہیں۔ قیامت کے روز کوئی کسی کا بوجھ اپنے سر نہ لے گا۔ نبی کریم علیہ السلام کی پیروی میں اپنی ہی فلاح و بہبود پنہاں ہے۔ مُردوں کو کوئی بات سنا دینا، یہ صرف اللہ کی قدرت میں ہے۔ جو لوگ پیغمبروں کو جھٹلانے سے باز نہ آئے ان کا انجام دیکھ لو کیسا ہوا؟

۴۔ قدرت کے کمالات اور نیرنگیوں کا بیان۔ اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اس کے عظمت و جلال، آخرت کی بقا اور دنیا کی بے ثباتی پر یقین رکھتے ہیں۔ جو اللہ سے ڈر کر اس کی باتوں کو مانتے اور اس کی کتاب کو عقیدت کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ حقیقت میں ایسا زبردست بیوپار کر رہے ہیں جس میں خسارے کا کوئی امکان نہیں۔ نیک بندوں کے اوصاف، جنت کی نعمتوں کا ذکر۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کو بندوں کے سب کھلے اور چھپے احوال اور دلوں کے بھید معلوم ہیں۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کے دلائل۔ بڑے بڑے زور آور اور صاحب اقتدار اللہ کی گرفت سے نہیں بچ سکے۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں اگر اللہ ان کے ہر گناہ پر گرفت شروع کر دے تو کوئی جاندار زمین پر باقی نہ رہے۔

◉

سورۃ یٰسٓ

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۶	ترتیب نزول	۴۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۵
تعداد آیات	۸۳	تعداد الفاظ	۷۲۹
تعداد حروف	۳۰۹۰		

اس سورت کا آغاز دو حرفوں 'یا' اور 'سین' سے ہوتا ہے، انہی دو حرفوں کو سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

اس کا نزول قیامِ مکہ کے درمیانی زمانے میں ہوا۔

سورت کا آغاز رسالتِ محمدیہ کے اثبات سے کیا جارہا ہے اور نبی کریم علیہ السلام کو تسلی دی جارہی ہے کہ یہ پُرازحکمت قرآن اس بات کی سب سے بڑی شہادت ہے کہ آپ اللہ کے رسول برحق ہیں اور لوگوں کو سیدھی راہ کی طرف بلا رہے ہیں۔ دنیا کی ساخت ایسی رکھی گئی ہے کہ کچھ لوگ آپ کا رسول ہونا تسلیم کریں گے اور کچھ آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہوں گے۔ جو لوگ آپ کی تعلیمات کو مانیں گے اور ان پر عمل کریں

گے وہ آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں گے، اور جو لوگ آپ کی رسالت کا انکار کریں گے وہ مرنے کے بعد دوبارہ ملنے والی زندگی میں تکلیف اور اذیت اٹھائیں گے۔

منکرینِ توحید اور منکرینِ رسالت کی عبرت کے لئے ایک بستی کی مثال جس کے لوگوں نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلایا اور پھر اس بستی والوں پر اللہ کا عذاب نازل ہوا۔

کائنات میں خدا کی قدرت و حکمت کی جو بے شمار نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں، اُن میں سے بعض کی طرف اشارہ اور اس امر کی وضاحت کہ یہ ساری نشانیاں اللہ کے شکر کو واجب کرتی ہیں مگر ان تمام شواہد کے ہوتے ہوئے بھی کفرانِ نعمت اور انکارِ توحید، جہالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے، جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ کے لئے اپنی مخلوق کو مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اللہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اُسے چشمِ زدن میں کر دیتا ہے۔

نبی علیہ السلام نے سورۂ یٰس کو "قرآن کا دِل" کہا ہے، جیسے سورۂ فاتحہ کو "اُمّ القرآن" کہا گیا ہے۔ یٰس کو قرآن کا دل اس لئے کہا گیا کہ اس میں قرآن کی دعوت کو اتنے مؤثر اور پُر زور طریقے سے پیش کیا گیا ہے کہ قلب و نظر کا جمود ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور روح میں ارتعاش کی کیفیت پیدا ہوتی نظر آتی ہے۔ غالباً اسی بنا پر حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰس پڑھا کرو" تاکہ مرتے وقت مسلمان کے ذہن میں اسلام کے بنیادی عقائد تازہ ہو جائیں، اس کی آنکھوں کے سامنے آخرت کا نقشہ آجائے اور اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے کہ حیاتِ دنیا کی منزل سے گزر کر اب آگے اسے کن منزلوں سے سابقہ پڑنا ہے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن اپنی شان اعجاز اور حکیمانہ تعلیمات کے لحاظ سے اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ جو نبی اُمّی اس کو لے کر آیا وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے۔ نبی کریم علیہ السلام کا مشن ڈرانے کا فائدہ اس کو ہوتا ہے جو نصیحت مان کر اس پر چلنا چاہے۔ موت کے بعد دوسری زندگی یقینی ہے۔

۲۔ اس بستی کی مثال جس میں کئی نبی آئے، مگر وہاں کے لوگ انہیں جھٹلایا ہی کرتے۔ نبی کا کام اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ جن قوموں پر عذاب آیا وہ خود اس کے کفر و تکذیب اور شامت اعمال کی وجہ سے آیا۔ یہ کیسی کھلی گمراہی ہے کہ اس مہربان اور قادر مطلق پروردگار کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی پرستش کی جائے جو نہ کسی کو نفع پہنچا سکتی ہیں اور نہ کسی مصیبت سے نجات دلا سکتی ہیں۔

۳۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل۔ تمام پھل اور میوے قدرت الٰہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ کسی انسان کے ہاتھ میں یہ قدرت نہیں کہ ایک پھل بھی اُگا سکے۔ اللہ تعالیٰ نے نباتات میں، انسانوں میں اور دوسری تمام مخلوقات میں جوڑے بنائے ہیں۔ سورج کی طرح چاند ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہتا۔ طوفان نوح کا ذکر۔ قیامت اچانک اور ناگہانی آجائے گی۔ جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو سب کے ہوش و حواس اڑ جائیں گے۔

۴۔ صور پھونکے جانے کا بیان۔ روز محشر جب حساب و کتاب ہوگا تو نہ کسی کی نیکی ضائع ہوگی نہ جرم کی حیثیت سے زائد سزا ملے گی۔ اہل جنت کو جنت میں ہر قسم کی عیش و عشرت کے سامان مہیا ہوں گے۔ کافروں اور گنہگاروں کا جنت کی آسائشوں میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

۵۔ قرآن شعر و شاعری کا کوئی دیوان نہیں نصیحتوں اور روشن تعلیمات سے بھرپور ایک کتاب اور ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات میں غور و فکر کی دعوت۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کے مقابل تم حاکم اور معبود ٹھہرا رہے ہو وہ آڑے وقت میں تمہارے تو کیا کام آئیں گے وہ خود اپنی بھی مدد نہ کر سکیں گے۔ انسان کو اپنی حقیقت پر غور کرنا چاہیئے کہ کس طرح ایک قطرۂ آب سے اس کی تخلیق ہوئی۔

سورۃ الصّٰفّٰت

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۷	ترتیب نزول	۵۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۵
تعداد آیات	۱۸۲	تعداد الفاظ	۸۷۳
تعداد حروف	۲۹۵۱		

سورت کے پہلے ہی لفظ سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ سورت کے مضامین بتلا رہے ہیں کہ مکی زندگی کے دور متوسط میں اس وقت نازل ہوئی جب مسلمانوں پر مشرکین مکہ کا ظلم و ستم عروج پر پہنچ چکا تھا اور نبی اور اصحابِ نبی حوصلہ شکن حالات سے دوچار تھے۔

دعوت رسالت کو قبول کرنے سے جس شدت کے ساتھ انکار کیا جا رہا تھا، اس پر مشرکین کو اسی قوت اور زور کے ساتھ تنبیہہ کی گئی ہے۔

تنبیہہ کے ساتھ ساتھ اس سورت میں تعلیم و ترغیب کا حق بھی پورے توازن کے ساتھ ادا کیا گیا ہے۔ توحید اور آخرت کے عقیدے کی صحت پر مختصر مگر دل نشین

پیرائے میں استدلال کیا ہے۔

آخرِ سورت میں خبردار کیا گیا ہے کہ جس پیغمبر کا تم آج مذاق اڑا رہے ہو اور جو تمہیں بے یار و مددگار نظر آرہا ہے وہ عنقریب تم پر غالب آئے گا۔ اس کے پیروکار تمہاری جھوٹی عظمتوں کو روند ڈالیں گے۔

اس سورت میں جو چند تاریخی قصے بیان کیے گئے ہیں ان میں سب سے زیادہ سبق آموز قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ وہ اللہ کا اشارہ ملتے ہی اپنے محبوب اور اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کے لیے آمادہ ہوگئے تھے۔ اس میں ان کفارِ قریش کے لیے ہی سبق نہ تھا جو اپنے نسبی رشتے ابراہیم علیہ السلام سے جوڑتے تھے بلکہ ان مسلمانوں کے لیے بھی سبق تھا جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاچکے تھے۔ یہ قصہ سنا کر انہیں بتایا گیا کہ اسلام کی روح کیا ہے۔ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے کیا تقاضے ہیں۔؟

آخری آیات میں ان مؤمنین مخلصین کے لیے بشارت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید وحمایت میں حوصلہ شکن حالات کا مقابلہ کر رہے تھے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ آسمانوں پر فرشتے اور زمین پر خدا کے نیک بندے ہر زمانے میں زبان وعمل سے یہ شہادت دیتے رہے ہیں کہ سب کا مالک معبود ایک ہے۔ ستارے آسمان کی زیب و زینت کا سامان ہیں۔ ستاروں کے ٹوٹنے کی حقیقت۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کیے جانے کے دلائل۔

۲۔ قیامت کے دن اللہ جل شانہٗ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ مشرکوں کو مع ان کے معبودوں

کے اکٹھا کرو اور ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ۔ قیامت کے دن جھوٹے معبودوں اور ان کا اتباع کرنے والوں کا انجام۔ توحید اور رسالت کا انکار کرنے والے اپنی گستاخیوں اور نافرمانیوں کا مزہ چکھیں گے۔ نیک اور فرمانبردار بندوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔

۳۔ نوح علیہ السلام کی تبلیغ کا ذکر۔ قومِ نوح کی نافرمانیوں کا تذکرہ۔ نیکی اور نیک نامی ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرتے ہوئے خواب میں دیکھنا۔ ذبحِ اسماعیل کا قصہ۔

۴۔ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کا قصہ۔ فرعون اور قومِ فرعون کی غرقابی کا ذکر۔ حضرت الیاس علیہ السلام کا تذکرہ۔

۵۔ حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ۔ فرشتوں اور جنوں کا ذکر۔ فرشتوں اور جنوں کے ہاتھ میں کوئی مستقل اختیار نہیں۔ خدا منکروں کے مقابلہ میں اپنے پیغمبروں کو مدد پہنچاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی ذات تمام عیبوں سے پاک اور تمام کمالات کی جامع ہے۔

سورۃ صٓ

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۸	ترتیب نزول	۳۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۵
تعداد آیات	۸۸	تعداد الفاظ	۷۳۸
تعداد حروف	۳۱۰۷		

سورت کا آغاز صرف ایک حرف "صٓ" سے ہوتا ہے اور اسی ایک حرف کو سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مکہ میں اس وقت نازل ہوئی جب علانیہ دعوتِ حق کا آغاز ہوا تھا، اور قریش کے سردار چونک گئے تھے اور بعض روایات اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد یہ سورت نازل ہوئی۔ پہلی روایت کی بناء پر اس سورت کے نزول کا زمانہ نبوت کا چوتھا سال قرار پاتا ہے، اور دوسری روایت کی بناء پر نبوت کے چھ برس بعد۔

روایات اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ جب حضور علیہ السلام کے چچا ابوطالب بیمار

ہوئے اور قریش کے سرداروں نے محسوس کیا کہ ان کا آخری وقت ہے، اس وقت انہوں نے سوچا کہ اب چل کر ابو طالب سے اس کے بھتیجے کے بارے میں کوئی دو ٹوک بات کر لینی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے مرنے کے بعد ہم ان کے بھتیجے (محمدؐ) کے ساتھ کوئی سخت معاملہ کریں اور عرب کے لوگ ہمیں طعنہ دیں۔ چنانچہ سردارانِ قریش ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم ایک انصاف کی بات لے کر آئے ہیں: وہ یہ کہ آپ کا بھتیجا اپنے دین پر رہے اور ہم اپنے دین پر، وہ ہمارے بتوں کو بُرا کہنا چھوڑ دے، اس بات پر آپ اُس سے ہماری صلح کرا دیں۔ ابو طالب نے جب یہ بات حضورؐ سے بتائی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میں آپ سب کے سامنے ایک ایسی بات پیش کرتا ہوں کہ اگر اسے مان لیں تو سارا عرب تابع فرمان ہو جائے، اور عجم ان کے زیرِ نگین ہو۔ کہنے لگے وہ بات اور وہ کلمہ کیا ہے۔؟ آپؐ نے فرمایا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"۔ یہ سن کر سب لوگ چلے گئے، اور غصے میں وہ باتیں کہنے لگے جن کا ذکر اس سورت کی ابتدائی آیتوں میں ہے۔

سردارانِ قریش اور حضور علیہ السلام کے سوال و جواب کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ ان لوگوں کے انکار کی وجہ یہ نہ تھی کہ دعوتِ حق میں کوئی خامی تھی، بلکہ اس کی اصل وجہ ان کا تکبر، غرور اور جھوٹا گھمنڈ تھا، یہ اس بات پر تیار نہ تھے کہ اپنی ہی برادری کے ایک ہی فرد کو اللہ کا نبی مان کر اس کی پیروی کریں۔

ماضی کی بعض سرکش قوموں کا حوالہ جنہوں نے اللہ کے رسولوں سے ایسی ہی متکبرانہ روش اختیار کی تھی، وہ کیسے دردناک انجام سے دوچار ہوئے۔

فرماں بردار بندوں اور سرکش بندوں کے اس انجام کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو وہ آخرت میں اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

آخر میں آدم و ابلیس کا قصہ بیان کیا، اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سردارانِ قریش، تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جھکنے سے جو تکبر مانع ہو رہا ہے، وہی تکبر ابلیس کو آدم

کے آگے جھکنے سے مانع ہوا تھا، حکم خدا کی تعمیل کے مقابلے میں سرکشی اختیار کی تو لعنت کا مستحق ٹھہرا، اسی طرح اب جو لوگ تکبر اور حسد کی راہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انکار کر رہے ہیں، ان کا انجام بھی ابلیس جیسا ہی ہوگا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ کافروں کے قرآن کی صداقت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے انکار کرنے کا سبب۔ انبیا سے مقابلہ کا نتیجہ ہلاکت اور بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ نبی کریم علیہ السلام کی ذات والا صفات کے بارے میں مشرکین مکہ کی یاوہ گوئی۔ آسمانوں اور زمین کی حکومت اور اس کے خزانے، سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ بڑی بڑی طاقتور قومیں بھی رسولوں کو جھٹلا کر اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکیں۔

۲۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا قصہ۔ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ بھی تسبیح پڑھتے۔ داؤد علیہ السلام کے معجزات۔ داؤد علیہ السلام کے معمولات۔

۳۔ نیکو کاروں اور بدکاروں کا ایک انجام نہیں ہو سکتا۔ قرآن اس لئے اتارا گیا ہے کہ لوگ اس کے معانی اور مضامین میں غور کریں اور اس کی نصیحتوں سے نفع اندوز ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے کچھ واقعات۔

۴۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے صبر و تحمل کا ذکر۔ پیغمبروں کا امتیاز یہ ہے کہ ان کے برابر خدا کو اور آخرت کو یاد رکھنے والا کوئی نہیں۔ جنت کی نعمتوں کا ذکر۔ کافروں فتنہ پردازیوں کا کا انجام۔ دوزخیوں کی باہمی گفتگو۔

۵۔ نبی کا کام صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو آنے والی خوفناک گھڑی سے آگاہ کر دیں۔ قیامت اور اس کے احوال کوئی معمولی چیز نہیں۔ تخلیق آدم کا ذکر۔ شیطان کے راندۂ درگاہ الٰہی ہونے کا ذکر۔

◉

سورۃ الزمر

تعارف

ترتیب تلاوت	۳۹	ترتیب نزول	۵۹
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۸
تعداد آیات	۷۵	تعداد الفاظ	۱۱۸۴
تعداد حروف	۵۹۶۵		

اس سورت کا نام آیت نمبر ۷۱، ۷۳۔ "وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا" اور "وسیق الذین اتقوا ربہم الی الجنۃ زمرا" سے ماخوذ ہے۔

ہجرت حبشہ سے پہلے اس کا زمانۂ نزول ہے، یہی اشارہ آیت نمبر دس "وارض اللہ واسعۃ" سے نکلتا ہے کہ یہ سورت ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی تھی۔

یہ پوری سورت ایک بہترین اور انتہائی مؤثر اور بلیغ خطبہ ہے جو ہجرت حبشہ سے پہلے مکہ مکرمہ کی ظلم وستم سے بھری ہوئی اور عناد و مخالفت سے لبریز فضا میں دیا گیا، قریش مکہ کے سامنے ایسا بھرپور اور بلند پایہ وعظ ہے جس کی اثر پذیری سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اس میں دعوت محمدی کی اساس کو بتایا گیا ہے کہ انسان خالص اللہ کی بندگی کسے کسی اور کے آگے گردن جھکا کر اپنی خدا پرستی کو مجروح نہ کرے۔ دعوتِ محمدؐ کی اس حقیقی اساس کو مختلف پیرایوں میں بار بار دہرایا گیا ہے۔ نہایت زوردار طریقے سے توحید کو ماننے کے عمدہ نتائج اور شرک کے برے نتائج کی نشان دہی کی گئی ہے۔

اہلِ ایمان کو ہدایت کہ اگر ایک جگہ اللہ کی بندگی کے لئے تنگ ہو گئی ہے تو کہیں اور چلے جاؤ۔ اللہ کی زمین وسیع ہے۔ اپنا دین اور عقیدہ بچانے کے لئے کسی اور طرف نکل کھڑے ہو۔ جہاں خود بھی اپنے عقیدے کے مطابق پوری آزادی سے زندگی بسر کر سکو۔ اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دے سکو۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ جل شانہٗ کی اتاری ہوئی کتاب کے احکام پھیل کر اور نافذ ہو کر رہیں گے جس نے اپنے دل میں سچی بات کو نہ ماننے کی ٹھان لی۔ اللہ اسے کبھی کامیابی کی راہ نہیں دیتا۔ نصاریٰ کے عقائد کا رد۔ اللہ پر کسی کا دباؤ نہیں، اس کے آگے سب مغلوب ہیں۔ عجائبات قدرت کا ذکر۔ قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ سمجھ والے اور بے سمجھ والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔

۲۔ جس نے دنیا میں نیکی کی آخرت میں اس کے لئے دائمی بھلائی اور راحت ہے۔ گناہ اور معصیت کے ماحول اور سرزمین سے دوسری جگہ ہجرت کا حکم۔ کافروں اور دوزخ کی آگ گھٹاؤں اور بادلوں کی طرح ہر سمت سے گھیرے گی۔ جو اللہ کی باتیں سنتے اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ دراصل وہی عقل والے اور سیدھی راہ پانے والے ہیں۔

۳۔ دنیا میں کوئی بات قرآن کی باتوں سے بہتر نہیں۔ محشر میں ظالموں کے ہاتھ بندھے

ہوں گے۔ آخرت کا عذاب بہت زبردست ہے۔ اگر مجرموں کو ذرا بھی سمجھ ہوتی تو ضرور کچھ فکر کرتے۔ مشرک اور موحد میں جو فرق ہے وہ قیامت کے دن ساری کائنات پر ظاہر ہو جائے گا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی شان۔ اللہ تعالیٰ متقین اور محسنین کو ان کے نیک کاموں کا اچھا بدلہ دے گا۔ ٹھیک راستہ پر لگا دینا یا نہ لگانا یہ سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ عنقریب پتہ لگ جائے گا کہ خدائے واحد کا بندہ غالب آتا ہے یا دَر دَر کا بھکاری۔ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دین کا راستہ ٹھیک ٹھاک بتلا دیا۔

۵۔ نیند بھی موت کا ایک نمونہ ہے۔ بتوں کو نہ کوئی اختیار ہے اور نہ سمجھ، پھر انہیں شفیع ماننا کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔ زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ جل شانہٗ جانچ اور امتحان کے لئے بندوں کو اپنی نعمتوں سے نوازتے ہیں۔ روزی کا زیادہ ہونا یا تنگ ہونا کسی شخص کے مقبول یا مردود ہونے کی دلیل نہیں۔

۶۔ اللہ جل شانہٗ کی بے پایاں رحمت اور شانِ عفو و درگزر کا بیان۔ اگر گناہوں کے بعد اللہ کی طرف رجوع کر لو اور سچے دل سے توبہ کر لو تو وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ عذاب اور مصیبت آنے سے پہلے قرآنی ہدایات پر چل کر اپنے مستقبل کی روک تھام کر لو۔ جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو جھٹلاتے ہیں، قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

۷۔ اس سے بڑھ کر نادانی، حماقت اور جہالت کیا ہوگی کہ انسان خدا کو چھوڑ کر ایرا غیرا کی پرستش کرتا پھرے۔ تمام چیزوں کا پیدا کرنا، باقی رکھنا اور تصرف کرنا سب اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ قیامت کے دن ساری زمین اللہ تعالیٰ کی ایک

مٹھی میں اور سارے آسمان کاغذ کی طرح لپٹے ہوئے ایک ہاتھ میں ہوں گے، نیکی کے بدلہ میں کمی اور بدی کے بدلہ میں زیادتی نہ ہوگی۔

۸۔ قیامت میں حساب وکتاب کے بعد کافروں کو دھکے دے کر دوزخ کی طرف ہنکایا جائے گا۔ جنہوں نے غرور اور شیخی میں آکر اللہ تعالیٰ کی بات نہ مانی، وہ ہمیشہ دوزخ میں اس کی ہولناکیوں کا مزہ چکھتے رہیں گے۔ ایمان والوں کو اعزاز واکرام کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

سورۃ المؤمن

تعارف

ترتیب تلاوت ------- ۴۰	ترتیب نزول ------- ۶۰
مکی/مدنی ------- مکی	تعداد رکوعات ------- ۹
تعداد آیات ------- ۸۵	تعداد الفاظ ------- ۱۲۴۲
تعداد حروف ---- ۵۲۱۳	

اٹھائیسویں آیت کے فقرے "وقال رجل مؤمن من آل فرعون" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ یعنی وہ سورت جس میں آل فرعون کے ایک خاص مومن کا ذکر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ سورۂ مومن، سورۂ زمر کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس سورت کی ترتیبِ تلاوت اور ترتیبِ نزول ایک ہی ہے۔

سورت کے مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نزول مکی زندگی میں اس وقت ہوا جب قریش نبی علیہ السلام کے خلاف اپنی مہم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے پوری طرح سرگرم عمل ہو گئے تھے۔ پہلا حصہ یہ تھا کہ ہر طرف جھگڑے اور مختلف نوع کی بحثیں

چھیڑ کر اسلام کی دعوت اور خود نبی علیہ السلام کی ذات میں شکوک پیدا کئے جائیں تاکہ وہ لوگ بھی شک اور تذبذب کا شکار ہو جائیں جو آپ پر ایمان لا چکے ہیں۔ دوسرا حصّہ یہ تھا کہ حضور علیہ السلام کو قتل کر دینے کے لئے فضا ہموار کی جائے۔

صورتِ حال کے ان دونوں پہلوؤں کو سورت کے ابتدائی حصّہ میں بیان کیا گیا ہے، اور خاصی طویل تقریر اس صورتِ حال پر سبق آموز تبصرہ کی حیثیت سے کی گئی۔ سازشِ قتل کے جواب میں آلِ فرعون کے مومن کا قصہ سنایا گیا، اور اس قصے کے ذیل میں تین گروہوں کو تین مختلف سبق دیئے گئے ہیں :۔

۱۔ کفار کو یہ جتلایا گیا کہ تم جو کچھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرنا چاہتے ہو، یہی فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے ساتھ کرنا چاہا تھا، اس کا جو انجام ہوا وہ دنیا کے سامنے ہے۔

۲۔ اہلِ ایمان کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ تمہارے مخالف اس وقت خواہ کتنے ہی زبردست ہوں اور تم ان کے مقابلے میں کتنے ہی لاچار کیوں نہ ہو۔ مگر تم جس خدا کے دین کا بول بالا کرنے کے لئے یہ مصیبتیں اٹھا رہے ہو، وہ تمہیں ایک دن ان سب پر غالب کرے گا۔ تم صرف خدا کی پناہ مانگتے رہو اور صرف اسی پر بھروسہ رکھو۔

۳۔ ان دو گروہوں کے علاوہ ایک تیسرا گروہ تھا جو اگرچہ سمجھ چکا تھا کہ حق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور قریش مکہ غلطی پر ہیں، مگر اس کے باوجود خاموش تھا اور حق و باطل کی کشمکش کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ ان کے ضمیر کو جھنجھوڑا ہے کہ تماشا دیکھنے کے بجائے تمہیں وہ کردار ادا کرنا چاہیئے جو فرعون کے دربار میں ایک جرأت مند اور راست باز درباری نے اس وقت انجام دیا تھا۔ جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرنا چاہا تھا۔

اب رہی کفار کی وہ سازش جو مکہ میں حق کو نیچا دکھانے کے لئے کی جا رہی تھی ایک

طرف ان کے جواب میں توحید اور آخرت کے عقائد کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے، جو اہلِ حق کے اور ان کے درمیان وجہِ نزاع بنے ہوئے تھے۔ دوسری طرف ان محرکات کو بے نقاب کیا گیا ہے جن کی بنا پر سردارانِ قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس قدر سرگرمی اور جوش و خروش کے ساتھ برسرِ پیکار تھے۔

منکرینِ حق کو تنبیہات کہ اگر تم حق کے مقابلے میں معارضہ اور جنگ و جدال سے باز نہ آئے تو اسی بُرے انجام کو پہنچو گے جس کو تم سے پہلے منکرینِ حق پہنچ چکے ہیں۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر کے بندوں کو گناہوں سے ایسا پاک وصاف کر دیتے ہیں جیسے کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت کے دلائل۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کے انکار کا انجام تباہی اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ مجرمین اور منکرین کی زبون حالی کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا علم اور رحمت ہر چیز کو محیط ہے، حقیقی اور عظیم الشان کامیابی صرف اللہ کی خاص مہربانی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

۲۔ کافروں کے کفر کی سزا حبسِ دوام ہوگی۔ زبردست حکمت و قدرت والے خدا کی عدالت سے جو سزا نافذ کی جائے گی، اس کی کوئی اپیل نہ ہو گی۔ جس دن تمام اگلی پچھلی امتیں خدا کی پیشی میں حاضر ہوں گی اس روز ہر ایک کو اپنے اچھے بُرے عمل کا پتہ لگ جائے گا۔ جس نے جیسے عمل کئے ہیں، قیامت کے دن اسے ویسا ہی بدلہ ملے گا۔

۳۔ رسولوں کو جھٹلا کر اور ان کی مخالفت کر کے کوئی قوم آخرت کی ہلاکت اور رسوائی

سے نہیں بچ سکتی۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے معجزات اور کھلی نشانیاں لے کر بھیجا۔ کافروں کی تدبیریں اور داؤ پیچ اللہ کی حکمت و مشیت کے آگے دھرے رہ جاتے ہیں۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے کا مشورہ۔

۴۔ خدا کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں۔ قیامت کے دن سے ڈرنا چاہیئے۔ جب محشر میں سب لوگ حساب و کتاب کے لئے جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بیزار ان لوگوں سے ہیں جو بلا عقلی اور نقلی دلیل کے اللہ کی باتوں میں جھگڑا ڈالتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون کی ناکامی۔

۵۔ فانی اور زائل زندگی کی چند روزہ عیش و بہار میں پڑ کر آخرت کی دائمی راحت کو نہ بھولو۔ برائی کا بدلہ برابر برا اور نیکی کا صلہ بے پایاں ہوگا۔ خدا کے سوا کوئی ذات ایسی نہیں جو دنیا یا آخرت میں ادنیٰ ترین نفع نقصان کی مالک ہو۔ ہر نیک و بد کو قبر میں اس کا ٹھکانہ صبح و شام دکھایا جائے گا۔

۶۔ حق پرستوں کی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ دنیا میں بھی ان کا بول بالا ہوتا ہے اور آخرت کی عزت و رفعت سے بھی نوازے جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہٗ حضور نبی کریم کے طفیل ان کی امّت کو روز محشر تمام امتوں کے روبرو سرخرو اور سربلند فرمائیں گے۔ جو لوگ توحید کی دلیلوں، آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کے معجزوں میں شک و شبہ ڈالتے اور جھگڑتے ہیں وہ انجام کار سخت ذلیل و رسوا ہوں گے۔ جو کچھ مانگنا ہے اللہ سے مانگو، وہی دعاؤں کو قبول کرنے والے ہیں۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی راحت و آسائش کے لئے رات کو اور کام کاج کے لئے دن کو پیدا فرمایا۔ ان بے شمار اور بے پایاں نعمتوں کا ذکر جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے پیدا کی ہیں۔ انسان کی پیدائش اور زندگی کے مختلف مدارج کا بیان۔

۸- جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکموں اور اس کے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں وہ روزِ محشر قیدیوں کی طرح گھسیٹتے ہوئے لائے جائیں گے اور ان کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی۔ مشرکین اپنی حماقت اور غلطی کا اعتراف اس وقت کریں گے جب قیامت کے روز اپنی طرح اپنے معبودوں کو بھی مجبور اور بے دست و پا دیکھیں گے۔ مغرور اور متکبروں کا آخرت میں بہت برا ٹھکانہ ہے۔

۹- اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدے اور نفع کے لئے کیا کیا چیزیں پیدا کیں مگر انسان نے پھر بھی اللہ تعالیٰ کی ان بے شمار نعمتوں کا کما حقہٗ شکر ادا نہ کیا۔ آخرت کی زندگی میں صرف اللہ اور اس کے رسولوں کی فرمانبرداری کام آئے گی۔ مادی ترقیات، معاش کے بے پناہ وسائل اور ناقابلِ تسخیر فوجی طاقتیں سب دھری رہ جائیں گی۔

سُورۃ حٰمٓ السجدہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۴۱	ترتیبِ نزول	۶۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۶
تعداد آیات	۵۴	تعداد الفاظ	۸۰۹
تعداد حروف	۳۴۰۶		

اس سورت کا نام دو لفظوں سے مرکب ہے، ایک 'حٰمٓ' اور دوسرے 'سجدہ' یعنی وہ سورت جس کی ابتدا حٰمٓ سے ہوتی ہے اور ایک مقام پر اس میں سجدہ ہے۔

اس سورت کا زمانۂ نزول حضرت حمزہ کے ایمان لانے کے بعد اور حضرت عمر کے ایمان لانے سے پہلے کا زمانہ ہے۔

اس سورت میں اس مخالفت کو موضوع بنایا گیا جو قرآن مجید کی دعوت کو نقصان پہنچانے کے لئے کفار مکہ کی طرف سے کی جا رہی تھی۔

اس معاندانہ مخالفت کے جواب میں جو کچھ کہا گیا اس کا ماحصل یہ ہے:۔

یہ خدا کا نازل کردہ کلام ہے اور عربی زبان میں ہے۔ اس میں جو حقیقتیں کھول کھول کر

بیان کی گئی ہیں، وہ صرف ان لوگوں کو نظر نہیں آتیں جن کے دلوں میں علم کی روشنی نہیں، اور ان کے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں، ان کی عقلیں زنگ آلود ہو چکی ہیں۔

لوگ خواہ کتنا ہی اپنی عقلوں پر خول چڑھا لیں اور اپنے کان بند کر لیں مگر یہ حقیقت نہیں بدل سکتی کہ تمہارا خدا ایک ہے۔

تمہیں اس بات پر ذرہ برابر بھی ندامت نہیں ہوتی کہ تم اس خدا کے ساتھ شرک کر رہے ہو جو زمین و آسمان کا خالق ہے، جس کی پیدا کی ہوئی بے شمار نعمتوں سے تم صبح و شام بہرہ ور ہو رہے ہو، جس کے پیدا کئے ہوئے رزق پر تم پل رہے ہو؟

قرآن تمہاری زبان (عربی) میں نازل کیا جا رہا ہے تو تم کہتے ہو کہ یہ عجمی زبان میں کیوں نہ نازل کیا گیا، حالانکہ اگر عجمی زبان میں نازل کیا جاتا تو تم کہتے کہ کتنی عجیب بات ہے کہ ہماری زبان عربی ہے اور ہماری ہدایت کے لئے جو کتاب نازل کی جا رہی ہے وہ عجمی زبان میں ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہدایت کو اختیار کرنا مقصود ہی نہیں ہے، نہ ماننے کے لئے نئی نئی بحثیں تلاش کرتے ہو۔

کیا تم نے کبھی یہ بھی سوچا کہ اگر حقیقت یہی نکلی کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے تو اس کی مخالفت میں اتنی دور تک جا کر تمہارا انجام کیا ہوگا۔؟

مخالفین کو یہ جوابات دینے کے ساتھ اُن مسائل کی طرف بھی توجہ کی گئی جو شدید مزاحمت کے اس ماحول میں اہل ایمان کو درپیش تھے۔ ان کی ہمت بندھائی گئی کہ تم حقیقت میں بے یار و مددگار نہیں ہو، اللہ کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ ہے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن جیسی عظیم الشان اور بے مثال کتاب ہدایت کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی

مہربانی اور رحمت ہے۔ قرآن اعلیٰ درجہ کی صاف اور شستہ عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ حق کی باتیں سن کر کافر جو عذر ہائے لنگ تراشتے تھے ان کا ذکر۔ جو لوگ کسی محتاج اور مسکین کو صدقہ خیرات کا ایک پیسہ دینے کے بھی روادار نہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بس اب کہیں حساب وکتاب نہیں دینا، ان کا انجام یقیناً بہت خراب ہوگا۔ ایمان لانے اور نیک کام کرنے والوں کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والا ثواب۔

۲۔ اللہ جل شانہٗ کی بے شمار نعمتوں کا ذکر۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنی کامل قدرت سے زمین و آسمان اور ان کے تمام متعلقات صرف چار دن میں پیدا کئے۔ چاند ستاروں کے ذریعے آسمان کو رونق بخشی۔ اللہ تعالیٰ کی ان عظیم الشان نشانیوں کو دیکھنے اور سننے کے بعد بھی اگر کوئی نصیحت قبول نہ کرے تو پھر وہ اس بات کے لئے تیار ہو جائے کہ اس کا انجام بھی عاد وثمود جیسا ہو۔

۳۔ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے تمام دشمن جمع ہو جائیں گے تو ان کی جماعتیں بنا دی جائیں گی اور گروہ در گروہ انہیں دوزخ کی آگ میں دھکیلا جائے گا۔ قیامت کے روز انسان کے کان، آنکھ اور ہاتھ ہر چیز اس کے اعمال کی گواہی دے گی۔

۴۔ انسان کا بدترین مشن یہ ہے کہ خود بھی اچھی بات نہ سنے اور دوسروں کو بھی نہ سننے دے۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا دائمی آگ ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا، نیک عمل کئے اور ہر وقت اسی کی خوشنودی اور شکر گزاری میں لگے رہے ان کو کسی مرحلے پر ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں، ان کے لئے روحانی سکون اور دائمی عیش ہے۔

۵۔ بہترین شخص وہ ہے جو خود بھی اللہ تعالیٰ کا ہو رہے، اسی کی پسندیدہ روش پر چلے اور دوسروں کو بھی اسی طرف آنے کی دعوت دے۔ نیکی اور بدی ہرگز برابر نہیں ہو سکتی۔ سچے داعی الی اللہ کے اوصاف، دعوت الی اللہ کا طریقہ، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل۔ اللہ

تعالیٰ کی نصیحت کیا ہے ؟ ایک صاف ، واضح اور مضبوط کتاب جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لی تاکہ جھوٹ اور باطل کو اس کے قریب بھی پھٹکنے کی مجال نہ ہو سکے۔

۶۔ قیامت کی خبر صرف اللہ کو ہے۔ بڑے سے بڑا نبی اور فرشتہ بھی اس کی تعیین نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔ انسان بہت تھڑ دلا ہے، نہ مصیبت کی برداشت نہ عیش و عشرت میں سکون اور قناعت۔ مجرم اور گنہگار دنیا میں کتنا ہی خوش ہو لیں، وہاں (آخرت) عمر بھر کے کرتوت سامنے آجائیں گے۔ کوئی چیز اللہ کے قبضے اور احاطے سے باہر نہیں۔

سُورۃ الشوریٰ

تعارف

ترتیبِ تلاوت ۔۔۔۔۔۔ ۴۲	ترتیبِ نزول ۔۔۔۔۔۔ ۶۲
مکی/مدنی ۔۔۔۔۔۔ مکی	تعداد رکوعات ۔۔۔۔۔۔ ۵
تعداد آیات ۔۔۔۔۔۔ ۵۳	تعداد الفاظ ۔۔۔۔۔۔ ۸۶۹
تعداد حروف ۔۔۔۔۔۔ ۳۵۴۵	

سورت کی آیت نمبر ۳۸ کے فقرے "وَاَمرھم شوریٰ بینھم" سے ماخوذ ہے۔
مطلب یہ ہے کہ وہ سورت جس میں شوریٰ کا لفظ اور اس کا ذکر ہے۔
اس سورت کا زمانۂ نزول کیا ہے، کوئی معتبر روایت اس کی نشان دہی نہیں کرتی لیکن مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حٰم السجدہ کے متصلاً نازل ہوئی ہوگی ترتیب مضامین کے اعتبار سے اسی کا تتمہ معلوم ہوتی ہے۔ سورت حٰم السجدہ کی طرح اس سورت میں بھی سردارانِ قریش کی معاندانہ روش پر کاری ضربیں لگائی گئی ہیں تاکہ وہ لوگ حق کو حق، اور باطل کو باطل سمجھ لیں جن میں عقل وخرد اور احساس وشعور کی ہلکی سی رمق بھی باقی ہے۔

بات کی ابتدا، اس طرح کی گئی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر کیا تعجب کرتے ہو۔ یہ کوئی نئی اور انوکھی بات نہیں بیان کر رہے ہیں۔ ہدایت اور راست بازی کی جو باتیں یہ بتا رہے ہیں، ان سے پہلے اللہ کے تمام پیغمبر یہی باتیں لوگوں کو بتاتے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بتایا گیا کہ کسی شخص کے نبی ہونے کے یہ معنی نہیں کہ وہ مخلوقِ خدا کی قسمتوں کا مالک ہوگیا اور وہ اس کا دعویٰ کرتا ہے۔ قسمتوں کا مالک تو اللہ ہی ہے۔ نبی کا کام تو یہ ہے کہ وہ اچھے اور برے کا فرق ظاہر کر دے، غافلوں کو چونکا دے اور بھٹکے ہوؤں کو سیدھے راستے کی نشان دہی کر دے۔

اس حقیقت کو واضح کیا گیا کہ اللہ نے سارے انسانوں کو راست باز ہی کیوں نہ بنا دیا، فکر و عمل کا اختلاف کیوں رکھا۔! اس سے اس طرف اشارہ کیا کہ اس اختلاف کے سبب تو یہ امکان پیدا ہوا کہ انسان اللہ کی اس رحمت خاص کو پا سکے جو دوسری بے اختیار مخلوق کے لئے نہیں ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے ہیں، اس کی بنیادی اساس کا ذکر۔ دین کا واضح تصور پیش کرنے کے بعد یہ بات بتائی گئی کہ اللہ نے ایک طرف اپنی کتاب نازل کر کے ہدایت اور سیدھی راہ کے تمام طریقے تمہاری زبان میں سمجھا دیئے، دوسری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کی زندگیاں تمہارے سامنے موجود ہیں، جنہیں دیکھ کر تم جان سکتے ہو کہ قرآن کی رہنمائی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے کیسے انسان تیار ہوئے ہیں۔! ان بدیہی شواہد کے بعد اگر کوئی سیدھی راہ اختیار نہ کرے تو پھر اُسے اُس ہولناک انجام کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جس کی یاد دہانی اللہ اور اس کا رسولؐ بار بار کرا رہے ہیں۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ مشرکین خداوند قدوس کی جناب میں ایسی ایسی گستاخیاں کرتے ہیں جس سے کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت اور فرشتوں کی تسبیح واستغفار کی برکت سے تھما ہوا ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو اپنا رفیق اور نگہبان بنا رکھا ہے وہ سب اللہ کی نظر میں ہیں، روز جزا چن چن کر پکڑے ہوئے آئیں گے۔

۲۔ تمام جھگڑوں کے فیصلے اللہ تعالیٰ کے سپرد ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے الگ اور جانوروں کے الگ جوڑے بنا دیئے تاکہ روئے زمین پر ان کی نسلیں پھیلیں اور اپنی روزی کمانے کی فکر کریں۔ تمام جانداروں کو روزی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے مگر کم وبیش کا تعین اپنی حکمت کے مطابق کرتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے چن کر اپنی رحمت سے مقام قرب پر فائز فرماتا ہے کافروں اور مشرکوں کے توحید اور اصول دین میں اختلافات اور شبہے ڈالنے کے اسباب۔ اللہ تعالیٰ کے دین، اس کی کتاب اور اس کی باتوں کی سچائی کھلم کھلا ظاہر ہو چکی۔ اب جو اسے ماننے سے انکار کرے گا یا جھگڑا ڈالے گا وہ اللہ کے غضب کا نشانہ بنے گا۔

۳۔ جو صرف دنیا کا طلب گار ہے اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی کچھ دے دیتے ہیں، آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اور جو آخرت کے ثواب کے لئے محنت اور طلب کرتا ہے اس کے لئے آخرت میں اس کی محنت سے کئی گنا زیادہ ثواب ہے۔ ظالموں کا ایک دن ضرور محاسبہ ہوگا اور نیک لوگوں کو نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ قرآن ابدی نجات اور فلاح کا راستہ بتاتا ہے۔ رزق پہنچانا اور رزق کے اسباب

پیدا کرنا سب اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

۴۔ جس طرح نعمتیں ایک خاص انداز سے اور حالات کی رعایت سے دی جاتی ہیں اسی طرح عقوبتیں بھی خاص اسباب اور ضوابط کے تحت نازل کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حدود اور پکڑ سے بھاگ کر کوئی مجرم کہیں نہیں جا سکتا۔ ایمانداروں کو اللہ تعالیٰ کے یہاں جو عیش و آرام ملے گا وہ دنیا کے عیش و آرام سے بہتر بھی ہوگا اور پائیدار بھی۔ ظلم اور زیادتی اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں پسند نہیں مظلوم اگر چاہے تو ظالم سے بدلہ لے سکتا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور دستگیری ہی سے انسان کو عدل و انصاف اور صبر و قناعت کی اعلیٰ خصلتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مجرم اور گنہگار قیامت کے روز ذلت اور ندامت سے نظریں نیچی کئے ہوں گے۔ سختی اور نرمی سب خدا کی طرف سے ہے۔ اولاد کا ہونا اور نہ ہونا سب اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے۔ اللہ جل شانہٗ سے ہم کلام ہونے کی صورتیں۔

سُورۃ الزخرف

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۴۳	ترتیب نزول	۶۳
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۷
تعداد آیات	۸۹	تعداد الفاظ	۸۴۳
تعداد حروف	۳۶۵۶		

سورت کی آیت نمبر ۳۵ میں "زخرفا" کا لفظ آیا ہے، اسی پر اس سورت کا نام ہے۔ سورت کے مضامین اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ یہ بھی اسی زمانے میں نازل ہوئی جس میں المؤمن حٰم السجدہ اور الشوریٰ نازل ہوئیں۔

سورت کی ابتدار اس بات سے ہوتی ہے کہ قریشِ مکہ اپنی سازشوں اور فتنہ پردازیوں کے بل بوتے پر یہ چاہتے ہیں کہ کتاب الٰہی کا نزول روک دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فتنہ پردازوں کی وجہ سے نہ انبیار کی بعثت مؤخر کی ہے اور نہ اپنی کتابوں کی تنزیل روکی ہے۔ بلکہ ایسے ظالموں اور شرارتیوں کو تباہ کیا ہے جو ہدایت کے راستے میں دیوار بن کر کھڑے ہوئے ہیں۔

اس سورت میں پورے زور کے ساتھ قریش اور اہل عرب کے ان جاہلانہ عقائد اور اوہام

کار د کیا گیا ہے جن پر وہ اصرار کئے چلے جا رہے تھے۔ بڑے حکیمانہ طریقے سے ان کی نامعقولیت کا پردہ چاک کیا ہے۔

جو کافر نبی علیہ السلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے، ان کو متنبہ کیا گیا کہ تم نے ہمارے نبی کے خلاف ایک اقدام کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹھیک ہے تم جو چاہو سو کرو، مگر یہ سن رکھو کہ ہم بھی پھر ایک فیصلہ کن قدم اٹھائیں گے۔

جس مذہب سے یہ چمٹے ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی مخالفت کر رہے ہیں، اس مذہب کی حقیقت واضح کی ہے۔

یہ لوگ اللہ کو زمین و آسمان کا خالق ماننے کے باوجود دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے۔ بندوں کو اللہ کی اولاد قرار دیتے تھے۔ ان حماقتوں اور جہالتوں سے روکا جاتا تو کہتے کہ ہمارے باپ دادا ایسا ہی کرتے اور کہتے چلے آ رہے ہیں۔ ان جاہلانہ عقائد کی تردید کے بعد بتایا گیا کہ نہ خدا کے کوئی اولاد ہے، نہ خدائی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی ایسا شفیع ہے جو جان بوجھ کر گناہ کرنے والوں کو اللہ کی گرفت سے بچا سکے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے حکم اور مرضی سے ان لوگوں کو شفاعت کا منصب سونپتے ہیں جو اس کے فرمانبردار اور پسندیدہ بندے ہیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن کو اہل عرب کی مادری زبان عربی میں نازل کیا گیا تاکہ اس کو سمجھیں اور عمل کریں۔ قرآن حکیم نہایت بلند مرتبہ اور تبدیل و تحریف سے محفوظ ہونے کی وجہ سے انتہائی مستحکم ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی تخلیقات اور مظاہر قدرت کا بیان۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس سے بڑھ کر گستاخی کیا ہوگی کہ اس کے لئے بیٹیاں تجویز

کرتے ہیں۔ کافروں اور مشرکوں کی شرارتوں اور خباثتوں کا ذکر۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم اور باپ کو نصیحت۔ مشرکوں کی دیدہ دلیری کی تفصیل۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں دنیوی مال و دولت کی کوئی قدر نہیں۔

۴۔ جو شخص سچی نصیحت اور یادِ الٰہی سے منہ موڑتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے۔ قیامت کے دن کافر انتہائی بے چارگی اور کسمپرسی کے حال میں ہوں گے۔ قرآن حکیم نبی علیہ السلام اور آپ کی قوم کے لئے خاص شرف و عزت کا سبب ہے۔

۵۔ نبی علیہ السلام کا راستہ وہی ہے جو دوسرے انبیاء کا تھا۔ شرک کی تعلیم کسی نبی نے نہیں دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر۔

۶۔ مشرکین مکہ کی کج بحثیوں کا ذکر۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا قیامت کی نشانی ہوگا۔ نبی علیہ السلام کی فرمانبرداری کا حکم۔

۷۔ سب سے اعلیٰ چیز جس سے آنکھیں آرام پائیں گی، وہ دیدارِ خداوندی ہے۔ دنیا میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے انہیں اس کے بدلے میں جنت اور اس کی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ دوزخ کا عذاب نہ ہلکا ہوگا نہ ملتوی۔ قیامت کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں۔

سورۃ الدخان

تعارف

ترتیب تلاوت	۴۴	ترتیب نزول	۶۴
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۵۹	تعداد الفاظ	۳۴۹
تعداد حروف	۱۴۹۵		

سورت کی دسویں آیت میں دخان کا لفظ اور ذکر آیا ہے "یوم یاتی السماء بدخان مبین" اسی لفظ پر سورت کا نام رکھ دیا گیا۔

اس کا زمانۂ نزول بھی وہی ہے جو اس سے پہلے دو تین سورتوں کا، لیکن ان کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورت کے نزول کا تاریخی پس منظر یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے قریش کی مخالفت اور ہٹ دھرمی سے تنگ آ کر دعا کی کہ اے اللہ تو ان لوگوں کو یوسفؑ کے قحط جیسے ایک قحط سے دوچار کر، شاید ان کے دلوں میں نرمی اور خوفِ خدا پیدا ہو۔ چنانچہ پورے عرب میں ایسا قحط پڑا کہ لوگ بلبلا اٹھے۔ بعض سردارانِ قریش حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قحط کی مصیبت سے نجات پانے کی درخواست کی،

اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی ۔

اس سورت میں چند حقائق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

تم لوگ جو یہ سمجھ رہے ہو کہ قرآن محمدؐ کی تصنیف ہے یہ بات خلافِ حقیقت ہے۔ قرآن اللہ کی اتاری ہوئی کتاب ہے ۔

یہ تمہاری بہت بڑی بھول اور نادانی ہے کہ اس رسول اور اس کتاب سے لڑکر تم جیت جاؤ گے، یہ گمان تمہاری جہالت اور نادانی پر مبنی ہے۔ یہ اللہ کی کتاب ہے، اللہ کا رسول تم کو سنا رہا ہے، اس کا ہر فیصلہ اور ہر بات اٹل ہے، تم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکو گے ۔

اللہ کی رحمت کا صرف یہی تقاضا نہیں کہ تمہیں روزی کا سامان بہم پہنچائے بلکہ یہ بھی ہے کہ تمہاری رہنمائی اور دائمی فلاح و بہبود کا انتظام کرے ۔ اور وہ اسی طرح کرتا ہے کہ اپنے رسول اور کتابیں تمہارے پاس بھیجے۔

ان امور کے بعد قحط کے معاملے کو لیا گیا اور کہا گیا ہے کہ جب یہ اس رسول کو نہیں مانتے جس کی زندگی اور حسنِ عمل سے صاف ظاہر ہے کہ یہ یقیناً اللہ کا رسولِ برحق ہے، تو ایک قحط سے ان کی اصلاح کیسے ہوگی ۔ ان کی غفلت اور سرکشی کسی بڑی گرفت کا تقاضا کر رہی ہے ۔

آخر میں فرعون اور قومِ فرعون کا حوالہ دیا گیا، وہ بھی ایسی ہی آزمائش سے گزرے تھے، مگر وہ بھی اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے ۔ اور پھر انجام کار ایک ایسے نتیجے سے دوچار ہوئے کہ ہمیشہ کے لئے سامانِ عبرت بن گئے ۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن حکیم کو شب قدر میں اتارا گیا ہے جو رمضان میں واقع ہے ۔ قضا و قدر کا

مسئلہ۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت اور ربوبیت عامہ کے دلائل۔ قیامت کے قریب ایک دھواں اٹھے گا جو تمام لوگوں پر اثر انداز ہوگا۔ آخرت کی پکڑ شدید ہوگی۔

۲۔ بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی نعمتوں کا ذکر۔ کائنات کا اتنا زبردست کارخانہ کوئی کھیل تماشا نہیں، اسے بڑی حکمت سے بنایا گیا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی وہی بچے گا۔

۳۔ دوزخیوں کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو دماغ سے اتر کر آنتوں کو کاٹتا ہوا باہر نکل جائے گا۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ آخرت میں چین اور راحت سے رہیں گے۔

سورۃ الجاثیہ

تعارف

ترتیب تلاوت ـ ـ ـ ـ ۴۵	ترتیب نزدل ـ ـ ـ ـ ـ ـ ۶۵
مکی/مدنی ـ ـ ـ ـ ـ ـ مکی	تعداد رکوعات ـ ـ ـ ـ ۴
تعداد آیات ـ ـ ـ ـ ـ ۳۷	تعداد الفاظ ـ ـ ـ ـ ـ ۴۹۲
تعداد حروف ـ ـ ـ ۲۱۳۱	

اٹھائیسویں آیت کے فقرے "وتریٰ کل امۃ جاثیۃ" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔

سورۂ دخان اور اس سورت کے مضامین میں بہت زیادہ مشابہت معلوم ہوتی ہے اور یہ کہنے کے لئے قرائن موجود ہیں کہ اس کا نزدل سورۂ دخان کے قریبی زمانے میں ہوا۔

عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت کے بارے میں کفارِ مکہ جو اعتراضات کرتے تھے اس میں ان کا جواب دیا گیا ہے۔ قرآن اور دعوتِ رسول کے مقابلے میں ان کا جو مخالفانہ رویہ تھا اس پر انہیں ٹوکا گیا ہے۔

بات کی ابتدار توحید کے دلائل سے کی گئی ہے۔ انسان کے اپنے وجود سے لے کر

زمین و آسمان کی وسعتوں میں پھیلی ہوئی بے شمار نشانیوں اور مظاہرِ قدرت کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا ہے کہ اگر غور و فکر سے کام لو تو تمہیں معلوم ہو کہ ان میں سے ہر چیز اللہ کی وحدانیت کی گواہی دے رہی ہے۔ اگر تعصب کے پردے اپنی عقلوں سے ہٹا کر کائنات میں ہر طرف بکھری ہوئی نشانیوں کی طرف دیکھیں تو ہر ذرے میں توحید کا ثبوت نظر آئے۔

توحید کے دلائل و شواہد کے بعد یہ بتایا ہے کہ انسان اس دنیا میں جتنی چیزوں سے کام لے رہا ہے، وہ خود بخود وجود میں نہیں آ گئیں، کوئی بالا و برتر ذات اُن کی خالق ہے۔

دشمنوں کی ایذا رسانیوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو صبر اور درگزر کی تلقین کی گئی ہے۔

عقیدۂ آخرت کے متعلق کافروں کے جو جاہلانہ عقائد و خیالات ہیں ان کے رد میں متعدد دلائل ذکر کئے ہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ماننے والوں کے لئے زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی بے شمار نشانیاں ہیں قیامت میں مال و دولت اور آل اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔ قرآن عظیم الشان ہدایت ہے۔

۲۔ انسان نے اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی قدرت اور عقل سے بحر و بر کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کے حکم اور مہربانی سے تمام مخلوقات انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ منصف اور سچائی پسند مسلمان ظالموں اور بے راہ رووں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ مومنوں کا مددگار صرف اللہ ہے۔ قرآن بڑی بڑی بصیرت افروز

حقیقتوں پر مشتمل ہے۔

۳۔ زمین و آسمان خاص مقصد کے لئے بنائے گئے ہیں۔ جو شخص نفسانی خواہشات کو اپنا رہبر اور معبود بنالے اور ہر وقت اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے دوڑتا رہے۔ اللہ بھی اسے اس کی اختیار کردہ گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔ زمانے کو کوئی اختیار نہیں، تمام حالات اور حوادث اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

۴۔ کافروں کو قیامت کے دن پتہ لگ جائے گا کہ وہ کس دھوکے میں پڑے ہوئے تھے، میدان حشر میں تمام فرقے ہیبت کے مارے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے۔ مومنوں کے لئے جنت میں اللہ کی رحمت اور اعلیٰ درجہ کی مہربانیاں ہوں گی۔ کافروں کے دردناک عذاب کا ذکر۔ سب خوبی اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہے جو تمام آسمانوں زمین اور سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

سورۃ الاحقاف

تعارف

ترتیب تلاوت	۴۶	ترتیب نزول	۶۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۴
تعداد آیات	۳۵	تعداد الفاظ	۷۵۰
تعداد حروف	۲۷۰۹		

سورت کی اکیسویں آیت میں احقاف کا لفظ ہے۔ "اذ انذر قومہ بالاحقاف" اسی لفظ سے سورت کو موسوم کر دیا۔

جنوں کے حضور علیہ السلام کے پاس آنے اور قرآن سن کر واپس جانے کا واقعہ اس سورت کی آیت نمبر ۲۹ تا ۳۲ میں مذکور ہے۔ معتبر روایات کی رو سے یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب نبی علیہ السلام طائف سے مکہ مکرمہ واپس جاتے ہوئے مقام نخلہ میں ٹھہرے تھے۔ آپؐ کے طائف جانے کا واقعہ ہجرت مدینہ سے تین سال پہلے کا ہے۔ لہٰذا یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ اس سورت کا نزول سنہ ۱۰ نبوی کے آخر یا ۱۱ نبوی کے ابتدائی دنوں میں ہوا۔

نبوت کے دسویں سال جب حضور علیہ السلام تبلیغِ حق کے لئے طائف تشریف

لے گئے، وہاں کے سرداروں کو آپ نے اسلام کی دعوت دی، انہوں نے نہ صرف یہ کہ دعوتِ حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ آپ کی شانِ اقدس میں سخت گستاخی کی، چند اوباش اور لفنگے نوجوانوں نے آپ پر پتھر پھینکے، آپ زخمی ہو گئے اور بہت شکستہ خاطر ہو کر طائف سے باہر ایک باغ کی دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے۔ اسی رنج و ملال کی حالت میں جب آپؐ روانہ ہوئے تو آسمان پر بادل چھایا ہوا دیکھا، نظر اٹھائی تو جبریلِ امین تھے۔ انہوں نے کہا: آپؐ کی قوم نے جو کچھ آپؐ کے ساتھ کیا ہے، اللہ نے اسے دیکھ لیا، اللہ نے پہاڑوں کا منتظم فرشتہ بھیجا ہے، اسے آپ جو حکم دیں وہ بجا لائے گا، اگر آپ حکم دیں تو دونوں طرف کے پہاڑ ان لوگوں پر پلٹ دیئے جائیں یا دونوں پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس دیا جائے"۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں، میں ایسا حکم نہیں دیتا، مجھے امید ہے کہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خدائے بزرگ و برتر کی بندگی کریں گے۔

انہی دنوں میں ایک رات کو آپؐ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے کہ جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گزرا، انہوں نے قرآن سنا اور ایمان لے آئے،

ان حالات میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس پس منظر کو سامنے رکھ کر جب سورت کے مضامین کا مطالعہ کریں گے تو یہ بات بالکل بدیہی طور پر نظر آئے گی کہ یہ بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔ کیونکہ اوّل سے آخر تک پوری سورت میں اُن انسانی جذبات و تاثرات کا ہلکا سا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا جو ان حالات سے گزرنے والے انسان میں فطری طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔

سورت کا مرکزی موضوع کفار کو ان گمراہیوں کے نتائج سے آگاہ کرنا ہے جن میں نہ صرف وہ مبتلا تھے بلکہ ان پر جمے ہوئے تھے۔

کافروں کو خبردار کیا گیا ہے کہ اگر عقل و دلیل سے حقیقت کو سمجھنے کے بجائے تعصب اور ہٹ دھرمی سے کام لیا گیا تو بہت بُرے انجام سے دوچار ہو گے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ کافر لوگ نہ آخرت کی فکر کرتے ہیں اور نہ اپنے بُرے انجام سے ڈرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر حماقت اور گمراہی کیا ہوگی کہ قادرِ مطلق کو چھوڑ کر بے جان چیزوں کو پوجتے ہیں۔ نبی کا کام یہ ہے کہ بندوں کو وحیٔ الٰہی سے آگاہ کر دے اور کفر و شرک کے بُرے نتائج بتلا دے۔

۲۔ اسلام اور مسلمانوں پر مشرکین مکہ کے طعن و تشنیع۔ جنہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر ثابت قدم رہے وہ یقیناً کامیاب و کامران ہیں۔ قیامت کے دن ان پر کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ ماں باپ سے نیکی اور بھلائی کرنے کا حکم۔

۳۔ حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر۔ قوم ہود پر عذاب آنے کا ذکر۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو اپنی نشانیاں دیکھنے کے لئے آنکھیں اور نصیحتیں سننے کے لئے کان دیئے مگر وہ کسی قوت کو کام میں نہ لائے۔

۴۔ کافر جن بتوں سے مرادیں مانگتے اور ان کی عبادت کو اللہ تعالیٰ سے نزدیکی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، وہ آڑے وقت میں کسی کام نہ آئیں گے۔ اس کی بات مانو جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہو، جو گناہ کفر کی حالت میں کر چکے ہو۔ اسلام لانے کے بعد اسلام کی برکت سے معاف ہو جائیں گے۔ یہود کے اس عقیدے کا رد کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان چھ دن میں کیسے پیدا کئے۔

◎

سورۃ محمدؐ

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۴۷	ترتیب نزول	۹۵
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۴
تعداد آیات	۳۸	تعداد الفاظ	۵۵۸
تعداد حروف	۲۴۷۵		

سورت کی دوسری آیت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آیا ہے، "وآمنوا بما نزل علی محمد" انہی کے نام نامی پر سورت کا نام ہے۔

سورت کے مضامین سے پتہ چلتا ہے کہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی یہ وہ دور تھا جب مسلمان کافروں کے ظلم وستم سے تنگ آکر مکہ چھوڑ آئے تھے اور مدینہ منورہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اہل اسلام کی یہ چھوٹی سی بستی ہر طرف سے کافروں کے نرغے میں گھری ہوئی تھی اور وہ اسے مٹا دینے پر تلے ہوئے تھے۔ ان حالات میں مسلمانوں کے سامنے دو ہی راستے تھے یا تو وہ دینِ حق کی تبلیغ سے دست بردار ہو جائیں اور جاہلیت کے آگے سپر ڈال دیں، یا دشمنانِ اسلام سے مرنے مارنے پر تیار ہو جائیں، اور یہ فیصلہ

کردیں کہ عرب کی سرزمین میں اسلام کو رہنا ہے یا جاہلیت کو، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دوسری راہ دکھائی۔ ان حالات میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس کا موضوع اہلِ ایمان کو جہاد کے لئے تیار کرنا اور ان کو اس سلسلے میں مناسب ہدایات دینا ہے۔

مناسب جنگی ہدایات کے بعد مسلمانوں کو اللہ کی مدد اور رہنمائی کا یقین دلایا گیا ہے۔ اللہ کی راہ میں قربانیاں دینے پر بہترین اجر کی امید دلائی گئی ہے اور کہا گیا کہ راہِ حق میں ان کی کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ کفار کے بارے میں کہا گیا کہ اہلِ ایمان کے مقابلے میں ان کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوگی۔ وہ اللہ کے نبی کو مکہ سے نکال کر خوش ہو رہے ہیں کہ ہم نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ مگر وہ عنقریب اپنی رسوائی اور پسپائی کا منظر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

اس کے بعد روئے سخن منافقین کی طرف پھرتا ہے جو جہاد کے حکم سے پہلے تو بڑے مسلمان بنے پھرتے تھے مگر جب جان کی بازی لگانے کا وقت آیا تو دو رُخی باتیں کرنے لگے۔ انہیں صاف صاف بتا دیا گیا کہ اللہ کے دین میں دوغلاپن نہیں چلے گا۔

مسلمانوں سے کہا گیا کہ وہ اپنی ظاہری اور مادی بے سروسامانی اور کافروں کی کثرت سازوسامان سے ہراساں نہ ہوں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں، فتح و شکست اسی کے ہاتھ میں ہے۔ آخر میں جان کی قربانی کے ساتھ مال کی قربانی کی ترغیب دی گئی۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کا کوئی نیک عمل قبول نہیں۔ قیامت تک کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی سچا دین ہے۔ مسلمانوں کو کافروں سے طریقہ جنگ کی تعلیم جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے وہ چاہے اس دنیا میں کامیاب نظر نہ آئیں مگر

حقیقتاً وہ کامیاب ہیں۔اہل ایمان اگر اللہ کے دین اور اس کے پیغمبر کی مدد کریں گے تو اللہ ان کی مدد کرے گا۔جو دنیا میں اللہ کی باتوں کو ناپسند کرے گا، قیامت میں اللہ اس کے کاموں کو اکارت کر دیں گے۔

۲۔ جو لوگ دنیا کا سامان برت رہے ہیں اور مارے حرص کے جانوروں کی طرح کھائے جاتے ہیں اور آخرت کی کوئی فکر نہیں کرتے، ان کا انجام بہت برا ہوگا۔نیک و بد کا ایک انجام ہرگز نہیں ہوسکتا۔جنت کی کھانے پینے کی چیزوں کا ذکر۔سچائی کے راستے پر چلنے کا اثر۔

۳۔ اہل ایمان کا جہاد کا حکم نازل ہونے کی تمنا کرنا۔جو لوگ حکومت اور اقتدار کے نشے میں عدل و انصاف کا خون کرتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے۔منافقوں کے دلوں پر قفل پڑ گئے ہیں کہ وہ قرآن کے حقائق پر غور نہیں کرتے۔منافق اس وقت اپنے نفاق کا مزہ چکھیں گے جب فرشتے ان کے منہ اور پیٹھ پر مارتے ہوئے ان کا دم نکالیں گے۔

۴۔ منافقین کے احوال۔جو لوگ خود بھی اللہ کے منکر ہوئے اور دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکا، وہ ہرگز نہیں بخشے جائیں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کا حکم۔مسلمان کافروں کے مقابلے میں سست اور کم ہمت نہ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہے۔

سورۃ الفتح

تعارف

ترتیب تلاوت	۴۸	ترتیب نزول	۱۱۱
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۴
تعداد آیات	۲۹	تعداد الفاظ	۵۷۱۸
تعداد حروف	۲۵۵۵		

پہلی آیت کے فقرے "انا فتحنا لك فتحا مبینًا" سے سورت کا نام ماخوذ ہے اور یہ صرف سورت کا نام ہی نہیں بلکہ اس کے مضامین کا عنوان بھی ہے کیونکہ اس میں اُس فتح عظیم کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھی۔

ذی قعدہ ۶ھ ہجری میں جب نبی علیہ السلام کفارِ مکہ سے صلحِ حدیبیہ کر کے مدینہ واپس تشریف لا رہے تھے، اُس وقت یہ سورت نازل ہوئی تھی۔

صلح حدیبیہ سے وقتی طور پر صحابہ خوش نہ تھے اور اُن کا خیال تھا کہ یہ ذِلت آمیز معاہدہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے برملا اظہارِ ناراضگی کیا۔ جب حضورؐ واپس ہونے لگے اور ضجنان کے مقام پر پہنچے تو یہ سورت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بتایا

گیا کہ یہ صلح جس کو تم شکست سمجھ رہے ہو وہ حقیقت میں مسلمانوں کی بہت بڑی فتح ہے۔ جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا "آج مجھ پر وہ چیز نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہے"۔ اس کے بعد آپؐ نے یہ سورت تلاوت کی اور بطور خاص حضرت عمرؓ کو بلا کر سنائی۔ کیونکہ وہ سب سے زیادہ رنجیدہ و ملول تھے۔ حضور علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ کا ارشاد سن کر ہی اہلِ ایمان مطمئن ہو گئے تھے۔ مگر کچھ ہی روز بعد اس صلح کے فوائد ظاہر ہونا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ کسی کو اس بات میں ذرہ برابر بھی شبہ نہ رہا کہ واقعتًا یہ صلح مسلمانوں کے حق میں "فتح مبین" تھی۔ حتیٰ کہ قریش کو بھی احساس ہو گیا کہ جس صلح اور معاہدے کو ہم اپنی کامیابی سمجھ رہے تھے اور مسلمانوں کی کمزوری پر محمول کر رہے تھے وہ تو مسلمانوں کی مادی ترقی اور شان و شوکت کا دیباچہ بن گیا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح و نصرت کی بشارت۔ حضرت نبی کریم علیہ السلام سے مدد کا وعدہ، جن صحابہ نے حضور علیہ السلام کی حمایت کی اور آپ کی فرمانبرداری میں کفر کے بالمقابل ہمیشہ سینہ سپر رہے اور سیدھی راہ پر جمے رہے، ان کی تعریف اور درجات کا بیان۔ نبی کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرنا ہے۔

۲۔ حضور علیہ السلام کے آگے منافقوں کے حیلے بہانے اور اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اپنے آخری نبی کو اس کی اطلاع کا ذکر۔ ہر طرح کا نفع نقصان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے بخش دے۔ جہاد سے

پہلوتہی کرنے والوں کے لئے سخت عذاب ہے۔ معذور اور اپاہج لوگوں پر جہاد فرض نہیں۔

۳۔ "بیعت رضوان" کا قصّہ۔ فتح خیبر کا ذکر۔ صلح حدیبیہ کے فوائد و برکات کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ جب بھی اہل حق اور اہلِ باطل کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو وہ اہل حق کو غالب کرتا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف و توصیف۔

۴۔ صلح حدیبیہ مسلمانوں کے حق میں رحمت اور فتوحات کی تمہید تھی۔ نبی علیہ السلام کا لایا ہوا دین (اسلام) ہی سچا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ دین اسلام کی حقانیت کا گواہ ہے اور وہی اس کو حق ثابت کرنے والا ہے۔ صحابہ کرام کافروں پر سخت اور زور آور تھے اور اپنوں کے لئے باعث رحمت و راحت۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی اور بڑے ثواب کا وعدہ ہے۔

سورۃ الحجرات

تعارف

ترتیب تلاوت	۴۹	ترتیب نزول	۱۰۶
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۸	تعداد الفاظ	۳۵۰
تعداد حروف	۱۵۱۲		

سورت کی چوتھی آیت میں حجرات کا لفظ اور ذکر آیا ہے۔ان الذین ینادونک من وراء الحجرات "اسی لفظ سے سورت کو منسوب کر دیا۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مختلف مواقع پر نازل ہونے والے ان احکام کا مجموعہ ہے جو معاشرتی آداب سے متعلق ہیں۔معاشرتی آداب مدینہ منورہ کے بھی آخری دَور میں نازل ہوئے۔

سورۃ کی ابتداء میں ان آداب کی تلقین کی جو مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسول کے معاملہ میں ملحوظ رکھنے چاہئیں۔اس کے بعد یہ تاکید کی گئی کہ ہر اس خبر پہ یقین نہیں کر لینا چاہیے جو تم کو سنائی جائے۔خاص طور پہ ایسی خبر کے بارے میں پوری تحقیق

کرنی چاہیئے جو کوئی نامعتبر اور غیر ثقہ آدمی سنائے۔

مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح صفائی کے لئے کیا طریقِ کار اختیار کرنا چاہیئے۔

مسلمانوں کو ان برائیوں سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے جن سے معاشرتی زندگی میں خلل واقع ہوتا ہے۔

قومی اور نسلی امتیازات پر کاری ضرب لگائی گئی ہے کیونکہ یہ چیزیں عالمگیر فساد کا سبب بنتی ہیں۔ آخر میں بتایا گیا ہے کہ ایمان کا زبانی دعویٰ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اصل چیز یہ ہے کہ سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو مانا جائے اور عمل کے ذریعے ان کی فرماں برداری کی جائے۔

اللہ کے نزدیک فضیلت اور برتری کا معیار صرف اخلاقی پاکیزگی ہے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ اور رسول کی سچی فرمانبرداری اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب دل میں خدا کا خوف ہو۔ حضور علیہ السلام کی مجلس میں آنے اور بیٹھنے کے آداب۔ کسی بات اور خبر کو بے تحقیق قبول نہ کرو۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو پوری کوشش سے ان میں صلح کرا دینی چاہیئے۔

۲۔ بعض معاشرتی و اخلاقی آداب کا بیان۔ مثلاً مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑانا چاہیئے۔ غیبت نہ کرو، کسی کا بُرا نام نہ ڈالو، بدگمانی مت کرو۔ سچے مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ اور رسول پر پختہ اعتقاد رکھے اور ان کی راہ میں ہر طرح جان و مال سے حاضر رہے۔

سورۃ قٓ

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۵۰	ترتیب نزول	۳۴
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۴۵	تعداد الفاظ	۳۷۶
تعداد حروف	۱۵۲۵		

لفظ ق سے سورت کا آغاز ہو رہا ہے، اسی سے سورت کو منسوب کر دیا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ سورت جس کی ابتدار لفظ ق سے ہو رہی ہے۔

اس کے مخصوص اور معین زمانۂ نزول کی نشان دہی کسی روایت سے نہیں ہوتی مگر مضامین سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مکی زندگی میں نبوت کے تیسرے اور پانچویں سال کی درمیانی مدت میں نازل ہوئی۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین، جمعہ اور صبح کی نماز میں اکثر یہی سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ ایک صحابیہ ام ہشام بن حارثہؓ جو حضور علیہ السلام کی پڑوسن تھیں، کہتی ہیں کہ "حضور علیہ السلام صبح کی نماز اور جمعہ کے خطبوں اور نماز میں

سورۂ ق اس کثرت سے پڑھتے تھے کہ یہ سورت مجھے زبانی یاد ہوگئی"۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی نظر میں اس سورت کی بڑی اہمیت تھی اور زیادہ سے زیادہ اس کے مضامین لوگوں تک پہنچانے کی کوشش فرماتے۔

سورت کا مرکزی موضوع آخرت ہے۔جب نبی علیہ السلام نے مکہ میں دعوتِ اسلام کا آغاز کیا تو لوگوں نے سب سے زیادہ جس بات کا انکار کیا وہ یہ تھی کہ مرنے کے بعد انسان دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور ان کو اپنے اعمال وافعال کا حساب دینا ہوگا۔لوگوں کے لئے یہ بات بہت حیرت ناک تھی کہ جب انسان کا جسم ریزہ ریزہ ہوکر زمین میں مٹی بن جائے گا پھر دوبارہ کیسے اس جسم کے ساتھ زندہ ہوکر اٹھیں گے۔

سورت کی آخری چند آیتوں میں اُن کے اس اشکال کا جواب دیا گیا ہے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن کی عظمت اور بزرگی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ اس کی وجہ سے پچھلی تمام آسمانی کتابیں منسوخ ہوگئیں۔"لوح محفوظ" میں تمام اشیاء کے مکمل حالات درج ہیں۔خدا کے عجائبات قدرت کا بیان۔

۲۔ خدا انسان کے ہر قول وفعل سے باخبر ہے جو وسوسے اور خطرات آدمی کے دل میں گزرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ان کا بھی علم ہے۔ہر آدمی پر دو فرشتے اس کے اعمال لکھنے کے لئے مقرر ہیں۔روز محشر حاضری کی کیفیت۔اللہ تعالیٰ کے یہاں ظلم نہیں، جو فیصلہ ہوگا انصاف اور حکمت کے مطابق ہوگا۔

۳۔ جنت کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے دنیا میں خدا کو یاد رکھا اور گناہوں سے بچ کر اسی کی طرف رجوع ہوئے۔پچھلی قوموں کی عبرتناک داستانوں میں اہل فکر ونظر کے لئے نصیحت کا

بہت کچھ سامان ہے۔ دعا کی قبولیت کے اوقات۔ جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو سب زمین سے نکل کھڑے ہوں گے۔

سُورۃ الذّٰریات

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۵۱	ترتیب نزول	۶۷
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۶۰	تعداد الفاظ	۳۶۰
تعداد حروف	۱۵۵۹		

سورت کے پہلے ہی لفظ "والذاریات" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سورت اس زمانے میں نازل ہوئی ہے جب نبی علیہ السلام کی دعوت کا مقابلہ اہل مکہ تکذیب، تمسخر اور استہزاء سے کر رہے تھے۔ لیکن ظلم و تشدد کا دور ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ اس کا اور سورۂ قٓ کا زمانۂ نزول ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔

انسان اس کائنات میں جو کچھ کر رہا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی طرف توجہ دلا کر وہ نتیجے نکالنے کی دعوت دیتا ہے جن پر اس کے تمام کاموں کی بنیاد ہونی چاہیئے۔ یہ تین بنیادی اصول ہیں اور انہی پر اسلام کا دارومدار ہے۔ خدا کا ہر نبی اور رسول اپنے اپنے زمانے میں یہی تین اصول بتاتا رہا، یعنی توحید، رسالت اور آخرت۔ سارے جہاں کا بنانے والا، اُسے قائم رکھنے والا اور تمام مخلوقات کا روزی رساں ایک اللہ ہے۔

اللہ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے رسولوں کو بھیجا جن میں آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور ہر انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اور اس نے دنیا میں جو اچھا یا برا عمل کیا ہے وہ اس کا پھل پائے گا (جزا یا سزا کی صورت میں)۔ اس آخری اصل کا نام آخرت یا معاد ہے، اور اس سورت میں بھی سورۂ قٓ کی طرح عقیدہ و آخرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

عقیدۂ آخرت کے دلائل کے ساتھ مختصر انداز میں توحید کی دعوت دیتے ہوئے کہا گیا کہ تمہارے خالق نے تم کو دوسروں کی بندگی کے لئے نہیں بلکہ اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ کائنات کا یہ زبردست نظام اللہ تعالیٰ نے یوں ہی بے مقصد نہیں بنایا، یقیناً اس کا کوئی عظیم الشان انجام ہوگا، اسی کو آخرت کہتے ہیں۔ دین کی باتوں میں عقل اور قیاس نہ دوڑاؤ دنیا کے چند روزہ مزے لوگوں کو آخرت سے غافل کر دیتے ہیں۔ مال داروں کے مال میں ضرورت مندوں اور محتاجوں کا بھی حصہ ہے۔

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں بیٹے کی خوش خبری۔ قوم لوط پر عذاب بھیجے جانے کا ذکر۔ فرعون کے موسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لانے اور دریا میں غرق ہو جانے کا تذکرہ۔ قوم نوح کی تباہی کا ذکر۔

۳۔ آسمان و زمین سب خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اللہ جل شانہٗ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا۔ ہر طرف سے ہٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اسی کو معبود مانو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کا حکم اس لئے دیا ہے کہ بندے اس کی شہنشاہی اور عظمت کا قولاً و عملاً اعتراف کر کے اسی کی خصوصی عنایت اور لطف و کرم کے مستحق بنیں۔

◉

سُورۃ الطور

تعارف

ترتیب تلاوت	۵۲	ترتیب نزول	۷۶
مکی / مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۴۹	تعداد الفاظ	۳۱۹
تعداد حروف	۱۳۲۴		

سورت کا نام پہلے ہی لفظ " والطور وکتاب مسطور " سے ماخوذ ہے۔

قیام مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس کا زمانۂ نزول بھی کم وبیش وہی ہے جو سورۂ ذاریات اور سورۂ قٓ کا ہے۔ اس کے پہلے رکوع کا موضوع آخرت ہے، سورۂ ذاریات میں آخرت کے وقوع کے دلائل دیئے جا چکے تھے اس لئے اس سورت میں ان کا اعادہ نہیں کیا گیا، البتہ آخرت کی شہادت دینے والے چند آثار و حقائق کی قسم کھا کر پوری قوت کے ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ وہ یقیناً واقع ہو کر رہے گی۔ اور کسی کی یہ مجال اور طاقت نہیں کہ روک سکے۔ اس کے ساتھ یہ بتایا گیا کہ جو لوگ اسے جھٹلائیں گے ان کا انجام کیا ہوگا۔

دوسرے رکوع میں سردارانِ قریش کے اس رویے پر تنقید ہے جو انہوں نے نبی علیہ السلام کی دعوتِ حق کے مقابلے میں اختیار کر رکھا تھا۔ نبی علیہ السلام کو یہ ہدایت کہ مخالفین و معاندین کے الزامات و اعتراضات کے باوجود اپنی دعوت و تذکیر کا کام پوری لگن کے ساتھ جاری رکھیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں جن چیزوں کی قسم کھائی وہ گواہی دیتی ہیں کہ اللہ بڑی قدرت و عظمت والا ہے جو اس کی نافرمانی کرے گا اس پر عذاب آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے عذاب کو کوئی نہیں ٹال سکے گا۔ نافرمانوں کو فرشتے ذلت کے ساتھ دھکیلتے ہوئے دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ جو لوگ دنیا میں اللہ سے ڈرتے تھے وہ قیامت کے روز بے فکر اور مطمئن ہوں گے۔ جنت کی نعمتوں کا ذکر۔

۲۔ پیغمبر علیہ السلام کو شاعر اور مجنوں کہنے والے (بدنصیب) اپنا انجام دیکھتے رہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ قرآن کو اگر سچ اور اللہ کی طرف سے اتارا ہوا نہیں سمجھتے تو اس جیسی ایک ہی بات بنا لاؤ۔ کافروں کا کوئی مکروفریب اور داؤ پیچ نہیں چل سکتا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

◉

سورۃ النجم

تعارف

ترتیب تلاوت ــــــ ۵۳	ترتیب نزول ــــــ ۲۳
مکی/مدنی ــــــ مکی	تعداد رکوعات ــــــ ۳
تعداد آیات ــــــ ۶۲	تعداد الفاظ ــــــ ۳۶۵
تعداد حروف ــــــ ۱۴۵۰	

پہلے ہی لفظ "والنجم اذا ھوی" سے سورت کو منسوب کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ کی آیت سب سے پہلے اسی سورت میں نازل ہوئی نیز روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن حکیم کی پہلی سورت ہے جو نبی کریم علیہ السلام نے قریش کے ایک عام مجمع میں سنائی۔ اس میں مومن و کافر سب موجود تھے۔ جب آپؐ آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدہ میں گر گئے، تمام حاضرین بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ میں چلے گئے، حتیٰ کہ کافروں کے وہ بڑے بڑے سردار جو نہ صرف ابھی ایمان نہ لائے تھے بلکہ آپؐ کی مخالفت میں بڑے سرگرم تھے وہ بھی سجدہ کئے بغیر نہ رہ سکے۔ صرف ایک شخص امیۃ بن خلف نے سجدہ نہیں کیا، اس نے سجدہ کرنے کی بجائے زمین پر

سے مٹی اٹھا کر پیشانی سے لگالی اور کہنے لگا میرے لئے یہی کافی ہے۔ اُس شخص کو اسلام کی توفیق نہیں ہوئی اور کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

نبوت کے پانچ سال بعد تک نبی کریم علیہ السلام صرف نجی محفلوں میں اللہ کا کلام سنا سنا کر لوگوں کو اللہ کے دین کی دعوت دیتے تھے۔ ایک روز نبی علیہ السلام حرم پاک میں تھے جہاں اہلِ قریش کا بھی بہت بڑا مجمع تھا، آپ وہاں تقریر کے لئے کھڑے ہو گئے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کی زبانِ مبارک پر یہ آیات جاری ہو گئیں جو سورۃ النجم کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ اس کی شدتِ تاثیر کا یہ عالم ہوا کہ جب آپؐ نے تلاوت شروع کی تو مخالفین اس حد تک مبہوت ہوئے کہ مخالفت اور انکار کا تو کیا ہوش رہتا، حالت یہ ہوئی کہ حضور علیہ السلام جب سجدہ میں گئے تو کفار بھی بے اختیار سجدہ میں چلے گئے۔

کلام کی ابتداء اس طرح کی گئی ہے کہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہکے اور بھٹکے ہوئے انسان نہیں ہیں، جیسا کہ کافر لوگ ان کے بارے میں مشہور کر رہے ہیں۔ وہ چیز جس کی دعوت دے رہے ہیں وہ ان کی من گھڑت اور خود ساز نہیں، وہ خالص وحیِ الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ ان پر نازل کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں مشاہدہ کرایا گیا ہے، ان کو جھٹلانا ایسا ہی ہے جیسے ایک اندھا آنکھوں والے کو جھٹلائے کہ تم جو کچھ دیکھ رہے ہو مجھے تو نظر نہیں آتا میں کیسے تسلیم کروں۔

سورت کا خاتمہ اس بات پر ہے کہ فیصلے کی گھڑی قریب ہے اُسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اس گھڑی کے آنے سے پہلے اپنی روش سے باز آجاؤ۔ اللہ کے سامنے جھک جاؤ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر ایمان لے آؤ۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی کریم علیہ السلام کی زبان مبارک سے ایک لفظ بھی ایسا نہیں نکلتا جو آپ کی خواہش نفس پر مبنی ہو۔ دین کے بارے میں آپ جو بھی فرماتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحی اور اس کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے جبرائیلؑ امین پیغمبروں کے پاس وحی لے کر آتے ہیں۔

۲۔ بتوں کی تو حقیقت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی سفارش بھی کچھ کام نہیں دے سکتی۔ جس ذات کے قبضہ میں زمین و آسمان کی ہر چیز ہے اور ہر شخص کا حال اسے معلوم ہے، پھر نیک و بد کا بدلہ لینے سے اسے کیا چیز مانع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے، وہ گنہگاروں کو مایوس نہیں کرتا۔ ان کی توبہ قبول کرتا اور چھوٹے موٹے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

۳۔ آدمی جو کچھ کوشش کر کے کماتا ہے وہی اس کا ہے۔ کسی دوسرے کی نیکیاں لے اُڑے یہ نہیں ہو سکتا۔ قیامت کے روز ہر ایک کا کیا دھرا اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا اور اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ جس نے ایک قطرۂ آب سے نر و مادہ پیدا کر دیئے اسے دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے؟ عاقل کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ انجام سے غافل ہو کر نصیحت کی باتوں کا مذاق اڑائے۔

◉

سُورۃ القمر

تعارف

ترتیب تلاوت	۵۴	ترتیب نزول	۳۷
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۵۵	تعداد الفاظ	۲۴۸
تعداد حروف	۱۴۸۲		

پہلی آیت کے فقرہ "وانشق القمر" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ یعنی وہ سورت جس میں لفظ قمر اور اس کا ذکر آیا ہے۔ شق قمر کے ذکر ہی سے اس کا زمانۂ نزول متعین ہو جاتا ہے۔ مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شقِ قمر کا واقعہ ہجرتِ مدینہ سے پانچ سال پہلے مکہ مکرمہ میں منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ حق کے مقابلے میں کافروں نے جو معاندانہ روش اختیار کر رکھی تھی اس میں اس پر متنبہ کیا گیا۔ شق قمر یعنی چاند کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا حیرت انگیز واقعہ اس بات کی کھلی شہادت تھی کہ جس قیامت کے آنے کی خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دے رہے ہیں وہ کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ چاند جیسا عظیم الشان

کرہ ان کی آنکھوں کے سامنے دو ٹکڑے ہو گیا۔ دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے اتنی دُور ہو گئے کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف نظر آنے لگا۔ اس کے بعد دونوں آپس میں مل گئے۔ یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ کائنات کا یہ نظام ازلی وابدی نہیں، درہم برہم ہو سکتا ہے، چاند، سورج اور سیارے پھٹ سکتے ہیں، ایک دوسرے سے ٹکرا سکتے ہیں۔ اسی کا نقشہ قرآن کھینچتا ہے۔

کافروں کے بارے میں کہا گیا کہ ایسی کھلی نشانیاں دیکھ کر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ان کی آنکھیں اسی وقت کھلیں گی جب واقعتاً قیامت برپا ہو جائے گی، نظم کائنات درہم برہم ہو جائے گا اور اس سب کے لیے اللہ تعالیٰ کو کسی طویل منصوبے کی ضرورت نہیں، وہ جب چاہیں گے یہ سب کچھ آناً فاناً کر دیں گے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ معجزہ شق القمر کا بیان۔ قرآن حکیم پوری حکمت اور دانائی کی باتوں کا مجموعہ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کے جھٹلانے کا تذکرہ۔ قوم نوح کی تباہی و بربادی میں سوچنے والوں کے لئے عبرت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ قرآن حکیم سے نصیحت پکڑنا بہت آسان ہے۔

۲۔ قوم ثمود کے حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانے کا ذکر۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا واقعہ۔ ایک نبی کو جھٹلانا سب نبیوں کو جھٹلانا ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت زبردست ہے کوئی اس سے نکل کر نہیں جا سکتا۔ کافروں پر ایک دن ان کی اکثریت کی حقیقت کھل جائے گی۔ کافروں کی شکست اور ذلت کا اصل وقت وہ ہوگا جب قیامت سر پر آ کھڑی ہوگی۔ اللہ جل شانہٗ چشم زدن میں جو چاہیں سو کر ڈالیں۔ ہر ایک کی نیکی بدی اس کے اعمال نامے میں لکھی گئی ہے۔

سُورۃ الرحمٰن

تعارف

ترتیب تلاوت	۵۵	ترتیب نزول	۹۷
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۷۸	تعداد الفاظ	۳۵۱
تعداد حروف	۱۶۸۳		

سورت کا پہلا ہی لفظ یعنی "الرحمٰن" سورت کا نام قرار پایا۔ اس سورت کے نام کو اس کے موضوع و مضمون سے گہری مناسبت ہے۔ کیونکہ اس میں ابتداء سے انتہا تک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی صفتِ رحمت کے مظاہر و ثمرات کا ذکر ہے۔

اس سورت کے مکی اور مدنی ہونے کے بارے میں مختلف روایات ہیں، مگر ترجیح اسی بات کو دی گئی ہے کہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

یہ قرآن کریم کی واحد سورت ہے جس میں انسانوں کے ساتھ زمین کی دوسری با اختیار مخلوق، جنوں کو بھی مخاطب کیا گیا۔ اور دونوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کمالات، اس کے بے پایاں انعامات، اس کے مقابلے میں ان کی عاجزی و بے بسی اور اس کے حضور ان

کی جواب دہی کا احساس دلا کر اُس کی نافرمانیوں کے بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے اور فرماں برداری کے بہترین نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی بعض دوسری آیات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی طرح جنّ بھی ایک با اختیار مخلوق ہیں اور اچھے بُرے اعمال کے جواب دہ ہیں۔ ان کو کفر و اطاعت کی قدرت بخشی گئی ہے۔ لیکن سورۂ رحمٰن قطعی اور حتمی طور پر اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ قرآن حکیم کی دعوت جنّ و انس دونوں کو شامل ہے، صرف انسانوں تک محدود نہیں۔

سورت کی ابتدا میں روئے سخن انسانوں کی طرف ہے کیونکہ زمین کی خلافت انہی کو حاصل ہے، انہی میں سے اللہ کے رسول آئے، انہی کی زبانوں میں آسمانی کتابیں نازل ہوئیں، لیکن آیت نمبر تیرہ۱۳ میں انسان اور جن دونوں کو مخاطب کیا گیا اور دونوں کو ایک ہی دعوت پیش کی گئی۔

پوری سورت ایک پُرجوش بلیغ خطبہ کی زبان میں ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایک ایک عجوبے اور اس کی نعمتوں میں سے ایک ایک نعمت کو بیان کیا گیا ہے اور جنّ و انس سے بار بار پوچھا گیا ہے: "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن" کہ تم اے جنّ و انس: اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قرآن اللہ تعالیٰ کے عطیوں میں سب سے بڑا عطیہ اور اس کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔ وجود کا عطا کرنا اللہ کی تمام نعمتوں کی جڑ ہے۔ چاند اور سورج کا گھٹنا بڑھنا سب ایک نظام کے تحت ہے۔ چاند، سورج اور ستاروں کی طرح زمین

پر پھیلی ہوئی تمام چیزیں بھی اللہ کی مطیع و فرمانبردار ہیں۔

۲۔ زمین وآسمان کی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ وہ اپنی حکمت کے مطابق ہر ایک کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ اگر جن وانس میں سے کوئی چاہے کہ اللہ کی حکومت اور قلمرو سے نکل بھاگے تو وہ ہرگز نہیں بھاگ سکتا۔ مجرموں کو سزا دینا وفاداروں کے حق میں انعام ہے۔ مجرم اور گنہگار قیامت کے دن چہروں کی سیاہی اور آنکھوں کی نیلگونی سے پہچانے جائیں گے۔

۳۔ جو شخص دنیا میں اپنے پروردگار سے اور آخرت کے حساب سے ڈرتا رہا اس کے لئے جنت میں عالیشان باغات ہیں۔ نیک بندگی کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اور دائمی ثواب ہے۔

سورۃ الواقعہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۵۶	ترتیب نزول	۴۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۹۶	تعداد الفاظ	۳۸۴
تعداد حروف	۱۷۶۸		

پہلی ہی آیت کے لفظ "الواقعہ" سے سورت کو منسوب کیا گیا۔

حضرت عکرمہ اور حضرت عبداللہ بن عباس کی روایات کے مطابق یہ سورت سورہ طٰہٰ کے بعد اور سورۂ شعراء سے پہلے نازل ہوئی۔

سورت کا موضوع آخرت اور توحید کو ثابت کرنا اور قرآن کے بارے میں کفار کے شکوک وشبہات کی تردید کرنا ہے۔ کفار جس چیز کو سب سے زیادہ ناقابلِ یقین اور ایک طرح (بزعم خویش) اَن ہونی قرار دیتے تھے، وہ تھی قیامت، ان کے لئے یہ باور کرنا سب سے زیادہ دشوار تھا کہ ایک روز اس کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ہزاروں برس کے مرے ہوئے انسان پھر جی اٹھیں گے، ان کا حساب وکتاب ہوگا

ان کے اچھے اور برے اعمال کا ان کو بدلہ دیا جائے گا، نیکوں کو باغ و بہار والی جنت میں داخل کیا جائے گا اور بدکردار لوگ دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

کافروں کا کہنا یہ تھا کہ سب خیالی باتیں ہیں۔ عقلاً ان کا وقوع پذیر ہونا ممکن نہیں پہلی ہی آیت میں ان کے اس خیال کی تردید کی گئی اور کہا گیا: جب یہ واقعہ پیش آئے گا اس وقت کوئی جھوٹ بولنے والا نہ ہوگا اور نہ کسی کی یہ مجال ہوگی کہ آنے والے واقعہ کو روک دے۔ بات اور جواب کا انداز دعوت و نصیحت سے زیادہ تہدید اور انذار کا ہے

توحید اور قیام قیامت کے بنیادی عقائد کی صداقت پر پے در پے دلائل دیئے ہیں۔ مشرکین قرآن کے بارے میں جو بے سروپا باتیں کرتے تھے اُن کا جواب دیا گیا ہے آخر میں انسان کو جتایا گیا ہے کہ تو اپنی عقل، تدبیر، قدرت اور خودمختاری کی کتنی ہی ڈینگیں کیوں نہ مارے اور بہ گھمنڈ تجھ کو حقائق سے کتنا ہی دُور کیوں نہ کر دے مگر موت کا وقت تیری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ تو نہ اپنی ذات کو موت کے آہنی پنجہ سے بچا سکتا ہے، نہ اپنے ماں باپ کو اور نہ اپنی پیاری اولاد کو۔ اس وقت بالکل لاچار اور بے بس ہوتا ہے۔ اس وقت تو کیوں نہیں سوچتا کہ سب سے بلند اور برتر ایک اور طاقت ہے جسے ہم اللہ کہتے ہیں۔ اس کی قدرت کے آگے ساری کائنات سرنگوں ہے اور اس کے فیصلوں اور حکموں کو ٹالنے کی کوئی قدرت نہیں رکھتا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جب قیامت قائم ہوگی تو نہ کوئی اسے ٹال سکے گا نہ واپس کر سکے گا۔ قیامت ایک گروہ کو اُلٹ پلٹ کر دینے والی اور ایک گروہ کو پست کرنے والی ہے۔ قیامت کے قائم ہونے

کے بعد کُل لوگوں کی تین قسمیں کر دی جائیں گی۔ جنت کی نعمتوں کا ذکر۔

۲۔ جنت میں کسی پر بڑھاپا طاری نہ ہوگا، سب کی عمریں یکساں رکھی جائیں گی۔ مجرموں اور گنہگاروں کو طرح طرح کے عذاب دیئے جائیں گے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے دلائل۔

۳۔ قرآن نہ کوئی جادو ٹوٹکا ہے نہ کاہنوں کی زنبیل، نہ بے سروپا باتوں کا مجموعہ اور نہ شاعرانہ تک بندیاں۔ بلکہ وہ ایک معزز اور عظیم کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہدایت کے لئے اتاری ہے۔ کیا قرآن ایسی دولت ہے جس سے نفع حاصل کرنے میں لوگ سستی اور کاہلی کریں؟ نیکوں اور بدوں کا انجام۔

سورۃ الحدید

تعارف

ترتیب تلاوت	۵۷	ترتیب تلاوت	۹۴
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۴
تعداد آیات	۲۹	تعداد الفاظ	۵۸۶
تعداد حروف	۲۵۹۹		

سورت کی پچیسویں آیت میں "حدید" کا لفظ اور ذکر ہے " وَانزلنا الحدید"
اسی لفظ سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔

ہجرت مدینہ کے آٹھ یا نو سال بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دَور تھا جب مدینہ میں قائم ہونے والی اسلامی ریاست کو ہر طرف سے خطرات درپیش تھے اور اہلِ ایمان کی مختصر سی جماعت اپنی تمام تر بے سروسامانی کے باوجود پورے عرب کا مقابلہ کر رہی تھی، اس وقت اسلام کو اپنے پیروکاروں سے جانی قربانی کے علاوہ مالی قربانی کی بھی ضرورت تھی۔ اس سورت میں اس کی پُر زور اپیل کی گئی ہے۔

بنیادی طور پر سورت کا مضمون انفاق فی سبیل اللہ پر لوگوں کو ابھارنا اور آمادہ کرنا

ہے اور اُن کو یہ بتانا ہے کہ اسلام صرف اس بات کا نام نہیں ہے کہ چند حقیقتوں کی دل سے تصدیق کی جائے اور زبان سے ان کا اظہار کر دیا جائے بلکہ اسلام کے تقاضے اذعان و تصدیق اور اظہار و بیان کے بعد یہ ہیں کہ اسلام کو جب جان، مال اور مفادات کی قربانی کی ضرورت پڑے تو اس کے پیروکار اس سے گریز نہ کریں۔ اللہ کی راہ میں جان مال اور مفادات کی قربانی دینا بذاتِ خود بہت قابلِ قدر ہے۔ مگر بعض حالات اور مواقع پر اس کی قدر و منزلت بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہ موقع وہ ہوتا ہے جب کفر کی طاقتیں اسلام کے خلاف صف آرا ہو جاتی ہیں، اس وقت اسلام ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔

جو لوگ ایسے وقت میں آزمائش پر پورے اتریں گے اللہ کے ہاں ان کے بہت بلند مرتبے ہیں اور نوع بنوع نعمتوں سے نوازے جائیں گے۔

اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید صرف وہ اہلِ ایمان ہیں جو اپنا مال کسی ریا اور دکھاوے کے بغیر پورے خلوص اور نیک نیتی سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اللہ نے رسول واضح نشانیوں، کتاب اور میزانِ عدل کے ساتھ بھیجے تاکہ لوگوں میں عدل و انصاف قائم ہو، اور اس کے ساتھ لوہا بھی نازل کیا تاکہ حق و انصاف قائم کرنے اور فتنہ و فساد کو کچلنے کے لئے ضرورت کے وقت طاقت بھی استعمال کی جا سکے۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ زمین و آسمان میں سب جگہ اللہ تعالیٰ ہی کا حکم چلتا ہے، کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کے تصرف کو نہیں روک سکتی۔ عرش سے فرش تک ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ہستی اور وجود کی

روشن دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی وقت بھی اپنے بندوں سے غائب نہیں۔ کائنات کی ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے کی نفضیلت۔

۲۔ میدان حشر میں پل صراط پر سخت اندھیرا ہوگا۔ ایمان اور عمل صالح کی روشنی ہوگی۔ روز محشر منافقوں اور مومنوں کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی۔ قیامت میں اگر منافق اور کافر یہ چاہیں کہ کچھ معاوضہ دے کر چھوٹ جائیں تو ہرگز نہ چھوٹ سکیں گے۔ خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال و دولت خرچ کرنے کی فضیلت۔

۳۔ دنیاوی زندگی اس کا ٹھاٹ باٹ اور فخر و امتیاز سب دھوکے کی ٹٹی ہے۔ موت سے پہلے وہ سامان کر لو جس سے کوتاہیاں معاف ہوں اور جنت ملے۔ جنت صرف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملے گی۔ جو بھلائی کسی کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے وہ اس کو ضرور پہنچ کر رہے گی اور جو برائی کسی کے مقدر میں نہیں وہ اسے ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔

۴۔ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی بعثت کا ذکر۔ اصولی طور پر تمام انبیاء کی تعلیم ایک تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں نے بے دین بادشاہوں سے تنگ آکر ترک دنیا اور رہبانیت کی بدعت نکالی۔ ایمان پر ثابت قدم رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو، وہ تم کو اپنی رحمت سے نوازے گا۔

سُورۃ المجادلہ

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۵۸	ترتیب نزول	۱۰۵
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۲۲	تعداد الفاظ	۴۷۹
تعداد حروف	۲۱۰۳		

سورت کا نام پہلی ہی آیت کے لفظ "تجادلک" سے ماخوذ ہے۔ سورت کی پہلی ہی آیت میں اس عورت کا ذکر ہے جس نے اپنے شوہر کے ساتھ ظہار کے قصہ کا نبی علیہ السلام سے ذکر کیا اور اس بات پر اصرار کیا کہ آپ ایسی کوئی صورت بتائیں جس سے اس کی اور اس کے بچوں کی زندگی تباہ ہونے سے بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے اصرار کو "مجادلہ" یعنی جھگڑے سے تعبیر فرمایا ہے۔

مضمون کے بعض حصوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سورت غزوہ احزاب کے بعد نازل ہوئی، غزوۂ احزاب شوال ۵ھ ہجری میں پیش آیا تھا۔ سورت میں بعض ایسے مسائل کا حل بتایا گیا ہے جو اس وقت مسلمانوں کو درپیش تھے۔

سورت کی ابتداء میں ظہار کے شرعی احکام بتائے گئے ہیں اور مسلمانوں کو سختی کے ساتھ اس بات کی تنبیہہ کی گئی ہے کہ اسلام کے بعد جاہلیت کے طریقوں پر جمے رہنا اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں کو توڑنا ایمان کے منافی ہے۔ منافقین باہمی سرگوشیوں اور سازشوں کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کے منصوبے بناتے تھے جو مسلمانوں کے لئے پریشانی کا سبب تھے۔ مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ ان کی پروا نہ کریں۔ منافق لوگ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔

بعض آیات میں تہذیب و تمدن اور معاشرے کے کچھ آداب سکھائے گئے ہیں تاکہ مسلمان اخلاقی عیوب سے پاک و صاف رہیں۔

سورت کے آخر میں دو ٹوک انداز میں یہ بتایا ہے کہ دین کے بارے میں کسی شخص کے مخلص ہونے کا کیا معیار ہے؟

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ظہار کا حکم۔ ظہار کا کفارہ۔ جاہلیت کی باتیں چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلو۔ جو اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدوں کو توڑتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ دنیا کے تمام کاموں کا نتیجہ قیامت کے روز سامنے آجائے گا۔

۲۔ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ مسلمانوں کے مشورے اور سرگوشیاں نیکی، تقویٰ اور معقول باتوں کے لئے ہونے چاہئیں سب کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہو کر ذرہ ذرہ کا حساب دینا ہے۔ مجلس کے بعض آداب۔ سچا ایمان اور صحیح علم ہی انسان کو ادب تہذیب سکھاتا ہے۔ نماز پڑھتے رہنے اور زکوٰۃ دیتے رہنے کی ہدایت۔

۳۔ منافقوں کے نفاق اور دروغ کا بیان، منافقوں کے لئے بدترین عذاب ہے جن پر شیطان پوری طرح قابو پالیتا ہے اسے کچھ یاد نہیں رہتا کہ خدا بھی کوئی چیز ہے۔ ایسے لوگ شیطانی لشکر ہیں اور ان کا انجام یقیناً خراب ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرنے والے سخت ناکام اور ذلیل ہونگے۔

سورۃ الحشر

تعارف

ترتیب تلاوت	۵۹	ترتیب نزول	۱۰۱
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۳
تعداد آیات	۲۴	تعداد الفاظ	۴۵۵
تعداد حروف	۲۰۱۶		

دوسری آیت کے فقرہ "من دیارھم لاول الحشر" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ یعنی وہ سورت جس میں حشر کا لفظ اور ذکر آیا ہے۔

یہ سورت غزدہ بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غزوہ، غزدہ بدر سے چھ مہینے بعد ہوا ہے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ یہ ربیع الاول سنہ ۴ ہجری کا واقعہ ہے۔

بنو نضیر یہود کا ایک قبیلہ تھا، مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر مضبوط قلعوں میں رہتا تھا جب نبی علیہ السلام ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو بنی نضیر نے آپؐ سے ایک معاہدہ کیا، اس میں طے پایا کہ وہ مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد نہ کریں

گے۔ان لوگوں کی تعداد بھی کافی تھی اور یہ لوگ بہت مال دار تھے۔ ۳ھ ہجری میں غزوۂ احد کے بعد یہ لوگ اپنے عہد و پیمان سے پھر گئے۔ کیونکہ غزوہ احد میں مسلمانوں کا خاصا نقصان ہوا تھا۔ بنو نضیر کو یہ خیال ہوا کہ مسلمان کمزور ہو گئے۔ ان کے سردار نے اس معاہدے کے برخلاف مکہ جاکر مشرکین مکہ سے معاہدہ کیا کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں وہ ان کا ساتھ دیں گے اور مسلمانوں کی مدد نہیں کریں گے۔ بنو نضیر نے حضور علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش کی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضور علیہ السلام کو محفوظ رکھا۔ اس بدعہدی اور شرارت کے بعد ضرورت پیش آئی کہ کہ اُن کو اُن کے کئے کی سزا دی جائے۔ مسلمانوں نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا، انہوں نے صلح کرنی چاہی مگر حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ قلعے خالی کر دو اور جہاں دل چاہے چلے جاؤ، جو سامان لے جا سکتے ہو لے جاؤ۔ مدینہ کے منافقین نے یہود کو یقین دلا رکھا تھا کہ مسلمان تم سے لڑے تو ہم تمہاری مدد کریں گے، مگر انہوں نے ان کے ساتھ بھی وفاداری نہ کی۔ بنو نضیر قلعے خالی کر کے کچھ خیبر اور کچھ شام چلے گئے۔ مسلمانوں نے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور کافی مال یہاں سے ہاتھ لگا۔ حضور علیہ السلام نے یہ مال اور سامان زیادہ مہاجرین میں تقسیم کر دیا۔ اور انصار کے دو مفلس قبیلے تھے ان کی بھی مدد کی۔ اس طرح انصار پر مہاجرین کا جو معاشی بوجھ تھا، وہ بہت حد تک کم ہو گیا۔ اس سورت میں ان تمام باتوں کا بیان ہے۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کو پرہیزگاری کی ہدایت اور آخرت کی زندگی کے لئے ذخیرۂ حسنات کی نصیحت کی گئی ہے۔

قانونِ جنگ کا یہ اصول بتایا گیا ہے کہ سازش اور فساد کو کچلنے اور اپنے دفاع کی خاطر دشمن کے علاقے میں گھس کر جو اقدام اور کارروائی کی جائے وہ جارحیت کی تعریف میں نہیں آتی۔

اس سورت کی آخری آیتیں آیۃ الکرسی، سورۂ فاطر، سورۂ حدید اور سورۂ اخلاص کی طرح توحید کی خاص تعلیم پر مشتمل ہیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ تعالیٰ کے زبردست غلبے اور حکمت کے کچھ آثار و واقعات۔ ظاہری اسباب پر تکیہ کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے غافل ہو جانا عقل مند آدمی کا کام نہیں۔ مال غنیمت کا حکم۔ رسولؐ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ انصار مدینہ (صحابہ کرامؓ) کی تعریف۔

۲۔ منافقین کی دغابازیوں کا ذکر۔ منافق اور اسلام دشمن اپنے کیے کی سزا چکھیں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۳۔ تمہارا کوئی کام اللہ سے پوشیدہ نہیں، اس لئے اس سے ڈر کر نیکی اور تقویٰ کا راستہ اختیار کرلو اور گناہوں سے بچتے رہو۔ ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو گئے۔ اللہ جل شانہٗ کی صفات۔

سورۃ الممتحنہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۶۰	ترتیب نزول	۹۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۳	تعداد الفاظ	۳۷۰
تعداد حروف	۱۵۹۳		

سورت کی دسویں آیت میں حکم ہے کہ جو عورتیں ہجرت کرکے آئیں ان کا امتحان لیا جائے تاکہ معلوم ہو کہ وہ اپنے دعوئ اسلام میں سچی ہیں یا نہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا نام ممتحنہ رکھا گیا۔ یعنی آزمانے والی اور امتحان لینے والی سورت۔ یہ سورت صلح حدیبیہ کے دو سال بعد ۸ ہجری میں نازل ہوئی۔ اس میں پہلا معاملہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے جنہوں نے فتح مکہ سے کچھ پہلے ایک خفیہ خط کے ذریعے قریش کو یہ خبر دینی چاہی تھی کہ نبی علیہ السلام ان پر حملہ کرنے والے ہیں۔ دوسرا معاملہ ان عورتوں کا ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد ہجرت کرکے مدینہ چلی آئی تھیں، صلح حدیبیہ میں یہ طے پایا تھا کہ جو کافر مکہ سے مسلمان ہو کر مدینہ آئے گا مسلمان اسے مکہ واپس کریں گے اور جو مسلمان (عیاذاً باللہ) مرتد ہو کر مدینہ سے مکہ آئے گا اسے واپس نہیں کیا جائے

گا۔اس زمانے میں کچھ عورتیں اسلام قبول کرکے مکہ سے مدینہ آگئیں، معاہدے کی شرائط میں الگ سے عورتوں کے بارے میں کوئی وضاحت نہ تھی، اگر انہیں مردوں پر قیاس کرکے مکہ واپس کرتے تو بہت سے مسائل پیدا ہوجاتے، حضورؐ نے ان کو واپس نہ کیا۔ سورت میں ان عورتوں کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔

تیسرا اور آخری معاملہ یہ بیان کیا گیا کہ عورتیں جب ایمان لاکر نبی کریم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان سے کن کن باتوں کی بیعت لی جائے۔

مسلمان ہوکر مکہ سے آنے والی شادی شدہ عورتوں کا ایک معاشرتی مسئلہ یہ پیدا ہو گیا تھا کہ ان میں سے اکثر کے شوہر کافر تھے اور وہ مکہ ہی میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کا یہ فیصلہ کیا کہ مسلمان عورت کا کافر شوہر نہیں ہوسکتا۔ ان کے نکاح فسخ ہوگئے، اب یہ مسلمان مردوں سے نکاح کریں اور اس طرح مشرکہ عورت سے مسلمان مرد کو نکاح کی ممانعت کردی گئی۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جن لوگوں نے رسول کو اور اس کے ساتھیوں کو تکلیفیں پہنچائیں اور مکہ مکرمہ سے نکالا، وہ اللہ تعالیٰ کے کھلے دشمن ہیں۔ انسان ایک کام تمام دنیا سے چھپا کر کرسکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ تمہاری اولاد اور تمہارے کنبے والے قیامت کے دن ہرگز تمہارے کام نہ آئیں گے۔

۲۔ نبی کریم علیہ السلام کو کفار مکہ کے مسلمان ہونے کی بشارت۔ جو کافر مسلمانوں کو نہ ستائیں، بلکہ خوش خلقی سے پیش آئیں اور حق کی راہ نہ روکیں، ان کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنے میں کوئی حرج نہیں۔ کسی کافر کی بیوی کے مسلمان ہوکر مسلمان ملک میں آجانے اور کسی مسلمان سے نکاح کرنے کا مسئلہ۔ آیت بیعت۔

◎

سورۃ الصّف

تعارف

ترتیب تلاوت	۶۱	ترتیب نزول	۱۰۹
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۴	تعداد الفاظ	۲۲۳
تعداد حروف	۹۹۱		

سورت کا نام چوتھی آیت کے فقرے " یقاتلون فی سبیلہٖ صفًّا " سے ماخوذ ہے۔ یعنی وہ سورت جس میں صف کا لفظ آیا ہے۔

روایات سے اس کا متعین زمانۂ نزول معلوم نہیں ہوتا مگر مضمون سے یہ اندازہ ہے کہ غزوہ اُحد اور صلح حدیبیہ کی درمیانی مدت میں نازل ہوئی۔

کچھ مسلمان ایک جگہ بیٹھے یہ باتیں کر رہے تھے کہ ہمیں اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سے کام اور کون سی باتیں پسند ہیں تو ہم وہی کچھ کیا کریں۔ اس موقع پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے یہ چاہتے ہیں کہ جب وہ اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں تو اپنے اس دعوے میں

ہر موقع پر سچے اور پکے ثابت ہوں۔ حضرت محمدؐ کے ساتھ تمہاری روش اور برتاؤ وہ نہ ہونا چاہیے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل نے اختیار کیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی نبوت پر ایمان لانے کے باوجود زندگی بھر اُن کو تنگ کرتے رہے اور آخر وقت تک اُن کی کج بحثی ختم نہ ہوئی۔ اسی طرح عیسیٰؑ کے ہاتھ پر کھلی کھلی نشانیاں اور معجزات دیکھنے کے باوجود ان کو جھٹلانے سے باز نہ آئے۔

• حقیقی فوز و فلاح اور اللہ کو خوش کرنے کی راہ یہ ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر سچے دل سے ایمان لاؤ، اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرو۔ آخرت میں اس کا ثمرہ خدا کے عذاب سے نجات، گناہوں سے مغفرت اور جنت کی دائمی نعمتوں کے حصول کی صورت میں ملے گا۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ انسان کو چاہیئے کہ زبان سے صرف وہی بات کہے جو کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے سخت ناراض اور بیزار ہوتے ہیں جو زبان سے بہت کچھ کہے مگر کرے کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس کے دشمنوں کے مقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پچھلے انبیاء کی زبانی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے مژدہ کا ذکر۔

۲۔ دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنا تو اللہ کا کام ہے مگر مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایمان پر پوری طرح ثابت قدم رہیں اور اس کی راہ میں جان و مال سے جہاد کریں۔ اصل اور بڑی کامیابی وہی ہے جو آخرت میں ملے گی۔ ایمان والوں سے فتح و نصرت کا وعدہ۔

سورۃ الجمعہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۶۲	ترتیب نزول	۱۱۰
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۱	تعداد الفاظ	۱۷۶
تعداد حروف	۷۸۷		

نویں آیت کے فقرے "اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ اس سورت میں نماز جمعہ سے متعلق بعض احکام بیان کیے گئے ہیں لیکن یہ مطلب نہیں کہ نمازِ جمعہ اس سورت کا موضوع ہے۔ دوسری اکثر سورتوں کی طرح یہ نام بھی محض علامت کے طور پر ہے۔

سورت صرف دو رکوعات پر مشتمل ہے۔ پہلا رکوع ہجرت مدینہ کے بعد قریبی زمانے میں نازل ہوا۔ اس رکوع کے مضمون سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ اس دور کا نازل شدہ ہے جب ابھی مسلمانوں کو دینی اجتماعات اور بطورِ خاص اجتماعِ جمعہ کے آداب کی پوری طرح تربیت نہیں ملی تھی، اس رکوع میں نماز جمعہ سے متعلق بعض آداب و احکام کا ذکر

کیا گیا ہے البتہ دوسرے رکوع کے بارے میں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نزول فتح خیبر یا اس کے بعد قریبی زمانے میں ہوا۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ، ہم حضورؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے جب یہ آیات نازل ہوئیں"۔ اور ابوہریرہؓ صلح حدیبیہ کے بعد ایمان لائے۔ اس رکوع میں یہود کو خطاب کر کے تین باتیں کہی گئیں:

۱۔ تمہارا یہ زعم باطل ہے کہ نبی تمہاری ہی نسل سے ہوگا اور عرب کے اُمیّوں میں نبی نہیں ہوسکتا۔ لیکن اللہ نے انہی امیّوں میں سے ایک نبی اٹھایا ہے جو تمہارے سامنے ہے، وہ اللہ کی کتاب لوگوں کو سنا رہا ہے، ان کے نفوس کا تزکیہ کر رہا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہے نبوت کے منصب سے نواز دے، یہ کسی کی میراث نہیں ہے۔

۲۔ تمہیں خدا نے اپنی الہامی کتاب توریت کا حامل بنایا تھا مگر تم نے نہ اس کی ذمہ داریوں کو سمجھا اور نہ ادا کیا، اور تمہارا حال اُس گدھے کا سا ہو گیا جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور اُسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ یہ کیا ہے۔!

۳۔ اگر تمہیں واقعی یہ یقین ہے کہ تم اللہ کے محبوب اور چہیتے ہو اور تمہارے لئے اس کے ہاں بڑی قدر و منزلت ہے، تو تم کبھی موت سے نہ ڈرتے۔ موت سے ڈرنا اس بات کی علامت ہے کہ تم خود اپنی سیہ کاریوں سے واقف ہو۔ اور تمہیں اندازہ ہے کہ جتنا ذلیل یہاں ہو رہے ہو، اس سے زیادہ اگلی زندگی میں جا کر رسوا ہو گے۔

دوسرے رکوع کا مضمون بظاہر پہلے رکوع کے مضمون سے بالکل مختلف نظر آتا ہے مگر ایک گونہ مناسبت ہے، وہ یہ کہ یہود کے یوم سبت کے مقابلے میں تمہیں یوم جمعہ دیا گیا ہے۔ لیکن مسلمان، جمعہ کے ساتھ وہ معاملہ نہ کریں جو یہود نے یوم سبت کے ساتھ کیا تھا۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی کریم علیہ السلام کی بعثت و نبوت اور مقاصد بعثت کا ذکر۔ یہود کو توریت جیسی عظیم کتاب دی گئی مگر انہوں نے اس کی تعلیمات و ہدایات کی کوئی پروا نہ کی۔ اللہ تعالیٰ یہود جیسے ضدی، ہٹ دھرم اور بے انصاف لوگوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ موت سے ڈر کر کہیں نہیں بھاگ سکتے۔

۲۔ جمعہ کا خطبہ شروع ہونے کے بعد خرید و فروخت حرام ہے۔ آخرت کے نفعوں کے سامنے دنیاوی فوائد کی کوئی حقیقت نہیں۔

سورۃ المنافقون

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ۔۔۔۔۔۔ ۶۳	ترتیب نزول ۔۔۔۔۔۔ ۱۰۴
مکی/مدنی ۔۔۔۔۔۔ مدنی	تعداد رکوعات ۔۔۔۔۔۔ ۲
تعداد آیات ۔۔۔۔۔۔ ۱۱	تعداد الفاظ ۔۔۔۔۔۔ ۱۸۳
تعداد حروف ۔۔۔۔۔۔ ۸۲۱	

پہلی ہی آیت کے لفظ " اذا جاءك المنافقون " سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ اس سورت کے نام کے ساتھ، اس کے مضامین کا جامع عنوان بھی ہے، کیونکہ اس میں منافقین کے کردار پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی پہ دورانِ سفر نازل ہوئی یا مدینہ میں پہنچنے کے فوراً بعد۔ غزوۂ بنی مصطلق ۶ھ ہجری میں واقع ہوا تھا۔

اس سورت میں منافقین کی پول کھولی گئی ہے۔ یہ لوگ مدینہ میں مسلمانوں سے بظاہر اچھی طرح ملتے تھے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے مگر اندر ہی اندر مسلمانوں کی جڑیں کھودتے تھے اور اس کوشش میں رہتے تھے کہ مسلمانوں کو اتنا پریشان کریں کہ

یہ مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی نے ایک سفر میں کہا کہ ہم عزت دار لوگ اب کے ان ذلیل اور بھوکے ننگے مسلمانوں کو مدینہ سے نکال دیں گے۔
یہ لوگ اُن لوگوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں جو سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ ان لوگوں نے دنیا کے ظاہری مال و منال ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پائدار عزت صرف انہی لوگوں کو حاصل ہو گی جو سچے دل سے اللہ کے اور اس کے رسول کے حکموں پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں۔
منافقوں کا آخرت میں جو بُرا انجام ہوگا اس کی نشان دہی کی اور مسلمانوں سے کہا کہ مال و دولت جوڑ کر رکھنے کی چیز نہیں، اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرو، ورنہ مرتے وقت کفِ افسوس ملو گے اور پھر کوئی فائدہ نہ ہوگا۔
قرآن نافرمان بندوں میں سب سے سخت سزا منافقوں کے لئے تجویز کرتا ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ مسلمانوں کو جتنا نقصان منافقوں سے پہنچا اتنا کسی طبقہ سے نہیں پہنچا اور یہ طبقہ ہر دَور میں موجود رہا اور آج بھی موجود ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع "ضائع" نہیں کرتا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ منافقوں کی چالبازیوں اور خباثتوں کا بیان۔ منافق مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں، ان کی چالوں سے ہشیار رہنا چاہیئے۔ منافقوں کی ہرگز بخشش نہ ہوگی۔ زمین و آسمان کے تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۔ مال و دولت اور اولاد وہی اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی عبادت سے غافل نہ کرے۔ آدمی کے لئے یہ بڑے ہی خسارے اور ٹوٹے کی بات ہے کہ باقی کو چھوڑ کر فانی میں مشغول ہو جائے اور اعلیٰ سے ہٹ کر ادنیٰ میں پھنس جائے۔

سورۃ التغابن

تعارف

ترتیب تلاوت	۶۴	ترتیب نزول	۱۰۸
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۸	تعداد الفاظ	۲۴۷
تعداد حروف	۱۱۲۲		

نویں آیت کے فقرے "ذالک یوم التغابن" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سورت کا کچھ حصہ مکی ہے اور کچھ مدنی۔ لیکن مفسرین کی اکثریت کہتی ہے کہ پوری سورت مدنی ہے مضمون پر غور کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

سورت کی ابتداء میں تمام انسانوں کو خطاب کر کے مختصر الفاظ میں انہیں چار بنیادی حقیقتوں سے آگاہ کیا گیا ہے۔

۱۔ یہ کائنات جس میں ہم سب رہتے ہیں خدا کے بغیر نہیں ہے۔ اس عظیم کائنات کی ایک ایک چیز اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ اس کائنات کا کوئی خالق ہے

اور کوئی قادرِ مطلق اس نظام کو چلا رہا ہے۔

۲۔ یہ کائنات بے مقصد نہیں، اس کے خالق نے اُسے حکمت اور مقصد سے پیدا کیا ہے۔

۳۔ خدا نے تم کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے، کفر و ایمان کو اختیار کرنا تمہاری مرضی پر چھوڑ دیا ہے۔ اور خدا یہ دیکھ رہا ہے کہ تم اپنی مرضی سے ایمان کو اختیار کرتے ہو یا کفر کو۔

۴۔ تمہاری حیثیت غیر ذمہ دارانہ نہیں، بلکہ تم اپنے تمام معاملات کے جواب دہ ہو، تمہیں ایک ایسی ہستی کے پاس واپس جانا ہے جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

اس سورت کی دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے پوری بنی نوع انسان کو دو قسموں میں تقسیم فرمادیا۔ کافر اور مومن۔ یعنی دنیا میں صرف دو قومیں آباد ہیں، ایک وہ جو خدا کو اور اس کی بھیجی ہوئی حقیقتوں کو مانتی ہے وہ مومن کہلاتی ہے۔ اور دوسری وہ قوم جو خدا کا اور اس کی بھیجی ہوئی حقیقتوں کا انکار کرتی ہے اُسے کافر کہتے ہیں۔ رنگ، نسل، زبان اور جغرافیے کی بنیاد پر قوموں کی تقسیم اسلام کی نظر میں بے معنی ہے۔

حق و راستی کا راستہ اختیار کرنے والوں کو مخاطب کرکے انہیں چند ہدایات دی گئی ہیں۔ مثلاً :

دنیا میں جو مصیبت آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے آتی ہے، ایسے حالات میں جو ثابت قدم رہے اللہ اس کو ہدایت بخشتا ہے اور اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔

مومن کا اعتماد اپنی طاقت یا مادی ذرائع و وسائل پر نہ ہونا چاہیئے، اُسے صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اللہ نے انسانوں کو ان کی ہمت و استطاعت کی حد تک اپنے احکام کا مکلف بنایا ہے۔ انسان کی طاقت سے بڑھ کر اس پر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ آسمانوں اور زمین میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دونوں استعدادیں اور قوتیں رکھ دیں، چاہے کفر اختیار کرے اور چاہے اسلام۔ انسان کی خلقت تمام جانوروں سے بہتر ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے حساب و کتاب لینا اللہ کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ایمان کے ساتھ عمل بھی ہونا چاہیئے۔ مومن سے جو کوتاہیاں ہوں گی وہ ایمان کی برکت سے معاف کر دی جائیں گی۔ کافروں کو دائمی عذاب ہوگا۔

۲۔ دنیا میں کوئی مصیبت اور تکلیف اللہ کے ارادے اور مشیت کے بغیر نہیں پہنچتی۔ اللہ جو تکلیف و اذیت بھیجتا ہے کسی حکمت اور مصلحت سے بھیجتا ہے اور وہ بخوبی جانتا ہے کہ کون صبر و استقامت کا راستہ اختیار کرے گا اور کون نہیں۔ نرمی و سختی اور تکلیف و راحت غرض ہر حالت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ مال و اولاد دے کر اللہ تعالیٰ بندوں کو جانچتا ہے کہ کون ان فانی چیزوں میں پھنس کر آخرت کی باقی اور دائم نعمتوں کو فراموش کرتا ہے اور کون ان چیزوں کو آخرت کا ذخیرہ بناتا ہے۔

سُورۃ الطلاق

تعارف

ترتیب تلاوت	۶۵	ترتیب نزول	۹۹
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۲	تعداد الفاظ	۲۹۸
تعداد حروف	۱۲۳۷		

اس سورت کا نام "الطلاق" عام سورتوں کے ناموں کی طرح محض علامت کے طور پہ نہیں بلکہ اس پوری سورت میں طلاق کے احکام بیان ہوئے ہیں، اس لئے اس کا نام سورت الطلاق قرار پایا، گویا یہ نام اس کے مضامین کا جامع عنوان ہے۔

یہ سورت مدنی ہے اور سورۃ بقرہ کی اُن آیات کے بعد اس کا نزول ہوا جن میں طلاق کے احکام بیان کئے گئے تھے۔ سورۃ بقرہ کے احکام کو سمجھنے میں لوگوں کو دشواری ہوئی تو مزید وضاحت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے سورۃ طلاق نازل کی۔

اس سورت کے بنیادی طور پر دو مقاصد معلوم ہوتے ہیں۔

اوّل یہ کہ: اسلام نے مرد کو طلاق کا جو اختیار دیا ہے، اُسے استعمال کرنے

کے لئے ایسے حکیمانہ طریقے بتلائے جائیں جن سے حتی الامکان شادی شدہ جوڑوں میں تفریق اور جدائی کی نوبت نہ آئے۔ اس کو غصّہ اتارنے اور عورت کو ستانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ علیحدگی صرف اس صورت میں اختیار کی جائے جب باہمی موافقت کے تمام امکانات ختم ہو گئے ہوں۔ شریعت میں طلاق کی گنجائش مرد و زن کو تلخ زندگی سے بچانے کے لئے رکھی گئی ہے۔ ورنہ تو نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "جائز و حلال چیزوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے"۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ طلاق سے متعلق سورۂ بقرہ میں نازل شدہ جو مسائل مزید حل طلب رہ گئے تھے اُن کا تفصیلی جواب دے کر عائلی زندگی کے اس شعبے کی تکمیل کر دی اور احکامِ طلاق کے بارے میں مسلمانوں کی مکمل رہ نمائی کر دی۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ طلاق اور عدت کے کچھ احکام۔ مطلقہ بیوی سے حسن سلوک کا حکم۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر احکام شرعیہ کی پابندی رکھنی چاہیئے خواہ کتنی ہی مشکلات کیوں نہ پیش آئیں۔ خدا کا خوف دین و دنیا کے خزانوں کی کنجی اور تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے۔

۲۔ عورتوں کے معاملے میں احکام شریعت کی پوری پابندی کرو۔ احکام شریعت کو نظر انداز کرنے والی بہت سی قومیں تباہی و بربادی سے دوچار ہو چکی ہیں، ان سے عبرت پکڑو۔

◉

سُورۃ التحریم

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۶۶	ترتیب نزول	۱۰۷
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۱۲	تعداد الفاظ	۲۵۴
تعداد حروف	۱۱۲۴		

سورت کی پہلی ہی آیت کے فقرے "لم تحرم ما احل اللہ" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ یہ سورت بالاتفاق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس سے پہلی سورت سورۂ طلاق میں مردوں کو عورتوں کے ساتھ نرمی اور اچھا سلوک کرنے کی ہدایت کی گئی تھی اور ان سے کہا گیا تھا کہ شریعت نے ان کو جو اختیارات دیئے ہیں انہیں غلط اور بے جا استعمال نہ کریں، عورتوں کو بے سہارا نہ چھوڑیں، عدت کے زمانے میں ان کے اخراجات کے کفیل ہوں اور ان کی دل آزاری کی باتیں نہ کریں۔ اس سورت میں عورتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مردوں کی نیکی اور نرمی سے غلط فائدہ اٹھا کر ان کو دبانے کی کوشش نہ کریں اور نہ ایسی فرمائشیں کریں جس سے وہ زیر بار ہوں۔

نبی کریم علیہ السلام کو ہدایت کی گئی کہ اگرچہ مردوں کو بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ طلاق دیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کو تکلیف نہ ہو، مگر عورتوں کے ساتھ رعایت اس حد تک درست نہیں کہ حلال چیزوں کو بھی اپنے اوپر حرام کر لو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو بیویاں اپنے شوہروں کی زندگیاں تلخ کر دیں گی۔

نیک عورتوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ اپنے بڑوں کا اور اپنے شوہروں کا کہنا ماننے والی ہوتی ہیں۔ ایمان دار اللہ کے اور اس کے رسول کے حکموں کی پابند ہوتی ہیں۔

مسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں۔ نیکو کاروں، اور فتنہ و فساد کرنے والوں کا انجام بتایا گیا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے تمام کے لئے حلال کر دیا ہے انہیں اپنی مرضی سے حرام مت قرار دو۔ ماریہ قبطیہ (جو حضور علیہ السلام کے حرم سے تھیں) کا قصہ۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دین کی راہ پر لائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سے خلوص دل کے ساتھ توبہ کرو۔ توبہ کے بعد بھی اگر خرافات میں پڑے تو سمجھو کہ توبہ میں کسر رہ گئی۔ جن لوگوں نے دنیا میں نبی کا کہنا مانا انہیں اللہ جل شانہٗ اعزاز و اکرام کے ساتھ بلند مقامات پر سرفراز فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے کھلے اور چھپے دشمنوں کے ساتھ سختی کرو۔ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہم السلام کی نافرمان بیویوں کا ذکر۔ فرعون کی نیک بیوی کا ذکر۔

◉

سورۃ الملک

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ــــــــ ۶۷	ترتیب نزول ــــــــ ۷۷
مکی/مدنی ــــــــ مکی	تعداد رکوعات ــــــــ ۲
تعداد آیات ــــــــ ۳۰	تعداد الفاظ ــــــــ ۳۳۵
تعداد حروف ــــــــ ۱۳۵۹	

پہلی ہی آیت کے فقرے "سبحان الذی بیدہ الملک" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔
یہ سورت مکی زندگی کے درمیانی دور میں نازل ہوئی۔ سورت کے مضمون میں نام اور عنوان کی کافی جھلک اور مناسبت ہے۔ سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ ہی ساری کائنات کا بادشاہ ہے، سارا زور اور طاقت اُسی کے قبضے میں ہے، کائنات میں ہر طرف اُس کی قدرت اور خلاقی کے مظاہر پھیلے ہوئے ہیں۔ کائنات کے عجائبات پر جتنا غور کرو گے، اتنے ہی اس کی قدرت کے مظاہر اور شواہد نظر آئیں گے۔ چاند، سورج، روشن ستارے، تہ بہ تہ آسمان یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

ان مظاہر کو دیکھنے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کو مانو، اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ

علیہ وسلم تمہارے پاس قرآن لے کر آئے ہیں اس پر خلوصِ دل سے عمل کرو، اس پر عمل دین و دنیا کی کامیابی کا ضامن ہے۔ اللہ نے زندگی اور اس کے بعد موت کو پیدا کیا تاکہ وہ لوگوں کو آزملائے کہ کون دنیا کی چند روزہ زندگی میں نیک اعمال بجا لاتا ہے، اللہ کے حکموں کی پیروی کرتا ہے اور کون سرکشی کی راہ اختیار کرتا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ سارا ملک اللہ کا ہے اور تنہا اسی کا اختیار ہے۔ مرنے اور جینے کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے قائم کر دیا تاکہ بندوں کے اچھے اور برے اعمال کی جانچ کرے۔ قدرت نے اپنے انتظام اور کاریگری میں کہیں فرق نہیں کیا۔ ساری کائنات نیچے سے اوپر تک ایک مضبوط قانون اور مستحکم نظام میں جکڑی ہوئی ہے۔ آخرت میں کافروں کی ذلت و رسوائی کا بیان۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے زمین کو پست اور مسخر کر دیا تاکہ وہ اس میں چلیں پھریں، روزی کمائیں اور منافع حاصل کریں۔ زمین پر چلو پھرو، روزی کماؤ مگر خدا تعالیٰ کو نہ بھولو۔ پچھلی قوموں پر جو عذاب نازل ہوئے ان سے عبرت پکڑو۔ اگر اللہ تعالیٰ روزی کے سامان بند کرے تو کس کی طاقت ہے جو روزی کا دروازہ کھول دے۔ ابتدا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی تھی اور انتہا بھی اسی طرف سے ہو گی۔

◉

سورۃ القلم

تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ـــ ـــ ۶۸	ترتیب نزول ـــ ـــ ـــ ۲
مکی/مدنی ـــ ـــ ـــ مکی	تعداد رکوعات ـــ ـــ ـــ ۲
تعداد آیات ـــ ـــ ـــ ۵۲	تعداد الفاظ ـــ ـــ ـــ ۳۰۶
تعداد حروف ـــ ـــ ـــ ۱۲۹۵	

پہلی آیت کے دوسرے لفظ "والقلم" سے سورت منسوب ہے۔ سورت کا یہ نام اور عنوان محض علامت کے طور پر ہے ورنہ سورت کے مضمون کا عنوان سے کوئی ربط اور تعلق نہیں ہے۔

مکی دَور کے ابتدائی دنوں میں نازل ہوئی، جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے لوگوں سے کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں، یہ بت جن کو تم پوج رہے ہو بے اختیار اور بے جان ہیں یہ کسی کی مدد تو کیا خود اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے۔ یہ سب دوزخ کا ایندھن بنیں گے اور اگر تم ان کو پوجتے رہے تو تمہارا حشر بھی یہی ہوگا۔ مکہ والے کئی پشتوں سے جہالت

اور گمراہی میں مبتلا تھے۔ ان کے خیال میں بھی نہ تھا کہ انہوں نے جو عقیدہ قائم کر رکھا ہے اور ان کے جو طور طریقے ہیں ان کے سوا اور بھی کوئی طریقہ ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے فاسد عقائد پر پختہ تھے۔ آنحضورؐ کی باتیں سن کر کہنے لگے کہ (نعوذ باللہ) آپ تو دیوانے ہو گئے اور ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنیں۔ ان حالات میں یہ سورت نازل ہوئی اور سورت کی ابتدا ہی میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ کے ان نفوں اور بے سروپا الزامات اور شبہات کی تردید کی اور فرمایا: اے رسولؐ! تم نہ دیوانے ہو اور نہ بہکی بہکی باتیں کرتے ہو، تمہاری باتیں تو ایسی محکم اور عقل پر مبنی ہیں کہ اہلِ خرد ان کو لکھ کر قیامت تک کے لئے چھوڑ جائیں گے۔ آپؐ نہ صرف اہلِ عقل و دانش کے سردار ہیں بلکہ اعلیٰ اخلاق وصفات کے ایسے بلند مرتبے پر فائز ہیں کہ دوسرا وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ آنے والا وقت تم کو بتا دے گا کہ کون سیدھی راہ پر ہے اور کون بھٹکا ہوا ہے۔

کفار اپنی مال و دولت، اولاد، خاندان اور قبیلے پر بہت اتراتے تھے، کہا گیا کہ کسی کا مال دار ہونا، اولاد اور قبیلہ والا ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ وہ اچھا ہے۔ یہ سب فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔ اصل چیز بُرے کاموں سے بچنا اور نیک کاموں کو اپنانا ہے۔ گنہ گار اور پرہیزگار برابر نہیں ہو سکتے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ کفارِ مکہ نبی کریم علیہ السلام کو اپنی بدبختی اور شقاوت سے طرح طرح کی باتیں کہتے تھے اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان کا جواب۔ نبی علیہ السلام کی صفات اور اخلاق حسنہ کا بیان۔ کون لوگ سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں اور کون بھٹکنے والے، اس کا پورا پورا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ مال و اولاد کی کثرت مقبولیت کی علامت نہیں نہ اللہ کے

یہاں اس کی کوئی قدر و قیمت ہو گی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں مومن اور مجرم برابر نہیں کئے جائیں گے۔ یہ بات عقل اور فطرت کے خلاف ہے۔ کافروں اور پیغمبر علیہ السلام کے دشمنوں پر عذاب ہونا یقینی ہے۔ جس قرآن کو کافر اپنی بدبختی اور خباثت سے "باولے پن کی بات" کہہ رہے ہیں وہ درحقیقت عالم کے لئے اعلیٰ پند و نصیحت کا مجموعہ ہے۔

سُورۃ الحاقہ

تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ـــ ـــ ۶۹	ترتیب نزول ـــ ـــ ـــ ـــ ۷۸
مکی/مدنی ـــ ـــ ـــ ـــ مکی	تعداد رکوعات ـــ ـــ ـــ ـــ ۲
تعداد آیات ـــ ـــ ـــ ـــ ۵۲	تعداد الفاظ ـــ ـــ ـــ ـــ ۲۶۰
تعداد حروف ـــ ـــ ـــ ۱۱۳۴	

سورت کا پہلا لفظ ہی سورت کا سرنامہ ٹھہرا۔ اس کی حیثیت محض عنوان اور نام کی نہیں، بلکہ عنوان کو سورت کے مضمون سے ایک گونہ مناسبت بھی ہے۔

اس سورت میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اہلِ دنیا کو صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ یہ دنیا ایک روز ختم ہو جائے گی اور اس کے ختم ہونے کے وقت بڑے ہولناک حادثے ہوں گے۔ دنیا میں زندگی اس حقیقت کو سامنے رکھ کر بسر کرنی چاہیئے کہ جو لوگ اللہ کی بتائی ہوئی حقیقتوں کو نہیں مانیں گے اور اپنے دل کے تقاضوں پر چلتے رہیں گے، اُن کی دوسری زندگی میں بہت بری گت بنے گی۔

جب قیامت قائم ہو گی اور لوگوں کے اعمال کا حساب ہوگا، اس وقت کون لوگ

خوش قسمت ہوں گے اور کون بدقسمت، ان کی نشاندہی۔
اس سورت کا زمانۂ نزول مکی زندگی کا درمیانہ دور ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جب قیامت کی گھڑی آئے گی تو حق، باطل سے بلا کسی شبہ کے جدا ہو جائے گا۔ اور اس روز اللہ کے وجود میں جھگڑا کرنے والے مقہور و مغلوب ہو جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت تھی کہ نوح علیہ السلام کی پوری قوم کو غرق کر کے انہیں اور ان کے چند ساتھیوں کو بچا لیا۔ اہل ایمان کو جن نعمتوں سے نوازا جائے گا ان کا ذکر۔ نیک لوگوں کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں اور بد لوگوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۲۔ قرآن میں جو کچھ جنت و دوزخ کا بیان ہوا وہ کوئی شاعری یا اٹکل پچو باتیں نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں جو اٹل ہیں۔ قرآن میں سارے جہاں کی تربیت کے اعلیٰ اور محکم اصول بیان ہوئے ہیں۔

◉

سورۃ المعارج

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۷۰	ترتیب نزول	۷۹
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۴۴	تعداد الفاظ	۲۲۰
تعداد حروف	۹۷۷		

سورت کا نام تیسری آیت کے نقرہ " من اللہ ذی المعارج " سے ماخوذ ہے۔ مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کو جب وہ آیتیں پڑھ کر سنائیں جن میں اللہ کے نافرمانوں کو اس کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا، وہ مذاق کرنے لگے۔ ایک کافر نضر بن الحارث یا ابوجہل نے یہاں تک کہہ دیا کہ اے اللہ! اگر یہ سچ ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا کوئی اور عذاب بھیج دے۔ اس سورت میں ان کافروں کو جواب دیا گیا ہے کہ یہ عذاب مانگنے والے نہیں سمجھتے کہ کیا کر رہے ہیں اور کتنی بڑی مصیبت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جو ہمارے رسول کی باتوں کو دیدہ دلیری سے جھٹلا رہے ہیں ان پر عذاب تو آ کر رہے گا اور ان میں قیامت

نہ ہوگی کہ اس عذاب سے اپنے آپ کو بچا سکیں۔
انسانی کمزوریوں کی نشاندہی اور ان کا علاج۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ فرشتے اور مومنوں کی روحیں تمام آسمانوں کو درجہ بدرجہ طے کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب تک چڑھتی ہیں۔ کافر اور گنہگار قیامت کے دن چاہے گا کہ فدیہ دے کر اپنے پورے کنبہ کو چھڑا لے مگر نہ چھڑا سکے گا۔ انسان کسی طرف پختگی نہیں دکھاتا مصیبت اور سختی آئے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ فراخی ہو تو نیکی سے جی چرانے لگتا ہے۔

۲۔ جو لوگ قرآن کا، نبیؐ کا اور نبیؐ کی باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ ہرگز جنت میں نہ جائیں گے۔ کافروں کو چند دن کی ڈھیل ہے، پھر سزا ہونی یقینی ہے۔

◉

سورۃ نوح

تعارف

ترتیب تلاوت ــــ ــــ ــــ ۷۱	ترتیب نزول ــــ ــــ ــــ ــــ ۷۱
مکی/مدنی ــــ ــــ ــــ ــــ مکی	تعداد رکوعات ــــ ــــ ــــ ــــ ۲
تعداد آیات ــــ ــــ ــــ ــــ ۲۸	تعداد الفاظ ــــ ــــ ــــ ــــ ۲۳۱
تعداد حروف ــــ ــــ ــــ ۹۷۴	

نوح، اس سورت کا نام بھی ہے اور اس کے مضامین کا عنوان بھی۔ کیونکہ اس میں اوّل سے آخر تک حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصّہ بیان کیا گیا ہے۔

مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا قصہ محض ایک واقعہ یا قصہ گوئی کے طور پر بیان نہیں ہوا۔ اس میں مشرکین مکہ کو یہ بتانا مقصود ہے کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہو، وہی حضرت نوحؑ کی قوم نے ان کے ساتھ کیا تھا، اور قومِ نوح کا کیا انجام ہوا تھا؟ وہ تم کو بتلا دیا گیا ہے۔ اگر تم نے اپنی اصلاح نہ کی اور اسی بدکرداری اور کج روی پر ڈٹے رہے جو قومِ نوح نے اپنائی تھی تو پھر یاد رکھو

کہ تمہارا انجام بھی ان سے مختلف نہ ہوگا۔ یہ بات اگرچہ براہِ راست یا دھمکی کے انداز میں نہیں کہی گئی لیکن جن حالات میں قرآن نے نبی علیہ السلام کی زبانی قومِ نوح کا یہ عبرت ناک قصہ اہل مکہ کو سنایا اس سے بات کا یہی رُخ متعین ہو جاتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کو منصب نبوت سونپنے کے بعد کیا خدمت سپرد کی گئی تھی، اس کی نشاندہی، انہوں نے اس دعوت کا آغاز کس طرح کیا۔ قوم کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے انہوں نے کیا کوششیں کیں اور قوم نے کس ڈھٹائی اور بے حیائی سے ان کی پیش کردہ دعوتِ حق کو ٹھکرایا۔

مایوسی اور ناامیدی کے عالم میں حضرت نوحؑ کی اپنے پروردگار سے درخواست کہ میری قوم نے دعوتِ حق کو مسترد کر دیا ہے، اب ان کے راہ راست پر آنے کا کوئی امکان نہیں، وقت آگیا ہے کہ ان لوگوں سے ہدایت کی توفیق سلب کر لی جائے۔

آخر میں دعا درج ہے جو انہوں نے نزولِ عذاب کے وقت مانگی تھی۔ اس میں اپنے لئے اور سب اہلِ ایمان کے لئے عفو و درگزر کی درخواست ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت کا ذکر۔ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر کفر و معصیت چھوڑو اور اطاعت و عبادت کا راستہ اختیار کرو۔ جو لوگ ایمان لے آئیں گے ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ حضرت نوح کی تبلیغ اور ان کی قوم کی سرتابی و سرکشی کا بیان

۲۔ قوم نوح کی نافرمانی، غرور اور تکبر کا بیان، اپنی قوم کی نافرمانی اور سرتابی سے تنگ آکر حضرت نوح کی ان کے لئے بارگاہ ایزدی میں بددعا اور مومنوں کے لئے فضل و کرم اور عفو و درگزر کی درخواست۔ ◉

سورۃ الجن

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ۔۔۔۔۔۔ ۷۲	ترتیب نزول ۔۔۔۔۔۔ ۴۰
مکی/مدنی ۔۔۔۔۔۔ مکی	تعداد رکوعات ۔۔۔۔۔۔ ۲
تعداد آیات ۔۔۔۔۔۔ ۲۸	تعداد الفاظ ۔۔۔۔۔۔ ۲۸۷
تعداد حروف ۔۔۔۔۔۔ ۱۱۲۶	

سورۂ نوح کی طرح 'جن' اس سورت کا نام بھی ہے اور عنوان بھی ۔کیونکہ اس سورت میں جنوں کے قرآن سننے اور اپنی قوم میں جاکر اسلام کی تبلیغ کرنے کا واقعہ تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام اپنے چند اصحاب کے ساتھ بازار عکاظ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں نخلہ کے مقام پر آپؐ نے صبح کی نماز پڑھائی، اس وقت جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گزر رہا تھا، تلاوتِ قرآن کی آواز سن کر ٹھہر گیا، اس نے قرآن کی آیات سنیں ۔ اسی واقعہ کو اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

جنوں کے قرآن سننے کا واقعہ سورۂ احقاف میں بھی مذکور ہوا ہے۔ وہ سفرِ طائف کا قصہ

ہے۔ اس موقع پر قرآن سن کر جو جن ایمان لائے تھے وہ پہلے سے سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے تھے۔ اور اس سورت میں قرآن سننے والے جن جنوں کا ذکر ہے وہ رسالت و آخرت کے منکرین تھے۔

قرآن حکیم میں بار بار یہ بتایا گیا ہے کہ جن بھی انسانوں کی طرح ایک با اختیار مخلوق ہے۔ اس سورت کی ابتدا میں ان باتوں کا ایک حصہ نقل کیا گیا ہے جو جنوں نے قرآن سن کر اپنی قوم میں جا کر کیں۔ ان کی باتوں سے چند امور کی نشان دہی ہوتی ہے۔

۱۔ جن اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے رب ہونے کے منکر نہیں ہیں۔

۲۔ جنوں میں بھی انسانوں کی طرح مشرک پائے جاتے ہیں۔ جو جن قرآن سن کر گئے تھے وہ بھی مشرک ہی تھے۔

۳۔ نبیوں اور آسمانی کتابوں کے نزول کا سلسلہ جنوں کے ہاں جاری نہیں ہوا، بلکہ ان میں سے جو جن بھی ایمان لائے۔ وہ انسانوں میں آنے والے انبیاء پر ایمان لائے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی کریم علیہ السلام کی زبان مبارک سے جنوں کا قرآن کریم سننا اور قرآن کی فصاحت و بلاغت حسن سلوک، قوت تاثیر اور علم و حکمت سے بھرپور مضامین سے متاثر ہو کر ایمان لے آنا نزول قرآن سے پہلے بھی تمام جن ایک راہ پر نہ تھے۔ کچھ نیک اور شائستہ تھے اور کچھ بدکار و ناہنجار۔ سچے اور ایماندار کو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کھٹکا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے منہ موڑ کر آدمی کو سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔

۲۔ نبی علیہ السلام کے اختیار میں نہیں کہ کسی کو سیدھی راہ پر لے آئیں۔ نبی تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے نیکیوں کی تلقین کرتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ جو اللہ کی اور اس کے رسول

کی نافرمانی کرے گا وہ دائمی عذاب کا مستحق ہوگا۔ اللہ اپنے بھید کی پوری خبر کسی کو نہیں دیتا۔ ہاں رسولوں کو جس قدر ان کی شان کے مناسب ہوتا ہے بذریعہ وحی خبر دیتا ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ اور نگرانی میں ہے۔ کسی کی طاقت نہیں کہ وحی الٰہی میں تغیر و تبدل یا کمی بیشی کر سکے۔

سورۃ المزمل

تعارف

ترتیب تلاوت	۷۳	ترتیب نزول	۳
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۲۰	تعداد الفاظ	۲۰۰
تعداد حروف	۸۶۴		

پہلی ہی آیت کے لفظ "المزمل" کو سورت کا نام قرار دیا ہے جو کہ علامت کے طور پر ہے۔ سورت کے مضامین سے نام کا کوئی تعلق نہیں۔

یہ سورت دو رکوعات پر مشتمل ہے۔ پہلا رکوع بالاتفاق مکی ہے۔ اس میں نبی علیہ السلام کو نماز تہجد کا حکم دیا گیا ہے اور اس میں قرآن کی طویل قرأت کی تاکید کی گئی ہے۔ رات کے وقت اٹھ کر نفل نمازیں پڑھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے کی ہدایت اس لئے کی گئی کہ آپؐ میں نبوت و رسالت کی ذمہ داریاں نبھانے کی پوری قوت و صلاحیت پیدا ہو۔

مخالفین کی زیادتیوں پر صبر و تحمل کی تلقین کی گئی اور مشرکین مکہ کو عذاب کی دھمکی دی گئی ہے

پاس آیا تھا، آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے، میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور مجھے دہشت سی محسوس ہوئی، گھر آیا اور کہا مجھے اوڑھاؤ، مجھے اوڑھاؤ، چنانچہ گھر والوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا، اس وقت اللہ نے وحی نازل کی: یا ایہا المدثر قم فانذر وربك فكبر پھر لگاتار مجھ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔"

یہ ابتدائی سات آیتیں تھیں، آٹھویں آیت سے آخر سورت تک اس وقت نازل ہوئیں جب اسلام کی علانیہ تبلیغ شروع ہو جانے کے بعد مکہ میں پہلی مرتبہ حج کا موقعہ آیا۔

سورۂ مزمل میں آدمی کی اپنی اندرونی اصلاح کے لئے ہدایات ہیں اور اس سورت میں دوسروں کی اصلاح کی بات کی گئی ہے۔

نبی علیہ السلام پر جو پہلی وحی نازل کی گئی تھی وہ سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں تھیں، جن میں کہا گیا تھا۔

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی، پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا۔"

یہ نزولِ وحی کا پہلا تجربہ تھا، اس میں آپ کو یہ نہیں بتایا گیا کہ آپ کس عظیم کام پر مامور ہوئے ہیں، یہ ابتدائی تعارف تھا، اس کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا تاکہ آپؐ کی طبیعت پر پہلے تجربے سے جو بوجھ پڑا ہے وہ ہلکا ہو جائے۔ اس وقفہ کے بعد نزول وحی کا جب دوبارہ سلسلہ شروع ہوا تو اس سورت کی ابتدائی سات آیتیں نازل ہوئیں اور ان میں پہلی بار آپؐ کو حکم دیا گیا کہ لوگوں کو اس روش کے انجام سے ڈرائیں جس پر وہ چل رہے ہیں۔ اس کے ساتھ آپؐ کو یہ ہدایت کی گئی کہ آپؐ کو جو فرض سرانجام دینا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کی زندگی ہر لحاظ سے انتہائی پاکیزہ ہو۔ آخری فقرے میں کہا گیا کہ اس فرض کی انجام دہی میں جو مصائب اور مشکلات پیش آئیں ان کو خندہ پیشانی سے

برداشت کریں اور اپنے رب کی خاطر صبر کریں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے حکم کہ اے نبی! مخلوق کو خدا کی طرف بلائیں، نماز کا حکم دیں، کپڑوں کو پاک وصاف رکھیں جس دن صور پھونکا جائے گا وہ دن سرتا پا مشکلات اور سختیوں سے بھرا ہوگا۔ منکروں پر اس دن نرمی نہ ہوگی۔ جن لوگوں نے قرآن حکیم کو سحر اور جادو کہا ان کا انجام بہت بُرا اور عبرت ناک ہوگا۔

۲۔ قیامت کے بعد جو بڑی بڑی ہولناک اور عظیم الشان چیزیں ظاہر ہوں گی، دوزخ ان میں سے ایک ہے۔ جو لوگ میثاق (عہد الست) کے دن حضرت آدم کی پشت کے دائیں جانب سے نکلے تھے وہ دنیا میں بھی سعید اور فرمانبردار رہے اور قیامت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ کافروں کے حق میں کوئی سفارش نہ کرے گا اور اگر کرے گا تو قبول نہ کی جائے گی۔

◉

سورۃ القیامۃ

تعارف

ترتیب تلاوت	۷۵	ترتیب نزول	۳۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۴۰	تعداد الفاظ	۱۶۴
تعداد حروف	۶۸۲		

پہلی ہی آیت کے لفظ "القیمۃ" کو اس سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔ سورت کے نام کے ساتھ یہ مضامین سورت کا عنوان بھی ہے۔

کوئی معتبر روایت اس کے معین زمانۂ نزول کی نشاندہی نہیں کرتی۔ لیکن سورت کے مضمون سے یہ شہادت ملتی ہے کہ یہ مکہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ ہے۔

اس کے بعد سورۃ الناس تک جو سورتیں ہیں ان میں سے اکثر اس زمانے کی نازل شدہ معلوم ہوتی ہیں جب سورۂ مدثر کی ابتدائی سات آیات کے بعد نزول قرآن کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ شروع ہوا۔ ان سورتوں میں بہت مؤثر اور جامع طریقے سے اسلام کے بنیادی عقائد اور اخلاقی تعلیم کو پیش کیا گیا ہے۔

اس سورت میں منکرینِ آخرت کو خطاب کر کے ان کے شبہات اور اعتراضات کا جواب دیا ہے، مضبوط دلائل سے آخرت کے وقوع کو ثابت کیا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل۔ جب قیامت قائم ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی تجلیٔ قہری سے آنکھیں چندھیانے لگیں گی، سورج سر کے قریب آجائے گا۔ چاند اور سورج بے نور ہو جائیں گے۔ اس وقت ظالم اور نافرمان بدحواس ہوں گے کہ کہاں جائیں مگر کوئی جائے پناہ نہ ملے گی۔ قرآن کو نبی علیہ السلام کے سینے میں جمع کرنا اور پھر امت تک پہنچانا اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے۔ قیامت کے دن مومنوں کے چہرے تروتازہ ہوں گے اور کافروں کے چہرے پریشان اور بے رونق۔

۲۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے حکموں سے منہ موڑا اور اس کے رسول کو جھٹلایا اس کے لئے مصیبت ہی مصیبت اور کم بختی ہی کم بختی ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کئے جانے کے دلائل اور شواہد۔

◉

سُورۃ الدہر

تعارف

ترتیب تلاوت	۷۶	ترتیب نزول	۹۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۳۱	تعداد الفاظ	۲۴۶
تعداد حروف	۱۰۹۹		

اس سورت کا نام "الدہر" بھی ہے اور اس کے علاوہ "الانسان" بھی۔ یہ دونوں نام سورت کی پہلی ہی آیت "ھل اتیٰ علی الانسان حین من الدھر" سے ماخوذ ہیں۔

اکثر مفسرین نے اس سورت کو مکی کہا ہے۔ البتہ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ اس سورت کی تین آیتیں ۸ تا ۱۰، مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ لیکن ان تین آیتوں کے مضمون سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ اپنے سے پہلے اور بعد کی آیتوں سے مختلف ہیں۔

سورت کا مرکزی موضوع انسان کو دنیا میں اس کی حقیقی حیثیت سے آگاہ کرنا اور یہ بتانا ہے کہ اگر وہ اپنی اس حیثیت کو صحیح طریقہ سے استعمال کرے تو کیا نتائج ہوں گے، اور اگر غلط طور پر استعمال کرے تو اس کا کیا انجام ہوگا؟ ۔ یہ مضمون قرآن کی بعض بڑی سورتوں میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ لیکن مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہونے والی

سورتوں کا یہ خاص انداز ہے کہ بعد کے دَور میں جو مضامین تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، مکی دَور کی سورتوں میں انہیں بہت مختصر طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ بات بھی بہت مختصر طریقے سے کی گئی ہے اور فقرے بھی بہت چھوٹے چھوٹے استعمال کئے گئے ہیں بظاہر اس اسلوبِ بیان اور طرزِ کلام سے یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ اوّل وہلہ میں بات سامع کے دل میں اتر جائے۔

اس سورت میں انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ اللہ نے تیرا جو طرزِ تخلیق مقرر کیا ہے اُسے دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ اس طرح وجود میں آنے والی مخلوق، دنیا کی اشرف ترین مخلوق ہو گی۔ انسان کو عقل اور ہوش وحواس دے کر اس کے سامنے دو راستے رکھے گئے۔ کفر کا اور ایمان کا۔ ان میں ہر ایک کو اختیار کرنے کی قدرت عطا کی اور یہ اس لئے کیا تاکہ دنیا میں رکھ کر اس کا امتحان لیا جائے

اُن انعامات کی تفصیل جن سے نیک اور فرماں بردار بندے اللہ کے ہاں نوازے جائیں گے۔

سورت کے آخری حصے میں نبی علیہ السلام کو مخاطب کر کے تین باتیں کہی گئی ہیں۔

۱۔ قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل کرنے سے کفار کو یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دل سے نہیں گھڑ رہے ہیں بلکہ یہ اللہ نازل کر رہا ہے۔ اور اللہ کی حکمت یہی ہے کہ تھوڑا تھوڑا نازل کیا جائے۔

۲۔ تمہارے رب کا فیصلہ صادر ہونے میں خواہ کتنی ہی دیر لگے اور اس دوران تم پر کیسے ہی سخت مرحلے گزریں مگر تم پورے صبر اور تحمل کے ساتھ اپنا فریضۂ نبوت ادا کرتے رہو۔

۳۔ ہر لحظہ اللہ کو یاد کرتے رہو۔ نماز پڑھو، راتوں کو عبادت کرو۔ صرف اسی چیز سے کفر وشرک کے طوفان کے مقابلے میں اللہ کی طرف بلانے والوں کو ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ انسان کی پیدائش اور اس کے مختلف مدارج کا بیان۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو سیدھی راہ سمجھا دی، ماننا اور نہ ماننا لوگوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ جو لوگ رسم و رواج اور شکوک و شبہات کی زنجیروں میں جکڑے رہے اور دل سے اللہ تعالیٰ کی غلامی قبول نہ کی، ان کے لئے دوزخ کی زنجیریں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

۲۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد رکھو، خصوصاً صبح ہوتے اور شام ڈھلے۔ نماز تہجد کی فضیلت اور تلقین، جبر اور زور سے منوانا نبی کا کام نہیں، قرآن کے ذریعے نصیحت کرتے رہنا کافی ہے۔ جس کی استعداد اچھی ہوتی ہے اسے نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔ ظالموں اور گنہگاروں کے لئے شدید عذاب ہے۔

سُورۃ المرسلات

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۷۷	ترتیب نزول	۳۳
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۵۰	تعداد الفاظ	۱۸۱
تعداد حروف	۸۴۶		

سورت کا پہلا ہی لفظ سورت کا نام قرار پایا۔

یہ سورت بھی مکی دَور کے ابتدائی زمانے کی نازل شدہ ہے۔ اس سے پہلی دو سورتیں قیامہ اور الدہر اور اس کے بعد کی دو سورتیں نبا اور نازعات کو ملا کر پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام سورتیں ایک ہی دَور کی نازل شدہ ہیں۔

سورت کا مرکزی موضوع قیامت اور آخرت کے وقوع کو ثابت کرنا اور ان نتائج سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے جو قیامت اور آخرت کے اقرار و انکار سے برآمد ہوں گے۔

ابتدائی آیتوں میں ہواؤں کے انتظام کو اس بات پر گواہ قرار دیا گیا ہے کہ قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس قیامت کے آنے کی خبر دے رہے ہیں وہ یقیناً آ کر

رہے گی۔ ہواؤں کے انتظام میں دلیل اور شہادت کا یہ پہلو ہے کہ جس قادرِ مطلق نے زمین پر یہ حیرت انگیز نظام قائم کیا ہے اُس کو قیامت کے قائم کرنے پر بھی پوری قدرت ہے۔
سورت کی ابتدا سے انتہا تک پورے ربط اور تسلسل کے ساتھ منکرینِ آخرت کے لئے دلائل اور شواہد مہیا کئے ہیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ دنیا اور آخرت کی ایک عجیب وغریب مثال۔ قیامت کے احوال اور ہولناک مناظر کا بیان۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل۔
۲۔ پرہیزگاروں کے لئے عرش اور جنت کے خوشگوار اور فرحت بخش سائے ہوں گے۔ آخرت میں مومنوں کے لئے طرح طرح کی نعمتیں ہوں گی۔ مجرم اور گنہگار دنیا میں جس مال و دولت پر اترا رہے ہیں وہی آخرت میں کالا ناگ بن کر ان کے گلے میں پڑا ہوگا۔

سورۃ النبأ

◎ تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ـــ ـــ	۷۸	ترتیب نزول ـــ ـــ ـــ ـــ	۸۰
مکی/مدنی ـــ ـــ ـــ ـــ	مکی	تعداد رکوعات ـــ ـــ ـــ	۲
تعداد آیات ـــ ـــ ـــ ـــ	۴۰	تعداد الفاظ ـــ ـــ ـــ	۱۷۴
تعداد حروف ـــ ـــ ـــ ـــ	۸۰۱		

سورت کی دوسری آیت میں "عن النبا العظیم" ہے۔ اسی کو سورت کا نام قرار دیا، اور یہ صرف نام ہی نہیں بلکہ اس سورت کے مضامین کا عنوان بھی ہے۔ کیونکہ نبا سے قیامت کی خبر مراد ہے اور پوری سورت میں یہی مضمون ہے۔

اس سورت کا زمانۂ نزول مکہ کا ابتدائی دور ہے۔ اس میں بھی تقریباً وہی مضمون بیان ہوا ہے جو اس سے پہلی سورت، سورۃ المرسلات میں ہے۔ یعنی قیامت اور آخرت کا اثبات، اس کو ماننے یا نہ ماننے کے نتائج سے لوگوں کو آگاہ کرنا۔

قرآن میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ قیامت برحق ہے۔ دنیا کی زندگی ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی۔ تمام انسان جو موت سے ہم آغوش ہو چکے، پھر زندہ

کئے جائیں گے اور میدان حشر میں سب جمع ہوں گے۔ان کے اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کی کیفیت بیان کی تو کافروں اور سرکشوں نے مذاق اڑایا، بعض نے کہا قیامت تو آئے گی مگر اس وقت جو کچھ ہوگا بدن سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔غرض مختلف باتیں کہی گئیں، اس سورت میں ان سب لوگوں کا جواب ہے اور صاف صاف بتا دیا ہے کہ قیامت کی حقیقت جاننا چاہتے ہو تو قرآن پر ایمان لے آؤ۔عقل کے گھوڑے دوڑانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اور جب فیصلے کی گھڑی سر پر آن پہنچے گی، اس وقت کفِ افسوس ملنے اور پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اسلام تین چیزوں کو دل سے ماننا ضروری قرار دیتا ہے۔اللہ ایک ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسولِ برحق ہیں۔قیامت حق ہے۔قرآن انہی تین حقیقتوں پر زور دیتا ہے اور خاص طور سے مکی آیات میں ان تینوں حقیقتوں کو نوع بنوع پیرایوں میں بیان کیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں اور اس پر ایمان لائیں۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ بتانے اور سمجھانے سے قیامت کا سمجھ میں آنا ناممکن ہے۔مرد کے سکون و راحت کے لئے عورت کو اس کا جوڑا بنایا۔دن، رات اور بارش کے فوائد۔قیامت کے دن الگ الگ جماعتیں اور ٹولیاں بن کر آئیں گی۔دوزخ شرپسندوں کی تاک میں ہے۔

۲۔ پرہیزگاروں کو جنت میں ملنے والی نعمتوں کا ذکر۔اللہ تعالیٰ کے دربار میں جو بولے گا اسی کے حکم سے بولے گا جو آخرت کی بہتری چاہتا ہے وہ اس وقت کی کچھ تیاری کر رکھے۔

◎

سُورۃ النازعات

تعارف

ترتیب تلاوت	۷۹	ترتیب نزول	۸۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۲
تعداد آیات	۴۶	تعداد الفاظ	۱۸۱
تعداد حروف	۷۹۱		

سورت کا نام پہلے ہی لفظ "والنزعٰت" سے ماخوذ ہے۔ اس کا مرکزی موضوع بھی وہی ہے جو اس سے پہلی سورت "النبا" کا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مکہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں ہے۔ سورۃ النبا کا اور اس کا مضمون مشترک ہونے کے باوجود اندازِ بیان مختلف ہے۔ آغاز سورت میں موت کے وقت آنے والے، اللہ کے احکام بجا لانے والے اور اللہ کے حکم کے مطابق نظم ونسق کائنات چلانے والے فرشتوں کی قسم کھا کر یہ یقین دلایا گیا ہے کہ دنیوی زندگی کے بعد ایک زندگی ضرور ملے گی اور قیامت کا آنا اٹل ہے۔
دلائل کی مدد سے واضح کیا گیا ہے کہ جس کام کو تم لوگ ناممکن سمجھتے ہو، اللہ کے لئے وہ کام کوئی دشوار نہیں، ایک جھٹکے میں یہ پوری کائنات درہم برہم ہو جائے گی اور دوسرے

لحظے میں تم اپنے آپ کو پھر سے زندہ پاؤ گے۔

حضرت موسیٰؑ اور فرعون کا ذکر کر کے اس طرف اشارہ کر دیا کہ اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے اور ہدایت رد کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

آخر میں کفارِ مکہ کے اس سوال کا جواب کہ قیامت کب آئے گی۔ فرمایا گیا کہ اس کا علم سوائے اللہ کے کسی اور کو نہیں ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ انسان کے جسم سے روح قبض کرنے کا بیان۔ صُور پھونکے جانے کے وقت کی ہولناکیاں۔ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصّے میں اہل فکر و نظر کے لئے عبرت کی بہت سی باتیں ہیں۔

۲۔ انسان کو جب اپنی پہلی بار پیدائش پر کوئی اشکال نہیں پھر دوبارہ پیدائش پر کیا اشکال اور تردد ہے؟ اللہ جل شانہٗ کی عجیب و غریب تخلیقات کا ذکر۔ جس نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ قیامت کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی نبی تک کو معلوم نہیں۔

◉

سُورۃ عبس

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۸۰	ترتیب نزول	۲۴
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۴۲	تعداد الفاظ	۱۳۳
تعداد حروف	۵۵۳		

سورت کا پہلا ہی لفظ سورت کا نام ہے۔

مفسرین اس سورت کا شانِ نزول یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں مکہ کے کچھ رؤسا اور سردار بیٹھے ہوئے تھے اور حضور علیہ السلام ان کو اسلام قبول کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں ابن ام مکتوم نامی ایک نابینا شخص آیا۔ اس نے آپؐ سے اسلام کے بارے میں کچھ معلوم کرنا چاہا۔ حضورؐ کو ان کا درمیان میں سوال کرنا برا معلوم ہوا، اور آپؐ نے ان سے بے رخی برتی۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

نبی علیہ السلام نے ان سرداروں کی طرف توجہ اس بنا پر فرمائی تھی کہ یہ بااثر لوگ ہیں، اگر

اسلام لے آئے تو زیادہ اثرات ظاہر ہوں گے اور ان کے زیرِ اثر بہت سے لوگ اسلام قبول کرلیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات بھی پسند نہ آئی کہ چند بااثر لوگوں کی وجہ سے ایک غریب اور معذور شخص سے بے التفاتی کی گئی۔ اس اندازِ بیان سے نبی علیہ السلام کو یہ سمجھایا کہ بڑے لوگوں کی تعظیم اور چھوٹے لوگوں کی تحقیر کا تخیل باطل ہے، اللہ کی نظر میں ہر وہ انسان اہمیت رکھتا ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو۔ سورت کے آخر میں عتاب کا رخ اُن کفار کی طرف پھر جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو رد کر رہے تھے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ بظاہر کسی کم تر اور معمولی آدمی سے بھی بے توجہی نہیں برتنی چاہیئے۔ انسان کو یہ کسی طرح زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی حقیقت کو فراموش کر کے مالک حقیقی کو بھلا بیٹھے۔ پیدا کر کے دنیا میں لانا، پھر مار کر قبر میں پہنچا دینا اور پھر زندہ کر کے میدان حشر میں کھڑا کر دینا یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ انسانی زندگی کی بقا کے سامان۔

سورۃ التکویر

⊛ تعارف

ترتیب تلاوت	۸۱	ترتیب نزول	۷
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۲۹	تعداد الفاظ	۱۰۴
تعداد حروف	۴۳۶		

سورت کا نام پہلی آیت کے لفظ "کُوِّرَتْ" سے ماخوذ ہے۔ کورت ماضی مجہول کا صیغہ ہے اور تکویر اس کا مصدر ہے۔ تکویر کے معنی لپیٹنے کے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ سورت جس میں لپیٹنے کا ذکر ہے۔ مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں ہے۔

بنیادی طور پر سورت کے دو مضمون ہیں۔ ایک آخرت اور دوسرے رسالت۔ ابتدائی آیتوں میں قیامت کے پہلے مرحلہ کا ذکر ہے۔ جب سورج بے نور ہو جائے گا، ستارے بکھر جائیں گے پہاڑ زمین سے اکھڑ کر فضائیں بکھر جائیں گے، جانور بدحواس ہو کر ایک جگہ جمع ہو جائیں گے، سمندر بھڑک اٹھیں گے۔ لوگوں کی پریشانی کا یہ عالم ہوگا کہ انہیں اپنی عزیز ترین چیزوں تک کا ہوش نہ رہے گا۔

درمیانی آیات میں قیامت کے دوسرے مرحلے کا ذکر ہے، جب روحیں از سرِ نو جسموں کے ساتھ جوڑ دی جائیں گی، نامۂ اعمال کھولے جائیں گے، آسمان کے سارے پردے ہٹ جائیں گے، جنت اور دوزخ سامنے نظر آئے گی۔ آخرت کا یہ نقشہ پیش کرنے کے بعد انسان کو سوچنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قیامت کی ہولناکیوں کا بیان۔ جبرئیل کی صفات۔ قرآن ساری کائنات کے لئے ایک سچا نصیحت نامہ اور مکمل دستور العمل ہے۔

◉

سورۃ الانفطار

تعارف

ترتیب تلاوت ——— ۸۲

ترتیب نزول ——— ۸۲

مکی/مدنی ——— مکی

تعداد رکوعات ——— ۱

تعداد آیات ——— ۱۹

تعداد الفاظ ——— ۸۰

تعداد حروف ——— ۳۳۴

پہلی ہی آیت کے لفظ "انفطرت" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ اس سے پہلی سورت تکویر کا اور اس سورت کا مضمون تقریباً ایک ہی ہے۔ مضمون کی یکسانیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں سورتوں کا زمانۂ نزول ایک ہی ہے اور وہ ہے مکہ کا ابتدائی زمانہ۔ یہ تاثر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ اس سورت کا مرکزی موضوع بھی احوالِ آخرت کا بیان ہے۔ لیکن یہ مکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت کو اس طرح دیکھ لے جیسے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کو پڑھ لے۔"

روزِ قیامت کا نقشہ کھینچنے کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ جس رب نے انسان کو وجود عطا کیا اور تمام مخلوق پر برتری دی، اس کے بارے میں یہ دھوکا کیوں ہو گیا کہ وہ صرف کرم ہی کرنے والا ہے، انصاف کرنے والا نہیں۔ انسان کو احساس دلایا گیا ہے کہ اسے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے، اس کا نامۂ اعمال تیار ہو رہا ہے جس میں ایک ایک حرکت درج ہو گی۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ علاماتِ قیامت کا بیان۔ زندگی میں جو بھی اچھے یا بُرے کام کئے قیامت کے روز ان کا اثر ظاہر ہو جائے گا۔ جس رب نے انسان کو بہتر صورت پر پیدا کیا اور طرح طرح کے انعامات سے نوازا، ہر دم اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اگر انسان روزِ انصاف پر یقین رکھے تو بہکنے اور دھوکا کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہر شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو نگہبان مقرر ہیں۔ انسان کتنا ہی سوچے اور غور کرے، روزِ محشر کی ہولناکیاں اس کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔

سورۃ المطففین

تعارف

ترتیب تلاوت	۸۳	ترتیب نزول	۸۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۳۶	تعداد الفاظ	۱۷۲
تعداد حروف	۷۵۸		

پہلی ہی آیت کے لفظ " ویل للمطففین" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ یہ سورت بھی اسی دَور کی نازل شدہ ہے جب اہلِ مکہ کے ذہن میں آخرت کا عقیدہ بٹھانے کے لئے پے درپے آیتیں اور سورتیں نازل ہورہی تھیں۔

ابتدائی آیتوں میں اس بے ایمانی پہ گرفت کی گئی ہے جو کاروباری لوگوں میں عام تھی، لوگ بکثرت ناپ تول میں بددیانتی کرتے تھے۔ معاشرے کی اس خرابی کا ذکر کرنے سے بھی مقصود یہی ہے کہ آخرت کے عقیدے کو واضح کیا جائے۔ بتانا یہ ہے کہ جب لوگوں کو یہ احساس نہ ہوگا کہ ایک روز اللہ کے آگے ہر چیز کا حساب دینا ہے، اس وقت تک وہ اپنے معاملات میں کامل راست بازی اختیار نہیں کرسکتے۔

معاشرتی اخلاق کے ساتھ عقیدۂ آخرت کے تعلق کو بہت خوبصورت اور موثر انداز سے بیان کیا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے سخت خرابی ہے۔ آدمی کو روز حساب سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس سب نیکوں بدوں کے اعمالنامے مرتب رکھے ہیں۔ جو شخص روز جزا کا منکر ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، اس کی قدرت اور عدل و انصاف کا منکر ہے۔ روز محشر نیک لوگوں کے چہروں پر تازگی اور بشاشت ہو گی۔ ان نعمتوں کا ذکر جو اہل جنت کو نصیب ہوں گی۔

◉

سورۃ الانشقاق

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۸۴	ترتیب نزول	۸۳
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۲۵	تعداد الفاظ	۱۰۸
تعداد حروف	۴۴۸		

پہلی ہی آیت کے لفظ انشقت سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ انشقت ماضی کا صیغہ ہے، انشقاق، اس کا مصدر ہے۔ اور اس کے معنی ہیں پھٹ جانے کے، یعنی وہ سورت جس میں آسمان کے پھٹنے کا ذکر ہے۔

جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا کہ سورۂ تکویر، سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق میں قیامت کے احوال و اہوال کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

احوالِ قیامت کا نقشہ کھینچنے کے بعد بتایا گیا ہے کہ خواہ انسان کو شعور ہو یا نہ ہو مگر وہ اس منزل کی طرف بڑھ رہا ہے جہاں اسے ایک روز اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے۔ قیامت کے روز انسان دو حصوں میں بٹ جائیں گے۔ نیک اور فرماں بردار لوگ

ان کو ان کا نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ دوسرے بداعمال لوگ، انہیں ان کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں پشت کی جانب سے دیا جائے گا۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ محشر کے لئے زمین ربڑ کی طرح کھینچ کر پھیلا دی جائے گی اور پہاڑ وغیرہ برابر کر دیئے جائیں گے تاکہ سب اولین وآخرین جمع ہوسکیں۔ جن لوگوں کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ان سے باز پُرس نہ ہوگی۔ اور جن لوگوں کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ سخت پکڑ میں آجائیں گے۔ جو لوگ قرآن کو جھٹلا رہے ہیں ان کو آخرت کے دردناک عذاب کی "خوش خبری" سنا دو۔ جنہوں نے نیک کام کئے۔ اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو مانا، ان کے لئے بے انداز ثواب ہے۔

سُورۃ البروج

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۸۵	ترتیب نزول	۲۷
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۲۲	تعداد الفاظ	۱۰۹
تعداد حروف	۴۷۵		

پہلی ہی آیت کے لفظ "البروج" سے سورت کا نام موسوم ہے۔ یہ سورت مکہ مکرمہ کے اس دور میں نازل ہوئی جب مسلمانوں پر کافروں کا ظلم وستم اپنے شباب پر تھا۔

کفارِ مکہ مسلمانوں پر جو ظلم وستم کر رہے تھے اُن کو اس کے بُرے انجام سے خبردار کیا ہے، اور اہلِ ایمان کو تسلی دی ہے کہ اگر وہ ان مظالم کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں گے، تو انہیں اس کا بہترین صلہ ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو معاف نہیں کریں گے۔

کافروں کو عبرت دلانے کی خاطر اصحاب الاُخدود کا قصہ سنایا گیا ہے۔ انہوں نے اہلِ ایمان کو آگ کے گڑھوں میں پھینک کر ہلاک کیا تھا، اس قصے کے ذیل میں اور بھی کئی باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایک یہ کہ جس طرح اصحاب الاخدود، اہل ایمان پر ظلم کرنے کے سبب خدا کی لعنت

اور سزا کے مستحق ہوئے، اسی طرح کفارِ مکہ بھی اللہ کے ویسے ہی غضب اور ناراضگی کے مستحق بن رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس وقت اہلِ ایمان نے جیسے آگ کے گڑھوں میں گرنا گوارا کر لیا تھا مگر اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دی تھی، اسی طرح آج بھی اہلِ ایمان کو ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ تیسرے یہ کہ جس خدا کو ماننے پر کافر ناراض ہوتے ہیں، وہ سب پر غالب ہے، زمین و آسمان پر اسی کی حکومت ہے، تمام تر حمد و ستائش کا مستحق وہی ہے۔ دونوں گروہوں کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ جس کے جیسے عمل ہوں گے ان کو ان کا ویسا ہی بدلہ ملے گا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ "اصحاب الاخدود" کا قصہ۔ جو لوگ بھی ایمانداروں کو دینِ حق سے برگشتہ کرنے کی کوشش کریں گے ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار ہے۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ کی صفت جلال اور صفت جمال دونوں پر نظر رکھنی چاہیئے۔

سورۃ الطارق

تعارف

ترتیب تلاوت	۸۶	ترتیب نزول	۳۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۷	تعداد الفاظ	۶۱
تعداد حروف	۲۵۴		

پہلی ہی آیت کے لفظ "الطارق" کو سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔ یہ سورت بھی مکی زندگی کے اُسی دَور کی نازل شدہ ہے جب مشرکین مکہ ہمہ تن اس کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعوتِ حق سے کنارہ کش ہو جائیں۔

اس سورت میں بنیادی طور پر دو باتیں کہی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ ہر انسان کو موت سے ہمکنار ہونا ہے اور مرنے کے بعد سب کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہے، دوسرے یہ کہ قرآن قولِ فیصل ہے، کافروں کی کوئی چال اور تدبیر اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ اس کی دعوت کو دبا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خالق کائنات اور وحدہٗ لاشریک ہونے کی دلیلیں پیش کی گئی ہیں، انسان کو توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر وہ اپنی پیدائش پر ہی غور کرے تو اس حقیقت کو پالے کہ جو ذات پاک

ایک قطرۂ آب سے انسان کو پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اس کو ایک بار فنا ہونے کے بعد دوبارہ بھی زندگی عطا کرسکتا ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱- ہر آدمی کے ساتھ فرشتے رہتے ہیں جو اس کو بلاؤں سے بچاتے اور اس کے عمل لکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل۔ قرآن میں جو کچھ بیان ہوا، وہ ہنسی مذاق کی بات نہیں۔ حق و باطل کا دوٹوک فیصلہ ہے۔

◉

سورۃ الاعلیٰ

تعارف

ترتیب تلاوت	۸۷	ترتیب نزول	۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۹	تعداد الفاظ	۷۲
تعداد حروف	۲۹۹		

پہلی ہی آیت کے لفظ "ربك الاعلیٰ" سے اس کا نام ماخوذ ہے۔ سورت کے مضمون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ سورت کی چھٹی آیت کے ان الفاظ "ہم تم کو پڑھوا دیں گے" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سورت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی اخذ کرنے کی پوری طرح مشق نہیں ہوئی تھی اور نزولِ وحی کے وقت آپ کو اندیشہ رہتا تھا کہ اس میں سے کوئی لفظ بھول نہ جائیں۔

بنیادی طور پر اس سورت میں تین مضامین کی نشاندہی کی گئی ہے۔ توحید، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہدایات اور عقیدۂ آخرت کا ذکر۔

سورت کا اختتام اس پر ہے کہ دائمی فوز و فلاح صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جو

عقائد، اخلاق اور اعمال کی پاکیزگی اختیار کریں اور اپنے پروردگار کو کارساز حقیقی سمجھیں اور اسی کا نام لے کر نماز پڑھیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ نے جو چیز بنائی حکمت کے مطابق بہت ٹھیک بنائی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری چھپی ہوئی استعداد اور ظاہری اعمال و افعال کو خوب جانتا ہے، اسی کے مطابق تم سے معاملہ کرے گا۔ نصیحت سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جس کے دل میں خدا کا ڈر ہو۔

سورۃ الغاشیہ

تعارف

ترتیب تلاوت	۸۸	ترتیب نزول	۶۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۲۶	تعداد الفاظ	۹۲
تعداد حروف	۳۸۴		

پہلی آیت کا لفظ "الغاشیہ" سورت کا نام قرار پایا۔ سورت کا مضمون بتا رہا ہے کہ مکہ کے زمانۂ قیام میں نازل ہوئی۔

دعوتِ حق کے آغاز کے بعد قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و تبلیغ زیادہ تر دو باتیں ذہن نشین کرانے پر مرکوز تھی۔ ایک عقیدۂ توحید اور دوسرے عقیدۂ آخرت۔ اہلِ مکہ کو سب سے زیادہ اصرار انہی دو باتوں کے انکار پر تھا۔

غفلت میں پڑے ہوئے لوگوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب یہ کائنات فنا ہو جائے گی اور حساب و کتاب کا وقت آجائے گا تو ساری کائنات صرف دو گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک وہ گروہ ہوگا جو خدا کی نعمتوں سے نوازا جائے گا اور دوسرے کو

جہنم رسید کیا جائے گا۔ اس نقشہ کو سامنے رکھ کر سوچ لو کہ تم کس گروہ میں شامل پسند کرو گے ؟۔

کائنات میں اللہ کی پھیلی ہوئی بے شمار نشانیوں کا حوالہ دے کر اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ جو ذات ان تمام اشیاء کی تخلیق پر قادر ہے وہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے اور جنت دوزخ بنانے پر بھی قادر ہے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قیامت تمام عالم اور تمام مخلوق پر چھا جائے گی۔ قیامت میں مصیبتیں جھیلنے والے خستہ و درماندہ ہوں گے۔ نیک لوگ قیامت کے روز خوش ہوں گے کہ ہماری محنت کام آئی۔ جنت میں ملنے والی نعمتوں کا ذکر۔

سُورۃ الفجر

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۸۹	ترتیب نزول	۱۰
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۳۰	تعداد الفاظ	۱۲۷
تعداد حروف	۴۸۵		

سورت کا پہلا ہی لفظ سورت کا نام ہے۔ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مکہ میں ایمان لانے والے کافروں کے ظلم وستم کا نشانہ بننے لگے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں منکرین حق کو فرعون اور قوم عاد وثمود کے انجام سے خبردار کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح حد سے گزرے، ان کے ساتھ بحث وتمحیص میں پڑے، زمین میں فساد برپا کیا، تب اللہ کا عذاب حرکت میں آیا اور ان کو اپنی گرفت میں لیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ کائنات کا نظام از خود نہیں چل رہا ہے، اس کو ایک دانا اور قادرِ مطلق ہستی چلا رہی ہے۔

انسانی معاشرے کی عام اخلاقی حالت کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور خصوصیت سے دو پہلوؤں پر تنقید کی گئی ہے۔ ایک لوگوں کا مادہ پرستانہ نظریہ، جس کی بنا پر وہ اخلاق کی

بھلائی اور برائی کو نظر انداز کر کے دنیوی جاہ و منزلت کے پیچھے لگ جاتے ہیں، اور دوسرے یہ کہ یتیم بچوں، غریبوں اور بے کسوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دینے کی عادت۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ان قوموں کی تباہی و بربادی کا ذکر جنہوں نے اپنی دنیاوی شان و شوکت اور زور و قوت کے گھمنڈ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور لوگوں پر ظلم و ستم ڈھائے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے سب کھلے اور چھپے احوال دیکھتا ہے۔ میدان حشر کے ہولناک مناظر کا ذکر۔

◉

سورۃ البلد

تعارف

ترتیب تلاوت ـــــــ ۹۰	ترتیب نزول ـــــــ ۳۵
مکی/مدنی ـــــــ مکی	تعداد رکوعات ـــــــ ۱
تعداد آیات ـــــــ ۲۰	تعداد الفاظ ـــــــ ۸۲
تعداد حروف ـــــــ ۳۴۷	

پہلی آیت کے لفظ "بھذا البلد" پر سورت کا نام البلد رکھا گیا، اس کا زمانۂ نزول بھی مکہ کا ابتدائی زمانہ ہے، جب کفارِ مکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ایذا رسانیوں پر تل گئے تھے۔

اس سورت میں ایک طویل اور اہم مضمون کو چند جملوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی قرآن کا ایک اعجاز ہے کہ ایک پورا نظریۂ حیات جسے کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی ضخیم کتاب سے کم میں بیان کرنے پر قادر نہ ہو، چھوٹی سی سورت میں بیان کر دیا، چھوٹے چھوٹے فقروں میں مؤثر انداز میں یہ بیان کیا ہے کہ انسان کی اور انسان کے لئے دنیا کی صحیح حیثیت کیا ہے؟ انسان کے لئے دو راستے بنا دیے ہیں۔ ایک بھلائی اور کامیابی کا راستہ ہے اور دوسرا برائی

اور تباہی کا۔ ان پر چلنے کے وسائل بھی مہیّا کر دیئے ہیں اور انسان کو یہ اختیار بھی دے دیا ہے کہ وہ ان میں سے جونسا راستہ چاہے اختیار کر لے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ آدمی ابتدار سے انتہا تک رنج اور مشقت میں گرفتار رہے، طرح طرح کی سختیاں اٹھاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا، اسباب ہدایت مہیا کئے مگر وہ پھر بھی ناشکرا ہی رہا۔ نیک اعمال کے مقبول ہونے میں ایمان شرط ہے۔ یتیموں کی خدمت کرنا اور قرابت داروں سے نیک سلوک کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔

◉

سُورۃ الشّمس

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۹۱	ترتیب نزول	۲۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۵	تعداد الفاظ	۵۶
تعداد حروف	۲۵۴		

سورت کا پہلا ہی لفظ سورت کا نام قرار پایا۔ اس سورت کا مضمون بھی اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ مکہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ایک ہے۔

اس سورت کا موضوع نیکی اور بدی کا فرق سمجھانا اور اُن لوگوں کو بُرے انجام سے ڈرانا ہے جو اس فرق کو سمجھنے سے انکار کرتے ہیں اور بدی کا راستہ چلنے پر مصر رہتے ہیں۔

سورت کی ابتداء میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ جس طرح چاند، سورج، دن، رات اور زمین و آسمان اپنے آثار و نتائج کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اسی طرح نیکی اور بدی اپنے آثار و نتائج میں ایک دوسرے سے مختلف بلکہ متضاد ہیں۔

سورت کے دوسرے حصہ میں قوم ثمود کی تاریخی نظیر کو پیش کرتے ہوئے رسالت

کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے اجمالی طور پر عقل سلیم کے ذریعے بھلائی اور برائی میں فرق کرنے کی قدرت دی، پھر رسولوں کی زبانی خوب تفصیل کے ساتھ بتا دیا کہ نیکی کا راستہ کون سا ہے اور بدی کا کون سا؟ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اجمالی ذکر۔

◉

سُورۃ الّیل

تعارف

ترتیب تلاوت ——— ۹۲
ترتیب نزول ——— ۹
مکی / مدنی ——— مکی
تعداد رکوعات ——— ۱
تعداد آیات ——— ۲۱
تعداد الفاظ ——— ۷۱
تعداد حروف ——— ۳۱۴

سورت کے پہلے ہی لفظ "وَالّیل" کو سورت کا نام قرار دیا گیا ہے۔
اس سے پہلی سورت والشمس کے مضمون میں اور اس سورت کے مضمون میں اس حد تک مشابہت اور یکسانیت ہے کہ ایک دوسرے کی تفسیر معلوم ہوتی ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک ہی بات کو والشمس میں دوسرے طریقہ سے سمجھایا گیا ہے اور اس سورت میں ذرا اس سے مختلف طریقہ سے مضمون کی یکسانیت سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں کا زمانۂ نزول ایک ہی ہے اور وہ ہے مکی زندگی کا ابتدائی دَور۔
اس سورت میں مختصر مگر واضح طریقہ سے انسان کے ارادوں اور کاموں کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا اور ان میں سے ہر ایک پر مختلف نتائج مرتب ہونا بیان کیا گیا ہے

کہا گیا ہے کہ جیسے دنیا میں حالات مختلف ہیں، باتیں مختلف ہیں، اسی طرح انسان کی کوششیں بھی مختلف ہیں، جو جیسا راستہ اختیار کرے گا اُس کے لئے اس پر چلنے کی سہولتیں مہیا کر دی جائیں گی۔ خواہ وہ راستہ بُرا ہو یا اچھا، اچھے راستہ پر چلنے کا انجام اچھا ہوگا اور بُرے راستہ پر چلنے کا انجام بُرا ہوگا۔ اچھے اور بُرے راستے کی نشانیاں بھی واضح کر دی ہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جس طرح دنیا میں رات دن، نر اور مادہ مختلف و متضاد چیزیں پیدا کی گئیں اسی طرح تمہارے اعمال اور کوششیں بھی مختلف اور متضاد ہیں، اور پھر ان کوششوں کے نتیجے بھی مختلف ہوں گے۔ جس نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا، اس کی خوشنودی کی پروا نہ کی اور اس کے وعدوں کو جھوٹ جانا، اس کا دل روز بروز سخت ہوتا چلا جائے گا کسی کو زبردستی نیکی یا بدی کی راہ پر ڈالنا اللہ کی حکمت کے خلاف ہے۔

◉

سورۃ الضحیٰ

تعارف

ترتیب تلاوت	۹۳	ترتیب نزول	۱۱
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۱	تعداد الفاظ	۴۰
تعداد حروف	۱۶۶		

سورت کے پہلے ہی لفظ "والضحٰی" کو سورت کا نام قرار دیا گیا۔ مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی ۔ جب دو ایک مرتبہ وحی نازل ہونے کے بعد نزولِ وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا تو حضور علیہ السلام پریشان ہو گئے تھے اور آپؐ کے دل میں یہ خیال گزرتا تھا کہ کہیں مجھ سے ایسا کوئی قصور تو نہیں ہو گیا جس کی وجہ سے میرا رب مجھ سے ناراض ہو گیا، کیونکہ آپؐ کے دشمن یہ کہتے پھرنے لگے تھے کہ اللہ نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیا ہے۔ اس میں بتایا گیا کہ وحی کے نزول کا سلسلہ کسی ناراضگی کی بنا پر منقطع نہیں کیا گیا، اس میں اللہ کی وہی مصلحت کارفرما ہے جو دن کی روشنی اور تابانی کے بعد رات کی تاریکی اور سیاہی طاری کرنے میں کارفرما ہے۔ اندھیرے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اب کبھی اجالا نہ ہوگا ۔

اس میں حضور علیہ السلام کو تسلی دی گئی کہ یہ مشکلات اور پریشانیاں چند روز کی بات ہے، عنقریب آپ دیکھیں گے کہ آپ کا رب کس طرح آپ پر اپنی عطا اور بخشش کی بارش کرے گا۔ آخر میں یہ بتایا کہ جو احسانات ہم نے تم پر کئے ہیں ان کے جواب میں اللہ کے بندوں کے ساتھ تمہارا کیا برتاؤ ہونا چاہیئے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی کریم علیہ السلام پر ایک عرصہ تک وحی رکے رہنے کا ذکر۔ نبی علیہ السلام پر انعامات الٰہی کا بیان۔ یتیموں اور سائلوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔

سورۃ الانشراح

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۹۴	ترتیب نزول	۱۲
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۸	تعداد الفاظ	۲۷
تعداد حروف	۱۰۲		

پہلا ہی فقرہ سورت کا نام قرار پایا، اس کا مضمون پہلی سورت والضحیٰ سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سورتیں ایک ہی زمانے کی نازل شدہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : یہ مکہ مکرمہ میں والضحیٰ کے بعد نازل ہوئی۔

دعوتِ حق کی ابتدار کے بعد آپؐ کو جن مشکل اور حوصلہ شکن حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس پر تسلی دینے کے لئے والضحیٰ نازل کی گئی اور اس کے فوراً بعد یہ سورت نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بتایا کہ ، ہم نے تم کو تین اتنی عظیم نعمتوں سے نوازا ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے آپؐ کو دل شکستہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک شرحِ صدر کی نعمت، دوسری یہ نعمت کہ ہم نے آپؐ کے اوپر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا ہے جو نبوت سے

پہلے آپ پر تھا، تیسری نعمت یہ کہ آپؐ کا ذکر اتنا بلند کیا گیا کہ اس سے بڑھ کر تو درکنار اس کے برابر بھی کسی بندے کے ذکر کو عزت و بلندی نہیں بخشی گئی۔ آخر میں کہا گیا کہ ابتدائی دَور کی سختیوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت عبادت و ریاضت سے ہوگی۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی علیہ السلام کے سینے میں علوم و معارف کے سمندر اتار دیئے اور لوازم نبوت اور فرائض رسالت برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضورؐ نے جو جو سختیاں برداشت کیں ان میں سے ہر ایک سختی کے ساتھ کئی کئی آسانیاں ہیں۔

◉

سُورۃ التین

تعارف

ترتیب تلاوت	۹۵	ترتیب نزول	۲۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۸	تعداد الفاظ	۳۴
تعداد حروف	۱۶۵		

پہلا ہی لفظ التین سورت کا نام قرار پایا۔ سورت کے مضمون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے۔ اس میں مکی زندگی کی ابتدائی سورتوں کا وہی انداز ہے جس میں نہایت مختصر اور دلِ نشین پیرائے میں لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ آخرت کی سزا و جزا ضروری، معقول اور منصفانہ ہے۔

اس میں انسان کی جسمانی اور روحانی پرورش کی طرف اشارہ ہے اور کہا ہے کہ انسان کو ایسی بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے کہ اس کے اندر نبوت جیسے بلند ترین منصب کے حامل لوگ پیدا ہوئے۔ اس کے بعد بتایا کہ انسان دو قسموں میں منحصر ہیں۔ ایک وہ قسم ہے جو بہترین ساخت پر پیدا ہونے کے باوجود برائی کو اختیار کرتی ہے اور اخلاق کی پستی

میں جاگرتی ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو ایمان اور عمل صالح کا راستہ اختیار کرتی ہے اور اُس مقامِ بلند پر پہنچ جاتی ہے جو اس کے بہترین ساخت پر پیدا ہونے کا لازمی تقاضا تھا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ وہ تمام متبرک مقامات جہاں سے بڑے بڑے پیغمبر اُٹھے اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسے اچھے سانچے میں ڈھالا، کیسی نعمتیں عطا کیں اور کیسے ظاہری اور باطنی کمالات سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی کے آگے سب کی حکومتیں ہیچ ہیں۔

◉

سورۃ العلق

تعارف

ترتیب تلاوت	۹۶	ترتیب نزول	۱
مکی / مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۹	تعداد الفاظ	۷۲
تعداد حروف	۲۹۰		

دوسری آیت کے لفظ "العلق" کو سورت کا نام قرار دیا گیا۔ سورت کے دو حصے ہیں پہلا حصہ اقرأ سے ما لم یعلم تک، یہ وہ پانچ آیتیں ہیں جن کے بارے میں علمائے امت کا فیصلہ ہے کہ یہ وہ سب سے پہلی وحی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، دوسرا حصہ اس وقت نازل ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم میں نماز پڑھنی شروع کی، اور ابو جہل نے دھمکیاں دے کر آپؐ کو اس سے روکنے کی کوشش کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو جہل نے قریش کے لوگوں سے پوچھا، کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے سامنے اپنی پیشانی زمین پر ٹیکتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا۔ ہاں، کہنے لگا: لات و عزیٰ کی قسم اگر میں نے اُنؐ کو اس طرح نماز پڑھتے

دیکھا تو اِنؐ کی گردن پر پاؤں رکھ کر دبا دوں گا“ ایک روز اس بدبخت نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھ لیا، آگے بڑھا تاکہ آپؐ کی گردن مبارک پر اپنا ناپاک پاؤں رکھے، مگر یکایک لوگوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے کی طرف ہٹ رہا ہے اور اپنا منہ کسی چیز سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ تجھے کیا ہوگیا؟ کہنے لگا کہ جب میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف جھکا تو میں نے دیکھا کہ میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک ہولناک خندق ہے، اور اس کے گرد کچھ پَر ہیں“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر ابوجہل میرے قریب ہوتا (اور اپنا خبیث ارادہ پورا کرنے کی کوشش کرتا) تو فرشتے اس کی دھجیاں اڑا دیتے“

اسی واقعہ پر اس سورت کا وہ حصہ نازل ہوا جو آیت نمبر ۶ سے آخر تک چلا گیا ہے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی کریم علیہ السلام پر پہلی وحی ”اقرا“ جو خدا منی کے ایک قطرے اور جمے ہوئے خون سے انسان کامل بنا سکتا ہے وہ ایک اُمّی انسان کو قاری اور عالم کیوں نہیں بنا سکتا؟

◎

سُورۃ القدر

⊙ تعارف

ترتیب تلاوت	۹۷	ترتیب نزول	۲۵
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۵	تعداد الفاظ	۳۰
تعداد حروف	۱۱۵		

پہلی ہی آیت کے لفظ "القدر" سے سورت کا نام موسوم کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سورۃ القدر مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

قرآن حکیم کی ترتیب میں سورۃ علق کے بعد متصلاً رکھنے سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس کتابِ پاک کے نزول کی ابتدا، سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیتوں سے ہوئی، اسی کے متعلق اس سورت میں لوگوں کو بتایا گیا کہ وہ عظیم کتاب کس تقدیر ساز رات میں نازل ہوئی، اور اس جلیل القدر کتاب کا نزول کیا اہمیت رکھتا ہے۔

اس میں یہ بھی وضاحت ہوگئی کہ قرآن کریم اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب

ہے۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف نہیں ہے۔
آخر میں شب قدر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیسی عظیم الشان رات ہے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱- قرآن حکیم لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر "شب قدر" میں اتارا گیا۔ شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی افضل ہے۔

◉

سورۃ البینۃ

تعارف

ترتیب تلاوت	۹۸	ترتیب نزول	۱۰۰
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۸	تعداد الفاظ	۹۵
تعداد حروف	۴۱۲		

پہلی آیت کے آخری لفظ "بینۃ" سے اس سورت کو موسوم کیا گیا۔

تیسویں پارے کی اکثر سورتیں مکی ہیں، مکی سورتوں کے اس سلسلے میں جمہور علماء کے نزدیک یہ سورت مدنی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اسے مکی قرار دیتی ہیں۔

قرآن حکیم کی ترتیب میں اس سورت کو سورۂ علق اور سورۂ قدر کے بعد رکھنا بہت معنی خیز ہے۔ سورۂ علق میں پہلی وحی درج کی گئی اور سورۂ قدر میں بتایا گیا کہ یہ کتابِ الٰہی لوحِ محفوظ سے کب نازل ہوئی، اور اس سورت میں یہ بتایا گیا کہ کتاب ہدایت کے ساتھ اس کے ساتھ ایک رسول کا بھیجنا کیوں ضروری تھا۔

کتابِ ہدایت کے ساتھ نبی بھیجنے کی ضرورت اور مصلحت بتلانے کے بعد اہلِ کتاب کی

گمراہیوں کی وضاحت۔

اللہ کی سب کتابوں اور سب پیغمبروں نے یہی حکم دیا کہ سب طریقوں کو چھوڑ کر خالص اللہ کی بندگی کا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے، اس کے بغیر دائمی فلاح ممکن نہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱- نبی کریم علیہ السلام کی بعثت کا مقصد۔ قرآن حکیم کی ہر سورت معانی اور مطالب کے اعتبار سے ایک مستقل کتاب ہے۔ ہر قسم کے جھوٹ اور باطل سے الگ ہو کر خدائے واحد کی بندگی کرو۔ حق کا انکار کرنے والے چوپایوں سے بھی ذلیل اور بدتر ہیں۔ جو لوگ سب رسولوں پر ایمان لائے اور اچھے کاموں میں لگے رہے، ان کے لئے جنت کی بے شمار نعمتیں ہیں۔

◉

سورۃ الزلزال

تعارف

ترتیب تلاوت	٩٩	ترتیب نزول	٩٣
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	١
تعداد آیات	٨	تعداد الفاظ	٣٧
تعداد حروف	١٥٨		

پہلی آیت کے لفظ " زلزالھا " سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ اس کے بھی مکی اور مدنی ہونے میں سورۂ بینۃ کی طرح اختلاف ہے۔ لیکن جمہور کا قول یہی ہے کہ یہ مدنی ہے۔ مدینہ منورہ کے ابتدائی زمانے میں یہ سورت نازل ہوئی۔

مرنے کے بعد دوسری زندگی اور اس میں ان تمام اعمال کا حساب و کتاب جو انسان نے دنیا میں کئے ہیں۔ یہی اس سورت کا بنیادی موضوع ہے۔ تین مختصر فقروں میں بتایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد دوسری زندگی کس طرح واقع ہو گی۔

قیامت میں جو حیران کن واقعات سامنے آئیں گے ان کی طرف اشارہ، وہ زمین جس پر انسان بے فکری سے چلتا پھرتا ہے اور یہ گمان بھی نہیں کر سکتا کہ یہ بے جان چیز بول

سکتی ہے، قیامت کے دن انسان کے ایک ایک عمل کی گواہی دے گی اور ایسی صورت حال پیش آجائے گی کہ کوئی اپنی ذرہ برابر نیکی یا بدی نہیں چھپا سکے گا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱- علامات قیامت کا بیان۔ جس نے دنیا میں ذرہ بھر بھی بدی کی ہے وہ بھی اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہے اس کو بھی اس کا پھل مل جائے گا۔

◉

سورۃ العادیات

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۰	ترتیب نزول	۱۴
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۱	تعداد الفاظ	۴۰
تعداد حروف	۱۷۰		

سورت کا پہلا ہی لفظ "العٰدیٰت" سورت کا نام قرار پایا۔ اس کے بھی مکی اور مدنی ہونے میں اختلاف ہے، لیکن جمہور کے نزدیک یہ مکی ہے۔ اور مضمون سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان آخرت کا منکر ہو کر کتنی اخلاقی پستی میں گر جاتا ہے۔ نیز یہ باور کرانا ہے کہ آخرت میں لوگوں کے صرف ظاہری اعمال وافعال ہی کی پوچھ گچھ نہ ہو گی بلکہ دلوں میں چھپے ہوئے وہ راز بھی آشکارا ہو جائیں گے جن کے فاش ہونے کے بارے میں انسان دنیا میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

عرب میں جو جنگ وجدال اور باہمی رقابتیں تھیں، ان کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا

گیا کہ وہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں اور قوتوں کو غلط استعمال کر کے اللہ کی ناشکری کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اگر ان کو آخرت کا یقین ہو تو وہ کبھی ایسا نہ کریں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے اور اپنی جانیں قربان کرنے والوں کے فضائل۔ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جب مردہ جسم قبروں سے نکال کر زندہ کیے جائیں گے اور دلوں میں جو چیزیں چھپی ہوئی ہیں انہیں کھول کر رکھ دیا جائے گا۔

◉

سورۃ القارعۃ

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۱	ترتیب نزول	۳۰
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۱۱	تعداد الفاظ	۳۵
تعداد حروف	۱۶۰		

سورت کا پہلا ہی لفظ "القارعۃ" سورت کا نام ہے، اور صرف نام ہی نہیں اس کا عنوان بھی ہے۔ کیوں کہ اس چھوٹی سی سورت میں چند فقروں میں قیامت کا ذکر ہے۔ قارعہ کے معنی عظیم حادثہ کے ہیں۔ قیامت کو عظیم حادثہ سے تعبیر کیا گیا اور ظاہر ہے کہ قیامت سے بڑا اور عظیم حادثہ اور کون سا ہو سکتا ہے۔

یہ کہنے کے بعد کہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ صرف دو فقروں میں اس کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ اس روز تمام انسان صرف دو حصوں اور قسموں میں منحصر ہوں گے۔ نیک اعمال والے اور برے اعمال والے۔ دونوں کے انجام کا ذکر۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ قیامت کے ہولناک منظر اور بعض آثار کا بیان۔ قیامت کے روز جس کے عمل ہلکے ہوں گے اس کا بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

◉

سورۃ التکاثر

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۲	ترتیب نزول	۱۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۸	تعداد الفاظ	۲۸
تعداد حروف	۱۲۳		

پہلی آیت کا لفظ "التکاثر" سورت کا نام ہے۔ بالاتفاق یہ سورت مکی ہے۔ اور مکہ کے ابتدائی دَور میں نازل ہوئی۔ جس وقت یہ سورت نازل ہوئی اُس وقت صورت حال یہ تھی کہ عرب کے لوگ قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے اور ہر قبیلہ دوسرے سے مال و دولت اور عزت و شہرت میں برتر رہنا چاہتا تھا، ہر قبیلہ اپنے لوگوں کی تعداد دوسروں سے بڑھا چڑھا کر بتاتا تھا۔ دنیا کی طلب نے ان کو خدا سے بالکل غافل کر دیا تھا۔ اس بات پر ان کو تنبیہہ کی جا رہی ہے کہ تم اسی طرح مال و دولت اور افراد کی کثرت کے پیچھے لگے رہو گے یہاں تک کہ موت تم کو آن دبوچے گی۔ اور تم پر افراد اور مال و دولت کی کثرت کی حقیقت کھل جائے گی۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ مال ودولت اور دنیا کے سازوسامان کی کثرت، ہرگز آخرت کے عذاب سے نہ بچاسکے گی۔اس دن دنیا کا عیش و آرام بے حقیقت ہوگا۔

◎

سورۃ العصر

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۳	ترتیب نزول	۱۳
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۳	تعداد الفاظ	۱۴
تعداد حروف	۷۴		

آیت کے پہلے ہی لفظ سے سورت کو موسوم کیا گیا۔ جمہور صحابہ کے قول کے مطابق یہ سورت مکی ہے۔ اور مضمون سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ اس سورت کو اگر "دریا بہ حباب اندر" کہا جائے تو بالکل درست ہوگا۔ اتنی عظیم اور جامع بات کو چند لفظوں میں بیان کر دیا کہ اگر اس کے اظہار و وضوح کے لئے پوری کتاب بھی لکھی جاتی تو شاید کافی نہ ہوتی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر لوگ اس سورت پر غور کریں اور اس کے معانی و مطالب کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کریں تو یہی ان کی ہدایت کے لئے کافی ہے۔"

خسارے اور ٹوٹے سے بچنے کی راہ کون سی ہے؟ اس کی صرف ایک فقرے میں نشان دہی۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ جس شخص نے فانی لذتوں میں وقت گزار دیا وہ سخت گھاٹے میں ہے۔ آخرت کے خسارے سے بچنے کی تدبیر۔

سورۃ الھمزہ

◎ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۴	ترتیب نزول	۳۲
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۹	تعداد الفاظ	۲۳
تعداد حروف	۱۳۵		

پہلی آیت کے لفظ "لکل ھمزۃ" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ بالاتفاق مکی ہے اور مکہ کے بھی ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ ان اخلاقی برائیوں کی مذمت کی گئی ہے جو جاہل معاشرے میں مال داروں اور بڑے لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔

مکہ کے ابتدائی دور میں جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں بہت مؤثر اور پُرزور طریقے سے اسلام کے اساسی عقائد اور خاص طور پر عقیدۂ آخرت پر زور دیا گیا ہے۔ سورۂ زلزال سے سورۂ ہمزہ تک خاص ترتیب سے اسلام کے بنیادی عقائد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور سب سے زیادہ انسان کو اس کے انجام سے باخبر رکھنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ جب تک انجام سے باخبر نہ ہوگا اس وقت تک اپنا محاسبہ نہیں کر سکتا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ طعنہ زنی، عیب جوئی اور بخل کی مذمت۔ دنیا کا مال و دولت آخرت میں کسی کام نہ آئے گا۔

◉

سورۃ الفیل

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۵	ترتیب نزول	۱۹
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۵	تعداد الفاظ	۲۳
تعداد حروف	۹۴		

سورت کی پہلی آیت کے لفظ "اصحاب الفیل" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ یہ سورت مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حاکمِ یمن ابرہہ نے کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے ہاتھیوں کے لشکرِ جرار کے ساتھ حملہ کیا تھا۔ کعبۃ اللہ کو منہدم کرنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس نے صنعاء یمن میں جو کعبہ تیار کرایا ہے لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔ جب اس کا لشکر کعبۃ اللہ کے قریب پہنچا تو آسمان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ جمع ہو گئے اور ان پر کنکریاں برسا کر سب کو ہلاک کر دیا۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ حضور علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت سے پچاس دن پہلے کا ہے۔ اہلِ عرب کو اس واقعہ کے یاد دلانے سے مقصود یہ ہے کہ ہم نے (اللہ نے)

جس طرح کعبہ کی حفاظت کی اور اس کے دشمنوں کو تباہ کر دیا، اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت کریں گے اور ان کے مخالفوں اور دشمنوں کو تباہ و برباد کر دیں گے اور کوئی بڑے سے بڑا شر پسند بھی حضورؐ کا بال بیکا نہ کر سکے گا۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اصحاب فیل کا قصہ۔ ان کا انجام۔

◎

سُورۃ القریش

◉ تعارف

ترتیب تلاوت ـــــ ۱۰۶	ترتیب نزول ـــــ ۲۹
مکی/مدنی ـــــ مکی	تعداد رکوعات ـــــ ۱
تعداد آیات ـــــ ۴	تعداد الفاظ ـــــ ۱۷
تعداد حروف ـــــ ۷۹	

سورت کے ابتدائی الفاظ "لایلف قریش" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

قریش کو یاد دلایا گیا ہے کہ تم سردیوں میں یمن کی طرف اور گرمیوں میں شام کی طرف تجارتی قافلے لے کر جاتے ہو، وہاں سے نفع کما کر اور اپنی ضرورت کی چیزیں لے کر آتے ہو اور پھر اطمینان کے ساتھ مکہ میں رہتے ہو، تمہیں کوئی تکلیف اور خوف نہیں، نہ غذا کی قلت اور فاقوں کا اندیشہ ہوتا ہے۔ پھر تم اس رب کعبہ کی عبادت کیوں نہیں کرتے جس نے تمہارے لئے یہ تمام سہولتیں اور آسانیاں پیدا کر رکھی ہیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ بیت اللہ کی خبر گیری کے باعث۔ اہل قریش پر اللہ جل شانہ، کے انعامات کا ذکر۔

سُورۃ الماعون

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۷	ترتیب نزول	۱۷
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۷	تعداد الفاظ	۲۵
تعداد حروف	۱۱۵		

پورے قرآن کریم میں یہ واحد سورت ہے جس کا آخری لفظ "الماعون" سورت کا نام ہے۔

اس سورت میں منافقین کا پول کھولا گیا ہے، اور ان لوگوں کو تباہی کی وعید سنائی گئی ہے جو محض دکھاوے کے لئے نمازیں پڑھتے اور مسجدوں میں آتے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ انہیں مسلمان سمجھیں، حالانکہ ان کے دلوں میں ایمان کی ایک رمق بھی نہیں ہوتی۔

اس مختصر سورت میں یہ بتانا مقصود ہے کہ آخرت کا انکار کس قسم کا کردار پیدا کرتا ہے اور آخرت پر اعتقاد و یقین انسان میں کیسی سیرت و کردار پیدا کرتا ہے۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ یتیموں اور سائلوں کو دھکے دینے والے اور نماز سے غفلت برتنے والے کے لئے بڑی خرابی ہے۔ دکھاوے کی برائی۔

سورۃ الکوثر

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۸	ترتیب نزول	۱۵
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۳	تعداد الفاظ	۱۰
تعداد حروف	۴۷		

پہلی آیت کے لفظ "الکوثر" سے سورت کو موسوم کیا گیا۔ قرآن کریم کی سب سے چھوٹی اور مختصر سورت، جو صرف تین آیات پر مشتمل ہے۔ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔

نبوت کے ابتدائی دور میں جب ہر طرف مخالفتوں کا طوفان تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشکلات میں گھرے ہوئے تھے، اس وقت آپؐ کو تسلی دینے اور ہمت بڑھانے کے لئے متعدد آیات نازل ہوئیں، ان میں سورۃ الکوثر بھی ہے۔

جب حضور علیہ السلام نے قریش کو اسلام کی دعوت دی تو قریش کے لوگ کہنے لگے کہ اے محمدؐ! تم اپنی قوم سے کٹ کر ایسے ہو گئے ہو جیسے ایک درخت اپنی جڑ سے کٹ کر الگ ہو گیا ہو۔ اس سورت میں ان کا جواب دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اے محمد صلی اللہ

علیہ وسلم! جو لوگ تمہیں جڑ کٹے درخت سے تشبیہ دے رہے ہیں وہی جڑ کٹے ہو جائیں گے اور تمہیں اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی نعمتیں عطا فرمائے گا۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ نبی علیہ السلام کو "کوثر" عطا کئے جانے کا ذکر، نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کا حکم۔

سورۃ الکافرون

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۰۹	ترتیب نزول	۱۸
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۶	تعداد الفاظ	۲۶
تعداد حروف	۹۹		

پہلی ہی آیت "قل یاایھا الکافرون" کے لفظ الکافرون کو سورت کا نام قرار دیا گیا۔
بالاتفاق یہ سورت مکی ہے۔
مکہ مکرمہ میں ایک ایسا دور گزرا کہ قریش سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت تو جاری تھی مگر انہیں یہ خیال تھا کہ شاید ہمارے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان کوئی درمیانی راہ نکل آئے اور کسی طرح مصالحت ہوجائے۔ اس وقت یہ سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ ان (کافروں) سے دوٹوک انداز میں کہہ دو کہ دین کے معاملے میں اس طرح کے سودے بازی نہیں ہوسکتی۔
اس سورت کے انداز بیان سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ اصول میں مفاہمت

اللہ تعالیٰ کو کتنی ناپسند ہوئی۔ پورے قرآن میں اہلِ کفر و شرک کو ایہا الکافرون (اے کافرو) کہہ کر خطاب نہیں کیا، صرف اس موقعہ پر طنز، تحکم اور تحقیر کا ملا جلا انداز اختیار کیا۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ چند رؤسائے قریش کی طرف سے نبی علیہ السلام کو دعوت مصالحت۔ نبی کریم علیہ السلام کی جانب سے توحید کا اعلان اور تاکید۔

◉

سورۃ النصر

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۱۰	ترتیب نزول	۱۱۴
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۳	تعداد الفاظ	۱۹
تعداد حروف	۸۱		

پہلی آیت "نصر من اللہ" سے سورت کا نام ماخوذ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ قرآن مجید کی آخری سورت ہے۔ اس کے بعد کوئی مکمل سورت نازل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورۃ النصر حجۃ الوداع کے موقع پر منا کے مقام پر نازل ہوئی۔

جب یہ سورت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ دن ہمارے درمیان نہیں رہیں گے۔ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس سورت میں میری وفات کی خبر دے دی گئی ہے۔ چنانچہ اس سورت کے نزول کے تین ماہ بعد حضور علیہ السلام اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ گویا اس سورت میں یہ

اشارہ کر دیا کہ جب عرب میں اسلام کا غلبہ ہو گیا اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ کام مکمل ہو گیا جس کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا گیا تھا۔

◎ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ مقاصد بعثت کی تکمیل کا اعلان۔ حضور نبی کریم علیہ السلام کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کی طرف اشارہ۔

◎

سورۃ اللہب

◉ تعارف

ترتیب تلاوت	۱۱۱	ترتیب نزول	۶
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۵	تعداد الفاظ	۲۴
تعداد حروف	۸۱		

پہلی آیت کے لفظ لہب کو سورت کا نام قرار دیا گیا۔ یہ سورت بالاتفاق مکی ہے۔ ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا، اس کا نام عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب تھا، آپؐ سے دشمنی میں پیش پیش تھا، مجمع میں آپؐ پر پتھر پھینکتا اور ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں کو آپؐ کی باتیں سننے سے منع کرتا، اس کی بیوی ام جمیل بھی خبث باطن میں اس سے کم نہ تھی۔ حضورؐ جب بازار میں نکلتے تو راستے میں کانٹے اور جھاڑیاں ڈالتی تاکہ حضورؐ کو تکلیف ہو۔ ابولہب کی خباثتیں اس حد تک بڑھیں کہ اس سورت میں نام لے کر اس کی مذمت کی گئی، ورنہ پورے قرآن مجید میں بطور خاص کسی کافر کا نام لے کر اس کی مذمت نہیں کی گئی۔ اس سورت میں نام لے کر کھلم کھلا اس کی تباہی اور ذلت کی خبر دی گئی۔ اور خود حضورؐ نے اور صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگی میں اس کا

عبرت ناک انجام دیکھا۔ غزوۂ بدر میں کافروں کی شکست کی خبر پہنچی تو اسے اتنا صدمہ پہنچا کہ بیمار پڑ گیا، ایک زہریلی پھنسی نکلی، گھر والوں نے چھوت کے ڈر سے اس کو الگ چھوڑ دیا۔ سات روز بعد مر گیا۔ مرنے کے بعد بھی تین روز تک لاش پڑی رہی، کوئی پاس نہ آیا، یہاں تک کہ گل سڑ گئی، تب اس کے بیٹوں نے بعض حبشیوں کو پیسے دے کر اٹھوائی اور انہوں نے ہی گڑھا کھود کسی جگہ دبا دی۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ ابولہب اور اس کی بیوی امّ جمیل کے بُرے انجام کا ذکر۔

سورۃ الاخلاص

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۱۲	ترتیب نزول	۲۲
مکی/مدنی	مکی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۴	تعداد الفاظ	۱۷
تعداد حروف	۴۹		

الاخلاص کا لفظ پوری سورت میں کہیں نہیں ہے۔ ورنہ عام طور پر تمام قرآنی سورتوں کے نام سورت میں مذکور کسی نام پر رکھے گئے ہیں یا اُس سورت میں مذکور کسی خاص واقعہ اور قصہ سے سورت کو موسوم کیا گیا ہے۔ لیکن اس سورت میں صورتِ حال بالکل مختلف ہے نہ اس میں لفظ اخلاص ہے اور نہ براہِ راست اخلاص کی تعلیم و تلقین ہے۔ بلکہ یہ نام رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص سمجھ کر اس کی تعلیم پر ایمان لے آئے گا وہ شرک سے خلاصی اور نجات پا لے گا۔

اس کے مکی اور مدنی ہونے میں صحابہ کا اختلاف ہے۔ لیکن جمہور کا فیصلہ یہی ہے کہ اس کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے پوچھا۔ "اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں بتایئے کہ آپ کا وہ رب کیسا ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے؟" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توحید کی دعوت لے کر اٹھے تو دنیا میں رنگ برنگے مذہبی تصورات تھے۔ کوئی لکڑی، پتھر یا سونے چاندی کے اپنے ہی بنائے ہوئے بتوں کو پوجتا تھا، کوئی کہتا تھا کہ خدا انسانی شکل میں ظہور کرتا ہے اور کچھ لوگ اس کے اوتار ہوتے ہیں۔ عیسائی اگرچہ ایک خدا کو مانتے تھے مگر ان کا خدا بھی کم از کم ایک بیٹے کا باپ تھا، یہودی بھی ایک خدا کے قائل تھے مگر اُن کا خدا بھی مادیت، جسمانیت اور دوسری انسانی صفات سے خالی نہ تھا۔ کوئی آگ کو پوجتا تھا، کوئی ستاروں کی پرستش میں لگا ہوا تھا۔ ان حالات میں جب صرف ایک اللہ کو ماننے کی دعوت دی گئی تو ان کے ذہنوں میں یہ سوالات ابھرے کہ محمدؐ کا رب کیسا ہے؟ تمام معبودوں کو چھوڑ کر تنہا جس کو ماننے کی دعوت دی جارہی ہے چند الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین و منکرین کی تمام باتوں کا جواب دے دیا۔

یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ چند الفاظ میں اللہ کی ہستی کا واضح تصور دے کر تمام مشرکانہ تصورات کی جڑ کاٹ دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں اس مختصر ترین سورت کی بڑی اہمیت تھی، خود بھی کثرت سے اس کی تلاوت فرماتے اور صحابہ کرام کو بھی اس کے بار بار پڑھنے کی تاکید فرماتے۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ اللہ جل شانہٗ کی وحدانیت اور بے نیازی کا بیان۔

سورۃ الفلق

تعارف

ترتیب تلاوت ـــ ـــ ـــ ۱۱۳	ترتیب نزول ـــ ـــ ـــ ـــ ۲۰
مکی/مدنی ـــ ـــ ـــ ـــ مدنی	تعداد رکوعات ـــ ـــ ـــ ـــ ۱
تعداد آیات ـــ ـــ ـــ ـــ ۵	تعداد الفاظ ـــ ـــ ـــ ـــ ۲۳
تعداد حروف ـــ ـــ ـــ ۷۳	

پہلی آیت کے لفظ "الفلق" پر سورت کا نام رکھا گیا۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ بہت سے صحابہ اور ائمہ کا قول یہ ہے کہ اس سورت کا نزول مدینہ منورہ میں ہوا۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا مضمون بتا رہا ہے کہ یہ دونوں سورتیں مکہ مکرمہ کے اس دور میں نازل ہوئیں جب حضور علیہ السلام کی مخالفت زور پکڑ چکی تھی۔ بعد میں ایک مرحلہ پر جب مدینہ منورہ میں اسی قسم کا ماحول پیدا ہوا۔ یہودیوں اور منافقین کی مخالفت اور سازشوں کا طوفان اٹھا، اس وقت حضور علیہ السلام کو پھر انہی دو سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ اور ائمہ کی بہت بڑی تعداد نے ان دونوں سورتوں کو مدنی کہا۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جادو کر دیا گیا تھا اس کے اثر سے آپ بیمار ہو گئے تھے۔ اس

اثر کو دور کرنے کے لئے جبریل امین نے یہ دو سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے اگر تلقین کیں، ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ انسان بہت سے خطروں میں گھرا ہوا ہے، ان خطروں سے محفوظ رہنے کے لئے وہ کچھ کیا کرے جس کی ان آیات میں ہدایت کی گئی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نمازوں میں معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام کو تلقین فرماتے کہ جب رات کو سونے لگا کرو تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ کر سویا کرو۔

ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ پناہ مانگنے والوں نے جتنی چیزوں کے ذریعے سے اللہ کی پناہ مانگی ہے ان میں سب سے افضل کون سی چیزیں ہیں ؟ صحابہ نے عرض کیا۔ ضرور یا رسول اللہ ! آپ نے فرمایا : قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، یہ دونوں سورتیں۔

خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ حضور علیہ السلام پر جادو کرنے کا بیان۔

سورۃ الناس

تعارف

ترتیب تلاوت	۱۱۴	ترتیب نزول	۲۱
مکی/مدنی	مدنی	تعداد رکوعات	۱
تعداد آیات	۶	تعداد الفاظ	۲۰
تعداد حروف	۸۱		

اس مختصر سورت میں چھ چھوٹے چھوٹے فقرے ہیں جنہیں قرآن کی اصطلاح میں آیات کہا جاتا ہے۔ چھ آیات میں سے پانچ کا اختتام لفظ "الناس" پر ہے۔ اور یہی لفظ اس سورت کا نام قرار پایا۔

اس سے پہلی سورت کی طرح اس سورت کے بارے میں بھی آرا مختلف ہیں کہ مکی ہے یا مدنی، بلکہ یہ کہنا درست ہے کہ ان دونوں سورتوں کا نزول ایک ہی وقت اور ایک ہی مرتبہ ہوا، اور دونوں سورتوں کے بارے میں جو روایات آئی ہیں وہ مشترک ہیں، خواہ وہ ان کے خواص سے متعلق ہوں یا ان کے نزول سے۔

اس میں بھی سورۂ فلق کی طرح اعوذ باللہ کہنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کو اس کی تین صفات

سے یاد کر کے اس کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایک اُس کا رب الناس یعنی تمام انسانوں کا پروردگار ہونا، دوسرے اس کا ملك الناس یعنی تمام انسانوں کا بادشاہ ہونا، تیسرے اس کا الٰہ الناس، یعنی انسانوں کا حقیقی معبود ہونا۔ مطلب یہ ہوا کہ میں ایک ایسی ذات سے پناہ مانگ رہا ہوں جو رَب ہے، بادشاہ ہے اور معبود حقیقی ہے، اس کے سوا کوئی ایسی ذات ہے ہی نہیں جس سے پناہ مانگی جا سکے۔ ان دونوں سورتوں میں کیوں کہ اللہ کی پناہ مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے اس لئے ان کو معوذتین کا نام دیا گیا۔ یعنی اندرونی اور بیرونی برائیوں اور خطروں سے پناہ مانگنے والی دو سورتیں۔

◉ خلاصہ مضامین رکوعات

۱۔ دلوں کے وسوسوں اور شیطان کے بہلاتے سے پناہ مانگنے کا بیان۔

◉

حصّہ دوم

پہلی وحی

اقرأ باسم ربك الذي خلق، خلق الانسان من
علق ، اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم،
علم الانسان ما لم يعلم

(۹۶ : ۱ - ۵)

آخری وحی

واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى
كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون ۔

(۲ : ۲۸۱)

اسمائے قرآن کریم

	نام قرآن	وجہ تسمیہ	وہ سورت اور آیت جس سے یہ نام اخذ کیا گیا۔
۱	القرآن	بہت پڑھا جاتا ہے	ان ھذا القرآن یہدی للتی ھی اقوم۔ (بنی اسرائیل : ۹)
۲	القرآن الکریم	بڑی کرامت اور بزرگی والا ہے۔	انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون۔ (الواقعہ : ۷۷)
۳	القرآن العظیم	عظمت اور بڑی نشانی رکھتا ہے۔	ولقد اٰتینٰک سبعا من المثانی والقرآن العظیم (الحجر : ۸۷)
۴	القرآن الحکیم	حکمت اور دانائی کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔	یٰسٓ ج والقرآن الحکیم (یٰسین : ۲۱)
۵	الفرقان	حق و باطل اور حلال و حرام کے درمیان فرق کرنے والا ہے	تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ (الفرقان : ۱)
۶	السبع المثانی	آیاتِ قرآنی بار بار تلاوت کی جاتی ہیں خصوصًا سورۃ فاتحہ	ولقد اٰتینٰک سبعا من المثانی (الحجر : ۸۷)
۷	الکتاب المبین	حق کو ظاہر کرنے والا ہے۔	حٰمٓ ج والکتاب المبین (الزخرف : ۱-۲)

	نام قرآن	وجہ تسمیہ	وہ سورت اور آیت جس سے یہ نام اخذ کیا گیا۔
٨	الکریم	سرتا پا کرامت ہے	انّہٗ لقرآن کریم (الواقعہ : ٧٧)
٩	کلام اللہ	اللہ کا کلام ہے	حتّٰی یسمع کلام اللہ (التوبۃ : ٦)
١٠	نُورٌ	اللہ کا نور ہے	قد جاءکم من اللہ نور (المائدہ : ١٥)
١١	ھدیً وّرحمۃ	رحمت وہدایت ہے	ھدیً ورحمۃ للمؤمنین (یونس : ٥٧)
١٢	شفاءٌ	روحانی شفا ہے	شفاءٌ لما فی الصدور (یونس : ٥٧)
١٣	موعظۃ	نصیحت ہے	قد جاءتکم موعظۃ من ربکم (یونس : ٥٧)
١٤	ذکر	ذکر ونصیحت ہے	وھذا ذکر مبارک انزلنٰہ (الانبیاء : ٥٠)
١٥	مبارک	برکت والا ہے	وَھذا ذکر مبارک (الانبیاء : ٥٠)
١٦	علیٌّ	بلند ہے، عظمت والا ہے	وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلیٌّ حکیم (الزخرف : ٤)
١٧	حکمۃ بالغۃ	سرتا پا حکمت ودانائی ہے	حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر (القمر : ٥)
١٨	الحکیم	سراپا حکمت والا ہے۔	تلک آیات الکتاب الحکیم (یونس : ١)
١٩	مھیمن	نگہبان وگواہ ہے تمام عالم کے لئے برکت ہے۔	مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب و مھیمنا علیہ (المائدہ : ٤٨)
٢٠	صراط مستقیم	کائنات کے لئے سیدھا راستہ ہے۔	ان ھذا صراطی مستقیما (الانعام : ١٥٣)
٢١	قَیِّمٌ	اس کی ہر ہدایت اور تعلیم عالم کی نگران ومحافظ ہے	ولم یجعل لہٗ عوجًا ۞ قیمًا لینذر (الکہف : ١-٢)
٢٢	قول فیصل	اس کی ہر بات محکم اور اٹل ہے۔	انہ لقول فصل وما ھو بالھزل (الطارق : ١٣، ١٤)

	نام قرآن	وجہ تسمیہ	وہ سورت اور آیت جس سے یہ نام اخذ کیا گیا
۲۳	نباءٌ عظیم	اس کی ہر خبر اہم ہے	قل ھو نبؤا عظیم انتم عنه معرضون (ص : ۶۷)
۲۴	احسن الحدیث	بہترین باتوں پر مشتمل ہے	اللّٰه نزل احسن الحدیث (الزمر ، ۲۳)
۲۵	متشابھا	اس کی ہر بات بہترین ہے اور عبرت کے لئے اسے بار بار دہرایا گیا ہے۔	اللّٰه نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا (الزمر : ۲۳)
۲۶	تنزیل	آسمان سے اتارا گیا ہے۔	وانه لتنزیل رب العالمین (الشعراء ، ۱۹۲)
۲۷	روح	قلبِ انسانی کے لئے حیات ہے، روح ہے۔	کذالك اوحینا الیك روحا من امرنا۔ (الشوریٰ : ۵۲)
۲۸	وحی	وحی الٰہی ہے۔	انما انا انذرکم بالوحی (الانبیاء ، ۴۵)
۲۹	عَرَبِیٌّ	عربی زبان میں ہے۔	انا انزلنٰهُ قرآنا عربیًا (یوسف ، ۲)
۳۰	بصائر	عبرت و بصیرت کا مجموعہ ہے	ھذا بصائر للناس (الجاثیه ، ۲۰)
۳۱	بیان	اس کی ہر تعلیم واضح ہے	ھذا بیان للناس (آل عمران ، ۱۳۸)
۳۲	العلم	علم و معرفت کا خزینہ ہے	من بعد ما جاءك من العلم (البقرہ ، ۱۴۰)
۳۳	الحق	سراسر حق و راستی ہے۔	وانه لحق الیقین (الحاقه ۵۱)
۳۴	ھادی	عالم کے لئے رہنما ہے۔	ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (بنی اسرائیل ، ۹)
۳۵	عجب	اس کے علوم و معارف دنیا کو حیرت و تعجب میں ڈالنے والے ہیں۔	انا سمعنا قرآنا عجبًا (الجن ، ۱)

	نام قرآن	وجہ تسمیہ	وہ سورت اور آیت جس سے یہ نام اخذ کیا گیا
۳۶	تبصرۃ	لوگوں کے لئے بصیرت اور ذکر و فکر کا سامان ہے۔	تبصرۃ و ذکرٰی لکل عبد منیب (ق : ۸)
۳۷	ذکرٰی	" " "	" " " " (ق : ۸)
۳۸	العروۃ الوثقٰی	ہدایت اور عمل کے لئے مضبوط حلقہ ہے۔	فقد استمسك بالعروۃ الوثقٰی ۔ (البقرہ : ۲۵۶)
۳۹	صدقٌ	سچائی ہے	والذی جاءَ بالصدق وصدق به (الحجرات ۳۲)
۴۰	عدل	عدل و انصاف ہے	وتمت کلمة ربك صدقًا وعدلًا (الانعام : ۱۱۵)
۴۱	اَمْرٌ	حکمِ الٰہی ہے۔	ذٰلك امر الله انزله الیکم (الطلاق : ۵)
۴۲	منادی	حق کا اعلان کرنے والا ہے	ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان (آل عمران : ۱۹۳)
۴۳	ھدًی وّبشرٰی	اہل ایمان کے لئے ہدایت اور بشارت ہے۔	ھدًی وبشرٰی للمؤمنین (البقرہ ۹۷)
۴۴	مجید	بزرگی والا ہے۔	بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ (البروج ۲۲)
۴۵	الزبور (۱)	علوم ہدایت اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔	ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر (الانبیاء : ۱۰۵)
۴۶	بشیر	مومنوں کو اجر و ثواب کی خوشخبری سنانے والا ہے۔	بشیرًا و نذیرًا (البقرۃ : ۱۱۹)

(۱) بعض مفسرین نے یہاں "زبور" سے حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب مراد نہیں لی، بلکہ قرآن حکیم مراد لیا ہے۔ اس لئے "زبور" کو اسمائے قرآن میں ذکر کیا۔ (البرہان - زرکشی)

	نام قرآن	وجہ تسمیہ	وہ سورت اور آیت جس سے یہ نام اخذ کیا گیا۔
۴۷	نذیر	کافروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہے۔	بشیراً ونذیراً۔ (البقرۃ ۱۱۹)
۴۸	عزیز	غالب ہے، عزت والا ہے	وانہ لکتاب عزیز (حم السجدۃ ۴۱)
۴۹	بلاغ	ایسا پیغام جو ہر ایک تک پہنچا دیا گیا۔	ھذا بلاغ للناس (ابراہیم ۔۵۲)
۵۰	قصص	پچھلی امتوں کے واقعات اس میں مذکور ہیں۔	ان ھذا لھو القصص الحق ۔ (البقرۃ : ۶۲)
۵۱	صحف مکرمۃ	جن اوراق پر لکھا جاتا ہے ان کی عزت کی جاتی ہے۔	فی صحف مکرمۃ (العبس : ۱۴)
۵۲	مرفوعۃ	اور ان کو سرپر اٹھایا جاتا ہے اور جو پاک ہیں	مرفوعۃ ، مطہرۃ (العبس : ۱۴)
۵۳	مطہرۃ	" "	" " " "
۵۴	الکتاب	صحیح معنی میں کتاب کہلانے کی مستحق یہی کتاب (قرآن) ہے۔	ذلک الکتاب لا ریب فیہ (البقرۃ ۲)

جلال الدین سیوطی نے پچپن ناموں کا ذکر کیا ہے، لیکن اوپر ہم نے جو فہرست دی ہے وہ ۵۴ نام ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "ھدیٰ" کو انہوں نے الگ بھی ایک نام شمار کیا ہے حالانکہ ھدیٰ دو مرتبہ آیا ہے۔ ایک بار "ھدیٰ ورحمۃ" اور ایک بار "ھدیٰ وبشریٰ" بہرحال ۵۴، اور ۵۵ میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔

منازلِ قرآن

سات منزلیں

نمبر منزل	تلاوت نمبر سورت (از)	تلاوت نمبر سورت (تا)	سورتوں کے نام (از)	سورتوں کے نام (تا)	تعداد سورت
۱	۱	۴	فاتحہ	نساء	۴
۲	۵	۹	مائدہ	توبہ	۵
۳	۱۰	۱۶	یونس	نحل	۷
۴	۱۷	۲۵	بنی اسرائیل	فرقان	۹
۵	۲۶	۳۶	شعراء	یٰسٓ	۱۱
۶	۳۷	۴۹	صافات	حجرات	۱۳
۷	۵۰	۱۱۴	قٓ	الناس	۶۵

پارے، سورتیں، رکوعات وغیرہ

پارے		۳۰
سورتیں		۱۱۴
منزلیں		۷
رکوعات		۵۴۰
آیات		۶۰۰۰
″	بعض آئمہ کے نزدیک	۶۲۱۹
″	″ ″ ″	۶۲۲۵
″	″ ″ ″	۶۲۳۶
الفاظ	مجاہد کے نزدیک	۷۶۲۵۰
″	حمیداعرج کے نزدیک	۷۶۴۳۰
″	فضل بن شاذان کے نزدیک	۷۷۴۳۹
حروف	مجاہد کے نزدیک	۳۲۱۱۸۰
″	ابن عباس کے نزدیک	۳۲۳۶۷۱
سجدے		۱۴
″	امام شافعی کے نزدیک	۱۵

قرآن مجید کی سورتیں

بنیادی تفصیلات

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۱	الفاتحہ	۵	۱	۷	۲۵	۱۲۳	۱	مکی
۲	البقرہ	۸۷	۴۰	۲۸۶	۶۰۲۱	۲۵۰۰۰	۱	مدنی
۳	آل عمران	۸۹	۲۰	۲۰۰	۳۵۴۲	۱۵۲۲۶	۳	مدنی
۴	النساء	۹۲	۲۴	۱۷۶	۳۷۲۰	۱۶۶۶۷	۴	مدنی
۵	مائدہ	۱۱۲	۱۶	۱۲۰	۲۴۴۲	۱۲۴۶۴	۶	مدنی
۶	انعام	۵۵	۲۰	۱۶۵	۳۱۰۰	۱۲۹۳۵	۷	مکی
۷	اعراف	۳۹	۲۴	۲۰۶	۳۳۸۷	۱۴۶۳۵	۸	مکی
۸	انفال	۸۸	۱۰	۷۵	۱۲۵۳	۵۵۲۲	۹	مدنی
۹	توبہ	۱۱۳	۱۶	۱۲۹	۲۵۳۷	۱۱۳۶۰	۱۰	مدنی
۱۰	یونس	۵۱	۱۱	۱۰۹	۱۸۶۱	۷۷۳۳	۱۱	مکی
۱۱	ہود	۵۲	۱۰	۱۲۳	۱۹۳۶	۷۹۲۴	۱۱	مکی
۱۲	یوسف	۵۳	۱۲	۱۱۱	۱۸۰۸	۷۴۱۱	۱۲	مکی
۱۳	رعد	۹۶	۶	۴۳	۸۶۲	۳۶۱۴	۱۳	مدنی

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۱۴	ابراہیم	۷۲	۷	۵۲	۸۴۵	۳۶۰۱	۱۳	مکی
۱۵	حجر	۵۴	۶	۹۹	۶۶۳	۲۹۰۷	۱۳	مکی
۱۶	نحل	۷۰	۱۶	۱۲۸	۱۸۷۱	۷۹۷۴	۱۴	مکی
۱۷	بنی اسرائیل	۵۰	۱۲	۱۱۱	۱۵۸۲	۶۷۱۰	۱۵	مکی
۱۸	کہف	۶۹	۱۲	۱۱۰	۱۶۰۸	۶۶۲۰	۱۵	مکی
۱۹	مریم	۴۴	۶	۹۸	۹۶۸	۳۹۸۶	۱۶	مکی
۲۰	طٰہٰ	۴۵	۸	۱۳۵	۱۲۵۱	۵۴۶۶	۱۶	مکی
۲۱	الانبیاء	۷۳	۷	۱۱۲	۱۱۸۷	۵۱۵۴	۱۷	مکی
۲۲	حج	۱۰۳	۱۰	۷۸	۱۲۶۳	۵۴۳۲	۱۷	مدنی
۲۳	مؤمنون	۷۴	۶	۱۱۸	۱۰۷۰	۴۵۳۴	۱۸	مکی
۲۴	نور	۱۰۲	۹	۶۴	۱۴۲	۶۴۱	۱۸	مدنی
۲۵	فرقان	۴۲	۶	۷۷	۹۰۶	۳۹۱۹	۱۸	مکی
۲۶	شعراء	۴۷	۱۱	۲۲۷	۱۳۴۷	۵۶۸۹	۱۹	مکی
۲۷	نمل	۴۸	۷	۹۳	۱۱۶۷	۴۸۳۹	۱۹	مکی
۲۸	قصص	۴۹	۹	۸۸	۱۴۵۴	۶۰۱۱	۲۰	مکی
۲۹	عنکبوت	۸۵	۷	۶۹	۹۹۰	۴۴۱۰	۲۰	مکی
۳۰	روم	۸۴	۶	۶۰	۸۲۷	۳۵۴۷	۲۱	مکی
۳۱	لقمان	۵۷	۴	۳۴	۵۵۴	۲۲۱۷	۲۱	مکی
۳۲	سجدہ	۷۵	۳	۳۰	۲۷۴	۱۵۷۷	۲۱	مکی

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۳۳	احزاب	۹۰	۹	۷۳	۱۲۱۰	۵۹۰۹	۲۱	مدنی
۳۴	سبا	۵۸	۶	۵۴	۸۹۶	۳۶۳۶	۲۲	مکی
۳۵	فاطر	۴۳	۵	۴۵	۷۹۲	۳۲۸۹	۲۲	مکی
۳۶	یٰسٓ	۴۱	۵	۸۳	۷۲۹	۳۰۹۰	۲۲	مکی
۳۷	صافات	۵۶	۵	۱۸۲	۸۷۳	۳۹۵۱	۲۳	مکی
۳۸	صٓ	۳۸	۵	۸۸	۸۳۸	۳۱۰۷	۲۳	مکی
۳۹	زمر	۵۹	۸	۷۵	۱۱۸۴	۴۹۶۵	۲۳	مکی
۴۰	مؤمن	۶۰	۹	۸۵	۱۲۴۲	۵۲۱۳	۲۴	مکی
۴۱	حٰمٓ سجدہ	۶۱	۶	۵۴	۸۰۹	۳۴۰۶	۲۴	مکی
۴۲	شوریٰ	۶۲	۵	۵۳	۸۶۹	۳۵۸۵	۲۵	مکی
۴۳	زخرف	۶۳	۷	۸۹	۸۴۳	۳۶۵۶	۲۵	مکی
۴۴	دخان	۶۴	۳	۵۹	۳۴۹	۱۴۹۵	۲۵	مکی
۴۵	جاثیہ	۶۵	۴	۳۷	۴۹۲	۲۱۳۱	۲۵	مکی
۴۶	احقاف	۶۶	۴	۳۵	۷۵۰	۲۷۰۹	۲۶	مکی
۴۷	محمدؐ	۹۵	۴	۳۸	۵۵۸	۲۴۷۵	۲۶	مدنی
۴۸	فتح	۱۱۱	۴	۲۹	۵۷۱۸	۲۵۵۵	۲۶	مدنی
۴۹	حجرات	۱۰۶	۲	۱۸	۳۵۰	۱۵۱۲	۲۶	مدنی
۵۰	قٓ	۳۴	۳	۴۵	۳۷۶	۱۵۲۵	۲۶	مکی
۵۱	ذاریات	۶۷	۳	۶۰	۳۶۰	۱۵۵۹	۲۶	مکی

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۵۲	طور	۷۶	۲	۴۹	۳۱۹	۱۳۲۴	۲۷	مکی
۵۳	نجم	۲۳	۳	۶۲	۳۶۵	۱۴۵۰	۲۷	مکی
۵۴	قمر	۳۷	۳	۵۵	۲۴۸	۱۴۸۲	۲۷	مکی
۵۵	رحمٰن	۹۷	۳	۷۸	۳۵۱	۱۶۸۳	۲۷	مدنی
۵۶	واقعہ	۴۶	۳	۹۶	۳۸۴	۱۷۶۸	۲۷	مکی
۵۷	حدید	۹۴	۴	۲۹	۵۸۶	۲۵۹۹	۲۷	مدنی
۵۸	مجادلہ	۱۰۵	۳	۲۲	۴۷۹	۲۱۰۳	۲۸	مدنی
۵۹	حشر	۱۰۱	۳	۲۴	۴۵۵	۲۰۱۶	۲۸	مدنی
۶۰	ممتحنہ	۹۱	۲	۱۳	۳۷۰	۱۵۹۳	۲۸	مکی
۶۱	صف	۱۰۹	۲	۱۴	۲۲۳	۹۹۱	۲۸	مدنی
۶۲	جمعۃ	۱۱۰	۲	۱۱	۱۷۶	۷۸۷	۲۸	مدنی
۶۳	منافقون	۱۰۴	۲	۱۱	۱۸۳	۸۲۱	۲۸	مدنی
۶۴	تغابن	۱۰۸	۲	۱۸	۲۴۷	۱۱۲۲	۲۸	مدنی
۶۵	طلاق	۹۹	۲	۱۲	۲۹۸	۱۲۳۷	۲۸	مدنی
۶۶	تحریم	۱۰۷	۳	۱۲	۲۵۳	۱۱۲۴	۲۸	مدنی
۶۷	مُلک	۷۷	۲	۳۰	۳۳۵	۱۳۵۹	۲۹	مکی
۶۸	قلم	۲	۲	۵۲	۳۰۶	۱۲۹۵	۲۹	مکی
۶۹	حاقۃ	۷۸	۲	۵۲	۲۶۰	۱۱۲۴	۲۹	مکی
۷۰	معارج	۷۹	۲	۴۴	۲۲۰	۹۷۷	۲۹	مکی

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۷۱	نوح	۷۱	۲	۲۸	۲۳۱	۹۷۴	۲۹	مکی
۷۲	جنّ	۴۰	۲	۲۸	۲۸۷	۱۱۲۶	۲۹	مکی
۷۳	مزّمّل	۳	۲	۲۰	۲۰۰	۸۶۴	۲۹	مکی
۷۴	مدثر	۴	۲	۵۶	۲۵۶	۱۱۴۵	۲۹	مکی
۷۵	قیامۃ	۳۱	۲	۴۰	۱۶۴	۶۸۲	۲۹	مکی
۷۶	دہر	۹۸	۲	۳۱	۲۴۶	۱۰۹۹	۲۹	مکی
۷۷	مرسلات	۳۳	۲	۵۰	۱۸۱	۸۴۶	۲۹	مکی
۷۸	نبأ	۸۰	۲	۴۰	۱۷۴	۸۰۱	۳۰	مکی
۷۹	نازعات	۸۱	۲	۴۶	۱۸۱	۷۹۱	۳۰	مکی
۸۰	عبس	۲۴	۱	۴۲	۱۳۳	۵۵۳	۳۰	مکی
۸۱	تکویر	۷	۱	۲۹	۱۰۴	۴۳۶	۳۰	مکی
۸۲	انفطار	۸۲	۱	۱۹	۸۰	۳۳۴	۳۰	مکی
۸۳	مطففین	۸۶	۱	۳۶	۱۷۲	۷۵۸	۳۰	مکی
۸۴	انشقاق	۸۳	۱	۲۵	۱۰۸	۴۴۸	۳۰	مکی
۸۵	بروج	۲۷	۱	۲۲	۱۰۹	۴۷۵	۳۰	مکی
۸۶	طارق	۳۶	۱	۱۷	۶۱	۲۵۴	۳۰	مکی
۸۷	الاعلیٰ	۸	۱	۱۹	۷۲	۲۹۹	۳۰	مکی
۸۸	غاشیۃ	۶۸	۱	۲۶	۹۲	۳۸۴	۳۰	مکی
۸۹	فجر	۱۰	۱	۳۰	۱۳۷	۴۸۵	۳۰	مکی

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۹۰	بلد	۳۵	۱	۲۰	۸۲	۳۴۷	۳۰	مکی
۹۱	شمس	۲۶	۱	۱۵	۵۶	۲۵۴	۳۰	مکی
۹۲	اللیل	۹	۱	۲۱	۷۱	۳۱۴	۳۰	مکی
۹۳	ضحیٰ	۱۱	۱	۱۱	۴۰	۱۶۶	۳۰	مکی
۹۴	الم نشرح	۱۲	۱	۸	۲۷	۱۰۲	۳۰	مکی
۹۵	والتین	۲۸	۱	۸	۳۴	۱۶۵	۳۰	مکی
۹۶	علق	۱	۱	۱۹	۷۲	۲۹۰	۳۰	مکی
۹۷	قدر	۲۵	۱	۵	۳۰	۱۱۵	۳۰	مکی
۹۸	البینۃ	۱۰۰	۱	۸	۹۵	۴۱۳	۳۰	مدنی
۹۹	زلزال	۹۳	۱	۸	۳۷	۱۵۸	۳۰	مدنی
۱۰۰	عادیات	۱۴	۱	۱۱	۴۰	۱۷۰	۳۰	مکی
۱۰۱	القارعۃ	۳۰	۱	۱۱	۳۵	۱۶۰	۳۰	مکی
۱۰۲	التکاثر	۱۶	۱	۸	۲۸	۱۲۳	۳۰	مکی
۱۰۳	العصر	۱۳	۱	۳	۱۴	۷۴	۳۰	مکی
۱۰۴	ہمزہ	۳۲	۱	۹	۲۳	۱۳۵	۳۰	مکی
۱۰۵	الفیل	۱۹	۱	۵	۲۳	۹۴	۳۰	مکی
۱۰۶	القریش	۲۹	۱	۴	۱۷	۷۹	۳۰	مکی
۱۰۷	الماعون	۱۷	۱	۷	۲۵	۱۱۵	۳۰	مکی
۱۰۸	کوثر	۱۵	۱	۳	۱۰	۴۷	۳۰	مکی

نمبر تلاوت	نام سورت	نزول نمبر	تعداد رکوع	تعداد آیات	تعداد کلمات	تعداد حروف	پارہ نمبر	مکی/مدنی
۱۰۹	کافرون	۱۸	۱	۶	۲۶	۹۹	۳۰	مکی
۱۱۰	نصر	۱۱۴	۱	۳	۱۹	۸۱	۳۰	مدنی
۱۱۱	لہب	۶	۱	۵	۲۴	۸۱	۳۰	مکی
۱۱۲	اخلاص	۲۲	۱	۴	۱۷	۴۹	۳۰	مکی
۱۱۳	فلق	۲۰	۱	۵	۲۳	۷۳	۳۰	مدنی
۱۱۴	ناس	۲۱	۱	۶	۲۰	۸۱	۳۰	مدنی

رکوعات و آیاتِ قرآن بلحاظِ پارہ

نمبر شمار	پارہ نمبر	تعداد رکوعات	تعداد آیات	تفصیل سورت مع آیات
۱	۱	۱۷	۱۴۸	الفاتحہ ، البقرہ
		بشمول سورۂ فاتحہ	بشمول سورۂ فاتحہ	الفاتحہ : ۷ ، البقرہ : ۱۴۱
۲	۲	۱۶	۱۱۱	البقرہ : ۱۱۱
۳	۳	۱۷	۱۲۵	البقرہ ، ۳۴ ، آلِ عمران : ۹۵
۴	۴	۱۴	۱۳۲	آلِ عمران : ۱۰۹ ، النساء : ۲۳
۵	۵	۱۷	۱۲۴	النساء : ۱۲۴
۶	۶	۱۴	۱۱۱	النساء : ۲۹ ، المائدہ : ۸۲
۷	۷	۱۹	۱۴۸	المائدہ : ۳۸ ، الانعام : ۱۱۰
۸	۸	۱۷	۱۴۲	الانعام : ۵۵ ، الاعراف : ۸۷
۹	۹	۱۸	۱۵۹	الاعراف : ۱۱۹ ، الانفال : ۴۰
۱۰	۱۰	۱۷	۱۲۸	الانفال : ۳۵ ، توبہ : ۹۳
۱۱	۱۱	۱۶	۱۵۰	توبہ : ۳۶ ، یونس : ۱۰۹ ، ہود : ۵
۱۲	۱۲	۱۶	۱۷۰	ہود : ۱۱۸ ، یوسف : ۵۲
۱۳	۱۳	۱۹	۱۵۵	یوسف : ۵۹ ، الرعد : ۴۳ ، ابراہیم : ۵۲ ، الحجر : ۱

نمبر شمار	پارہ نمبر	تعداد رکوعات	تعداد آیات	تفصیل سورت مع آیات
۱۴	۱۴	۲۲	۲۲۶	الحجر : ۹۸ ، النحل : ۱۲۸
۱۵	۱۵	۲۱	۱۸۵	بنی اسرائیل : ۱۱۱ ، الکہف : ۷۴
۱۶	۱۶	۱۷	۲۶۹	الکہف : ۳۶ ، مریم : ۹۸ ، طٰہٰ : ۱۳۵
۱۷	۱۷	۱۷	۱۹۰	الانبیاء : ۱۱۲ ، الحج : ۷۸
۱۸	۱۸	۱۷	۲۰۲	المؤمنون : ۱۱۸ ، النور : ۶۴ ، الفرقان : ۲۰
۱۹	۱۹	۱۹	۳۴۳	الفرقان : ۵۷ ، الشعراء : ۲۲۷ ، النمل : ۵۹
۲۰	۲۰	۱۶	۱۶۶	النمل : ۳۴ ، القصص : ۸۸ ، العنکبوت : ۴۴
۲۱	۲۱	۱۹	۱۷۹	العنکبوت : ۲۵ ، الروم : ۶۰ ، لقمان : ۳۴ ، السجدہ : ۳۰ ، الاحزاب : ۳۰
۲۲	۲۲	۱۸	۱۶۳	الاحزاب : ۴۳ ، السباء : ۵۴ ، الفاطر : ۴۵ ، یٰسٓ : ۲۱
۲۳	۲۳	۱۷	۳۶۳	یٰسٓ : ۶۲ ، صافات : ۱۸۲ ، صٓ : ۸۸ ، الزمر : ۳۱
۲۴	۲۴	۱۹	۱۷۵	الزمر : ۴۴ ، المؤمن : ۸۵ ، حٰمٓ السجدہ : ۴۶
۲۵	۲۵	۲۰	۲۴۶	حٰمٓ السجدہ : ۸ ، الشوریٰ : ۵۳ ، الزخرف : ۸۹ ، الدخان : ۵۹ ، الجاثیہ : ۳۷
۲۶	۲۶	۱۸	۱۹۵	الاحقاف : ۳۵ ، محمدؐ : ۳۸ ، الفتح : ۲۹ ، الحجرات : ۱۸ ، قٓ : ۴۵ ، الذاریات : ۳۰
۲۷	۲۷	۲۰	۳۹۹	الذاریات : ۳۰ ، الطور : ۴۹ ، النجم : ۶۲ ، القمر : ۵۵ ، الرحمٰن : ۷۸ ، الواقعہ : ۹۶ ، الحدید : ۲۹

نمبر شمار	پارہ نمبر	تعداد رکوعات	تعداد آیات	تفصیل سورت مع آیات
۲۸	۲۸	۲۰	۱۳۷	المجادلہ: ۲۲، الحشر: ۲۴، الممتحنہ: ۱۳، الصف: ۱۴، الجمعہ: ۱۱، المنافقون: ۱۱، التغابن: ۱۸، الطلاق: ۱۲، التحریم: ۱۲
۲۹	۲۹	۲۲	۴۳۱	الملک: ۳۰، القلم: ۵۲، الحاقہ: ۵۲، المعارج: ۴۴، نوح: ۲۸، الجن: ۲۸، المزمل: ۲۰، المدثر: ۵۶، القیامۃ: ۴۰، الدہر: ۳۱، المرسلات: ۵۰
۳۰	۳۰	۳۹	۵۶۴	النبا: ۴۰، النازعات: ۴۶، عبس: ۴۲، التکویر: ۲۹، الانفطار: ۱۹، مطففین: ۳۶

الانشقاق: ۲۵، البروج: ۲۲، الطارق: ۱۷، الاعلیٰ: ۱۹، الغاشیہ: ۲۶، الفجر: ۳۰
البلد: ۲۰، الشمس: ۱۵، اللیل: ۲۱، الضحیٰ: ۱۱، الم نشرح: ۸، التین: ۸، العلق: ۱۹
القدر: ۵، البینۃ: ۸، الزلزال: ۸، العادیات: ۱۱، القارعۃ: ۱۱، التکاثر: ۸
الاخلاص: ۴، الفلق: ۵، الناس: ۶ ـ

سجدہ ہائے قرآن

نمبر شمار سجدہ	سورت	آیت نمبر	پارہ نمبر
۱	اعراف	۲۰۶	۹
۲	رعد	۱۵	۱۳
۳	نحل	۵۰	۱۴
۴	بنی اسرائیل	۱۰۹	۱۵
۵	مریم	۵۸	۱۶
۶	حج	۱۸	۱۷
۷	حج	۷۷	۱۷
۸	فرقان	۶۰	۱۹
۹	نمل	۲۶	۱۹
۱۰	سجدہ	۱۵	۲۱
۱۱	صٓ	۲۴	۲۳
۱۲	حم السجدہ	۳۸	۲۴
۱۳	النجم	۶۲	۲۷
۱۴	انشقاق	۲۱	۳۰
۱۵	علق	۱۹	۳۰

اقسامِ آیات

آیاتِ وعدہ	۱۰۰۰	(ایک ہزار)
آیاتِ وعید	۱۰۰۰	(ایک ہزار)
آیاتِ امر	۱۰۰۰	(ایک ہزار)
آیاتِ نہی	۱۰۰۰	(ایک ہزار)
آیاتِ تحریم	۲۵۰	(دوسو پچاس)
آیاتِ تحلیل	۲۵۰	(دوسو پچاس)
آیاتِ تسبیح	۱۰۰	(ایک سو)
آیاتِ مثال	۱۰۰۰	(ایک ہزار)
آیاتِ قصص	۱۰۰۰	(ایک ہزار)
آیاتِ متفرقہ	۶۶	(چھیاسٹھ)

حروفِ ہجا

جو قرآن کریم میں استعمال ہوتے

نمبر شمار			قرآن میں کتنی بار استعمال ہوا
۱	ا	الف	۴۸۸۷۲
۲	ب	بار	۱۱۲۲۸
۳	ت	تار	۱۱۹۹
۴	ث	ثار	۱۲۷۶
۵	ج	جیم	۳۲۷۳
۶	ح	حار	۹۷۳
۷	خ	خار	۲۴۱۶
۸	د	دال	۵۶۴۲
۹	ذ	ذال	۴۶۹۷
۱۰	ر	رار	۱۱۷۹۳
۱۱	ز	زار	۱۵۹۰
۱۲	س	سین	۵۸۹۱
۱۳	ش	شین	۲۲۵۳

نمبر شمار			قرآن کریم میں کتنی بار استعمال ہوا
۱۴	ص	صاد	۲۰۱۳
۱۵	ض	ضاد	۱۶۰۷
۱۶	ط	طار	۱۲۷۴
۱۷	ظ	ظار	۸۴۲
۱۸	ع	عین	۹۲۲۰۰
۱۹	غ	غین	۲۴۰۸
۲۰	ف	فار	۸۴۹۹
۲۱	ق	قاف	۶۸۱۳
۲۲	ک	کاف	۹۵۲۲
۲۳	ل	لام	۳۴۳۲
۲۴	م	میم	۲۶۵۳۵
۲۵	ن	نون	۲۶۵۶۰
۲۶	و	واؤ	۲۵۵۳۶
۲۷	ہ	ہار	۱۹۰۷۰
۲۸	لا	لام الف	۳۷۲۰
۲۹	ء	ہمزہ	۴۱۱۵
۳۰	ی/ے	یار	۲۵۹۱۹

اعراب

فتحہ (زبر)	۵۳۲۴۲
کسرہ (زیر)	۳۹۵۸۲
ضمہ (پیش)	۸۸۰۴
مد	۱۷۷۱
تشدید (شد)	۱۲۵۲
نقطے	۱۰۵۶۸۴

مدّتِ نزولِ قرآن

مکّی دور

از پیر، ۱۷؍ رمضان المبارک ۱۳؍ برس قبل ہجرت

تا

اتوار ، ۱۱؍ ربیع الاوّل سنہ ۱ ہجری

مدّت مکّی دور چار ہزار چار سو چوبیس دن

(اس میں گیارہ دِن سفرِ ہجرت کے بھی شامل ہیں)

مدنی دور

از بارہ ربیع الاوّل سنہ ۱ ہجری تا ۱۲؍ ربیع الاوّل سنہ ۱۱ ہجری

مدّت مدنی دور

تین ہزار پانچ سو پینتیس دن

کُل مدت نزولِ قرآن سات ہزار نو سو انسٹھ دن (۷۹۵۹)

کاتبین وحی

کاتبین وحی کی تعداد چالیس ۴۰ ہے، مشہور کاتبین وحی کے اسماء

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ،
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ،
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ،
حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ،
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ،
حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ
حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ
حضرت عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ،
حضرت عبد اللہ بن ابی السرح رضی اللہ عنہ
حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ،
حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ،
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ،
حضرت عبد اللہ بن سلول رضی اللہ عنہ،
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ،
حضرت جہیم بن الصلت رضی اللہ عنہ،
حضرت معیتیب بن فاطمہ رضی اللہ عنہ،
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ،
حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ،
حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ،

قرآن کریم کے بعض اہم احکام

پانچ نمازیں ا۔حافظوا علی الصلوات الخ پارہ ۲ رکوع ۱۵۔صلوات جمع ہے اور اقل جمع تین ہے ایک وُسطیٰ کل چار ہوئیں۔مگر چار سے درمیانی نماز نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا صلوات سے ۴۔اور وُسطیٰ ملاکر پانچ ہوئیں۔

۲۔فسبحٰن اللہ حین تمسون تا تظہرون پارہ ۲۱ رکوع ۵۔تمسون سے مراد مغرب و عشاء ہے اور تصبحون سے نماز صبح اور عَشِیًّا سے نماز عصر اور تظہرون سے نماز ظہر۔کل پانچ ہوئیں۔(غنیہ)

۳۔اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس تا قرآن الفجر پارہ ۱۵ رکوع ۹۔بہ محاورہ عرب دلوک سے ظہر اور عصر۔غسق سے مغرب و عشاء اور قرآن الفجر سے صبح کی نماز مراد ہے۔(کبیر واحمدی وغیرہ تفاسیر)

۴۔اقم الصلوٰۃ طرفی النہار الخ پارہ ۱۲ رکوع ۱۰۔طَرَفی۔طرف اوّل فجر اور طرف دوم ظہر اور عصر اور زلفا من اللیل مغرب و عشاء مراد ہیں (احمدی)

۵۔سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس الخ پارہ ۱۶ رکوع ۱۷۔قبل طلوع الشمس نماز صبح اور قبل غروب ظہر اور عصر۔اٰنآئ اللیل مغرب و عشا کل پانچ ہوئیں (احمدی مصنفہ ملّا جیون امیٹھوی)

اوقاتِ نماز ــــــــــ آیت نمبر ۲ تا ۵ سے نماز کے اوقات ثابت ہیں۔

وضو ــــــــــ یاایہا الذین اٰمنو تا کعبین پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۶

تیمّم ——— ان کنتم مرضیٰ تا ایدیکم پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۴

〃 〃 〃 〃 〃 پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۶

غسل ——— ان کنتم جنبا فاطھروا تا ایدیکم پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۶

ولا جنبا تا تغتسلوا پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۴

زکوٰۃ ——— قرآن کریم میں ۸۰ جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا۔ اور صحیح قول کے مطابق ۳۲ جگہ اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ ہے۔ گویا نماز اور زکوٰۃ توامین (جوڑواں بچے) کی طرح ہیں۔ جو شخص نماز پڑھے اور مالدار ہو کر زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں اسی طرح بالعکس یعنی جو شخص زکوٰۃ دے اور نماز نہ پڑھے اس کی زکوٰۃ قبول نہیں۔

روزہ رمضان ——— کتب علیکم الصیام الخ پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۷

روزہ کفارہ قسم ——— فصیام ثلثہ ایام پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۲

روزہ کفارہ ظہار ——— فمن لم یجد فصیام شہرین پارہ ۲۸ سورۂ مجادلہ رکوع ۱

روزہ قتل خطا ——— فمن لم یجد فصیام شہرین پارہ ۵ سورۂ نساء رکوع ۱۰

روزہ قتل صید بحالت احرام — عدل ذالک صیاما پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۲

روزہ کفارہ حلق سر بحالت احرام — ففدیہ من صیام پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۸

اعتکاف ——— لا تباشروھن الخ پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۷

حج ——— وللہ علی الناس تا سبیلا پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۱

حج ——— اذن فی الناس الخ پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۱۱

طواف زیارۃ ——— ولیطوفوا الخ پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۱۱

عمرہ ——— اتموا الحج والعمرۃ الخ پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۸

احصار (یعنی حج میں بوجہ بیماری وغیرہ رک جانا) فان احصرتم الخ پارہ ۲ سورۂ بقرہ رکوع ۸

حج کی قربانی ــــ جعل اللہ الکعبۃ تا علیم پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۳

حج کی قربانی ــــ ویذکروا اسم اللہ تا الفقیر پارہ ۱۷ سورۂ حج رکوع ۱۱

عموماً منیٰ میں جو قربانیاں کی جاتی ہیں وہ دمِ فدیہ یا دمِ شکر یا دمِ تمتع کی ہوتی ہیں۔
حاجی مسافر پر یہ قربانی نہیں ہے جو دوسرے شہروں میں کی جاتی ہیں۔ہاں اگر کوئی مکہ
مکرمہ میں مالدار مقیم ہو تو اس پر یہ قربانی واجب ہے۔

نکاح ــــ فانکحوا ماطاب لکم تا فواحدۃ پارہ ۴ سورۂ نساء رکوع ۱

اس آیت سے کثرتِ ازواج ثابت ہے۔

نکاح ــــ وانکحوا الایامی پارہ ۱۸ سورۂ نور رکوع ۱۰

محرمات (یعنی جن عورتوں لا تنکحوا تا سبیلا پارہ ۴ سورۂ نساء رکوع ۱۳

سے نکاح حرام ہے) ــــ حرمت علیکم الخ پارہ ۴ سورۂ نساء رکوع ۱۴

باپ کی منکوحہ اور ممسوسہ بالشہوت سے اور اس کی ماں اور بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے
اس کو حرمتِ مصاہرہ کہتے ہیں۔

رضاع ــــ والوالدات یرضعن تا الرضاعۃ پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۱۴

رضاع ــــ وحملہ وفصالہ پارہ ۲۶ سورۂ احقاف رکوع ۲

ڈھائی سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا حرام ہے

بالغ کسی عورت کا یا مرد اپنی عورت کا دودھ پی لے تو اس کا بھی یہی حکم ہے (موطا)

طلاق ــــ الطلاق مرتٰن پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۱۴

تین طلاق ــــ فان طلقہا الخ پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۱۴

طلاق رجعی ــــ وبعولتھن احق بردھن الخ پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۱۳

ایک وقت میں تین طلاق دینے والا گنہگار رہے مگر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک تینوں

طلاق پڑجائیں گی اور بغیر حلالہ کے وہ عورت اس مرد کے نکاح میں نہیں آسکتی ۔ یعنی ہدایہ ۔ شرح وقایہ ۔ میزان شعرانی ۔ رحمۃ الامۃ ۔ عالم گیری وغیرہ اور مسلم وغیرہ کی حدیث ۔ مؤول یا منسوخ قابلِ عمل نہیں ۔

عدت ——— والمطلقات یتربصن الخ پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۱۳

دودھ پلانے والی کو جب تک تین حیض نہ آئیں عدت نہ گزرے گی ۔ قبل ازیں نکاح ناجائز ہوگا (در مختار ۔ رد المحتار)

بیوہ کی عدت ——— والذین یتوفون تا عشرا پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۱۴

اگر حاملہ ہو تو وضع حمل عدت ہے ۔

حاملہ کی عدت ——— واولات الاحمال الخ پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۱۷

نابالغہ اور بڑھیا کی عدت ——— والّٰتی یئسن الخ پارہ ۲۸ سورۂ طلاق رکوع ۱۷

غیر مدخولہ کی عدت ——— اذا نکحتم تا جمیلا پارہ ۲۲ سورۂ احزاب رکوع ۳

حبلی من زنا کی عدت نہیں اس کا نکاح زانی اور غیر زانی سے جائز ہے مگر دوسرا قبل از وضع حمل وطئ دواعی نہیں کرسکتا ۔ عالمگیری ۔ ہدایہ وغیرہ

اس کو اگر انت طالق تین بار کہا جائے تو ایک طلاق واقع ہوگی ورنہ تین ۔

حرام اشیاء ——— انما حرم تا ما اھل بہ لغیر اللہ پارہ ۲ سورۂ بقرۃ رکوع ۵

حرمت علیکم المیتۃ تا ماذبح پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۵

علی النصب

قل لا اجد تا اھل لغیر اللہ بہ پارہ ۸ سورۂ انعام رکوع ۵

انما حرم تا ما اھل لغیر اللہ بہ پارہ ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۲۱

اگر کسی حلال جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا تو وہ حلال طیب ہے ۔ اگر اسے پکا کر

کسی بزرگ ولی اللہ وغیرہ کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو اسے ما اھل پڑھ کر محرمات میں داخل کرنا صحیح نہیں (تفسیر احمدی وتفسیر رؤفی وغیرہ)۔

سود حرام ہے ——— حرم الربوا پارہ ۳ سورۂ بقرۃ رکوع ۶

لاتاکلوا الربوا پارہ ۴ سورۂ آل عمران رکوع ۵

اللہ تعالیٰ سود کو ہلاک کرتا ہے یمحق اللہ الربوا پارہ ۳ سورۂ بقرۃ رکوع ۶

سود بے برکت مال ہے۔

سود خوار اللہ اور اس کے فاذنوا بحرب من اللہ پارہ ۳ سورۂ بقرۃ رکوع ۶

رسول سے لڑائی پر آمادہ ہے — ورسولہ

اسی طرح اولیاء اللہ کو ایذا دینے والا بھی ہے۔ من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب (بخاری مشکوٰۃ وغیرہ)

یہودیوں پر سود کا وبال ——— واخذھم الربوا پارہ ۴ سورۂ نساء رکوع ۲

سود خوار کا پیٹ کپے کی طرح ہوگا اندر سے سانپ بچھو نظر آئیں گے۔

سود خوار بروزِ قیامت دیوانے الذین یاکلون الربوا الخ پارہ ۳ سورۂ بقرۃ رکوع ۶

آسیب زدہ کی طرح اٹھے گا ———

سود کھانے کھلانے والے اور کاغذ لکھنے والے اور گواہ پر لعنت کی ہے (الحدیث مشکوٰۃ وغیرہ)

ہر مذہب میں سود حرام ہے۔

شراب اور جوا حرام (پلید) انما الخمر والمیسر الخ پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۲

اور شیطانی کام ہے ———

شراب اور جوئے سے بغض اور ان یوقع بینکم

عداوتیں پیدا ہوتی ہیں ——— العداوۃ الخ پارہ ۷ سورۂ مائدہ رکوع ۲

مسکر اور مفتر (بھنگ، چرس، افیون، پوست، گانجہ وغیرہ حرام ہے (الحدیث)

ہر قسم کی لاٹری اور بیمہ قمار میں داخل ہے (رمانی الاسلام مولانا اصغر علی روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور (احمدی)

زنا بے حیائی اور بُری لاتقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ الخ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴

راہ ہے ـــــــ انما حرام ربی الفواحش الخ پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۱۱

غیر محرم کو بُری نیت سے ملنا، ہاتھ لگانا، کلام کرنا ہاتھ پاؤں کا زنا ہے (یعنی مبادی زنا) الحدیث

لواطت (بدفعلی) حرام ہے ـــ اناتون الفاحشۃ پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۱۶

امطرنا علیھم مطرا پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۱۶

اللہ تعالیٰ جب پہلی شرائع کو بلا انکار بیان فرمائیں تو وہ ہمارے لئے لازم ہیں (تفسیر احمدی)

متعہ حرام ہے ـــــــ والذین ھم لفروجھم پارہ ۱۸ سورہ مومنون رکوع ۱

شہوت رانی صرف منکوحہ اور لونڈی سے ہی ہے۔ علاوہ ازیں جلق، لواطت، متعہ اس سے

خارج ہے (احمدی وحیدی)

کم تولنا حرام ہے ـــــ لا تخسروا المیزان پارہ ۲۷ سورہ الرحمٰن رکوع ۱

لا تبخسوا الناس پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع آخری

کم تولنے والوں کی خرابی ہے ۔ ویل للمطففین پارہ ۳۰ سورہ مطففین رکوع ۸

بے جا خرچ کرنا حرام ہے ۔ لا تسرفوا پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۴/۱

ان اللہ لا یحب المسرفین پارہ ۸ سورہ اعراف رکوع ۴/۱

مسرف عدو اللہ ہے ـــ ان المبذرین کانوا اخوانا الخ پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳

خودکشی حرام ہے ـــــ لا تقتلوا انفسکم پارہ ۴ سورہ نساء رکوع ۲

اولاد کو قتل کرنا حرام ہے ۔ لا تقتلوا اولادکم پارہ ۸ سورہ انعام رکوع ۶

حرامی بچہ بھی اسی میں داخل ہے۔

کسی کو ناحق قتل کرنا حرام ہے۔ لا تقتلوا النفس الخ		پارہ ۸	سورۂ انعام	رکوع ۶
بحالت احرام حج وعمرہ شکار حرام ہے۔ لا تقتلوا الصید الخ		پارہ ۷	سورۂ مائدہ	رکوع ۳
جھوٹ بولنا حرام ہے — واجتنبوا قول الزور		پارہ ۱۷	سورۂ حج	رکوع ۱۱
جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین		پارہ ۳	سورۂ آل عمران	رکوع ۱۴
جھوٹی شہادت اور جھوٹا مقدمہ بھی ایسا ہی ہے۔				
جادو حرام ہے —	یعلمون السحر	پارہ ۱	سورۂ بقرۃ	رکوع ۱۲
کافر کا جنازہ حرام ہے —	لا تصل علیھم	پارہ ۱۰	سورۂ توبہ	رکوع ۱۶
واویلا حرام ہے —	یویلتی اعجزت	پارہ ۶	سورۂ مائدہ	رکوع ۹
واویلا کفار —	قالوا یاویلنا من بعثنا	پارہ ۲۳	سورۂ یٰسین	رکوع ۳
پردہ —	وقرن فی بیوتکن	پارہ ۲۲	سورۂ احزاب	رکوع ۱
	واذا سألتموھن الخ	پارہ ۲۲	سورۂ احزاب	رکوع ۴
	یاایھا النبی قل الخ	پارہ ۲۲	سورۂ احزاب	رکوع ۵
	قل للمومنات یغضضن الخ	پارہ ۱۸	سورۂ نور	رکوع ۱۰
	ان یستعففن الخ	پارہ ۱۸	سورۂ نور	رکوع ۱۴
	لا تخرجوھن من بیوتھن	پارہ ۲۸	سورۂ طلاق	رکوع ۱
	فامسکوھن فی البیوت	پارہ ۴	سورۂ نسآء	رکوع ۱۴
جہاد —	قاتلوا المشرکین الخ	پارہ ۱۰	سورۂ توبہ	رکوع ۱۱
	جاھدوا باموالکم وانفسکم	پارہ ۱۰	سورۂ توبہ	رکوع ۱۲
	جاھد الکفار والمنافقین	پارہ ۱۰	سورۂ توبہ	رکوع ۱۶
	ما لکم لا تقاتلون الخ	پارہ ۵	سورۂ نسآء	رکوع ۷

فخذوھم واقتلوھم پارہ ۵ سورۂ نسا رکوع ۹

چور کی سزا ـــــ السارق والسارقۃ پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۱۰

رہزن کی سزا ـــــ ویسعون تا عظیم پارہ ۶ سورۂ مائدہ رکوع ۹

زانی کی سزا ـــــ الزانیۃ والزانی پارہ ۱۸ سورۂ نور رکوع ۸

یہ سزا کنوارے کی ہے۔ شادی شدہ کے لئے رجم (سنگساری) ہے۔ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ۔ یہ آیت منسوخ التلاوۃ ہے مگر اس کا حکم باقی ہے (بخاری مسلم وغیرہ کتبِ حدیث)

تہمت لگانے کی سزا ـــ والذین یاتین الفاحشۃ پارہ ۴ سورۂ نسا رکوع ۱۴

علم غیب انبیاء۔ آدم علیہ السلام۔ آدم الاسماء کلھا پارہ ۱ سورۂ بقرۃ رکوع ۴

ابراہیم علیہ السلام ـــ کذالک نری ابراھیم پارہ ۷ سورۂ انعام رکوع ۱۰

خضر علیہ السلام ـــ علمناہ من لدنا پارہ ۱۰ سورۂ کہف رکوع ۲۱

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ـــ علمک مالم تکن تعلم پارہ ۵ سورۂ نسا رکوع ۱۴

علمہ شدید القوی پارہ ۲۷ سورۂ نجم رکوع ۵

علمہ البیان الخ پارہ ۲۷ سورۂ الرحمٰن

وما ھو علی الغیب بضنین پارہ ۳۰ سورۂ تکویر رکوع ۱۶

آپ کا درجہ بلند ہے ـــ ورفعنا لک ذکرک پارہ ۳۰ سورۂ انشراح رکوع ۱۹

آپ کا درجہ بلند ہے ـــ ورفع بعضھم درجات پارہ ۳ سورۂ بقرۃ رکوع ۱

توحید ونسب الٰہی ـــ قل ھو اللہ احد پارہ ۳۰ سورۂ اخلاص

آپ کا خلق عظیم ہے ـــ انک لعلی خلق عظیم پارہ ۲۹ سورۂ قلم رکوع ۳

تراجمِ قرآن

یہ بات پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ دنیا کی کسی بھی الہامی یا غیر الہامی کتاب کے نہ اتنے تراجم شائع ہوئے ہیں اور نہ کسی کتاب کی اتنی شرحیں لکھی گئی ہیں جتنی قرآنِ حکیم کی۔

دنیا کی تمام مشہور اور علمی زبانوں میں قرآن کے تراجم ہوئے ہیں اور اب بھی علماء فضلاء مختلف زبانوں میں قرآن کے تراجم اور تفاسیر کی طرف متوجہ ہیں۔

تراجمِ قرآن کے اب تک علماء اور محققین نے جتنی فہرستیں شائع کی ہیں ان میں سے کسی کو بھی مکمل نہیں کہا جا سکتا۔

مختلف مضامین اور کتابوں کی مدد سے تراجمِ قرآن کی جو فہرست مرتب ہو سکی ہے، وہ درج ذیل ہے۔ یقیناً بہت سے ایسے تراجم ہوں گے جن کا احاطہ نہیں کیا جا سکا اور نہ وہ اس فہرست میں شامل ہیں۔

انگریزی تراجم

۱۔ ترجمہ سکندر روس۔ پہلی بار ۱۶۴۹ء میں شائع ہوا۔ ایک بار لندن سے اور ایک بار امریکہ سے بھی شائع ہوا۔

۲۔ ترجمہ جارج سیل معہ مقدمہ، ۱۷۴۳ء میں شائع ہوا۔ اس پر سر ولسن روس کا مقدمہ

بھی شامل ہے۔ یہ ترجمہ صرف امریکہ میں آٹھ مرتبہ اشاعت پذیر ہوچکا ہے۔

۳۔ ترجمہ روڈول، ۱۸۶۱ء۔ متعدد بار شائع ہوا۔ امریکہ میں بھی چھپا ہے۔

۴۔ ترجمہ ای۔ایچ پار، ۱۸۸۰ء۔ تین بار شائع ہوا۔ ایک بار امریکہ میں بھی چھپ چکا ہے۔

۵۔ ترجمہ عبدالحکیم خان، ۱۹۰۵ء

۶۔ ترجمہ ابوالفضل، ۱۹۱۳ء

۷۔ ترجمہ محمد علی لاہوری، ۱۹۱۶ء۔ متعدد بار شائع ہوچکا ہے۔ اس ترجمہ کو ہالینڈ کی زبان میں منتقل کر کے چھاپا گیا ہے۔

۸۔ ترجمہ غلام سرور، ۱۹۳۰ء میں پہلی بار آکسفورڈ (انگلینڈ) سے شائع کیا گیا۔

۹۔ ترجمہ پکتھائی ۱۹۳۰ء۔ یہ ترجمہ میر عثمان علی خان (نظام دکن) کے حکم سے کیا گیا اور ۱۹۳۱ء میں نیویارک (امریکہ) سے شائع ہوا۔

۱۰۔ ترجمہ ڈاکٹر بل۔

۱۱۔ ترجمہ الیگزینڈر، ۱۶۴۹ء

۱۲۔ ترجمہ پروفیسر پالم ۱۸۴۰ء

۱۳۔ ترجمہ مارگولیس۔ صرف سولہ پارے کا ترجمہ ہوسکا۔

۱۴۔ ترجمہ نواب عمادالملک

۱۵۔ ترجمہ مدرسۃ الواعظین۔ لکھنؤ

۱۶۔ ترجمہ عبداللہ یوسف علی، ۱۹۳۵ء

۱۷۔ ترجمہ مولانا عبدالماجد دریاآبادی۔ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

۱۸۔ ترجمہ پروفیسر بائمر

۱۹۔ ترجمہ خواجہ کمال الدین

فرانسیسی تراجم

۱۔ ترجمہ انڈرو درائر ۱۶۳۷ء میں ہوا۔ پہلی بار پیرس میں ۱۶۴۷ء میں شائع ہوا۔ پیرس میں چار مرتبہ چھپا۔ چار مرتبہ لاہی میں شائع ہوا۔ ایمسٹرڈم میں تین مرتبہ چھپا۔ مسٹر روس نے اس کو انگریزی زبان میں منتقل کیا۔ گلاسیاکو نے ہالینڈ کی زبان میں منتقل کیا۔ ہالینڈ کی زبان سے کولانکی نے جرمنی میں منتقل کیا۔ ۱۷۱۶ء میں یہ ترجمہ روسی زبان میں بھی منتقل ہوا۔ اسی ترجمہ کو دوبارہ ۱۷۹۰ء میں مسٹر فریٹکین نے روسی زبان میں منتقل کیا۔

۲۔ ترجمہ سیوآری ۱۷۸۳ء۔ آٹھ مرتبہ شائع ہوا۔ ۱۸۸۲ء میں اس ترجمہ کو اطالوی زبان میں منتقل کیا گیا۔ اسی ترجمہ کو ۱۹۱۱ء میں ارمنی زبان میں اور ۱۹۱۳ء میں قسطلانی زبان میں منتقل کیا گیا۔

۳۔ ترجمہ کاسمرسکی ۱۹۴۰ء۔ پہلی بار فرانس میں ۱۸۵۴ء میں شائع ہوا۔ کم وبیش بائیس دفعہ شائع ہو چکا ہے۔ نیکولف نے ۱۸۶۴ء میں اس کو روسی زبان میں منتقل کیا۔ کوٹش نے ۱۹۱۱ء میں ارمنی زبان میں منتقل کیا۔ ۱۹۱۳ء میں یہ ترجمہ اطالوی زبان میں بھی منتقل ہوا۔

۴۔ ترجمہ گارسی ڈی ٹاسی۔ ۱۸۲۹ء

۵۔ ترجمہ ایڈورڈ مونیر ۱۹۲۹ء۔ اس ترجمہ کو اطالوی زبان میں بھی منتقل کیا گیا۔

۶۔ مزدروس کا ترجمہ۔ جو پہلی بار ۱۹۲۶ء میں شائع ہوا۔

۷۔ ترجمہ لامیش، ۱۹۳۱ء

۸۔ ترجمہ فاطمہ زاہدہ۔ ۱۸۶۱ء

جرمنی تراجم

۱۔ ترجمہ شوگیر ۱۶۱۶ء، کئی بار شائع ہوا۔

۲۔ ترجمہ ڈیوڈ نارٹر ۱۷۰۳ء

۳۔ ترجمہ میگرلین، ۱۷۷۲ء

۴۔ ترجمہ بولیس، ۱۷۷۳ء، ۱۸۶۸ء میں تنقیح و تہذیب کے بعد دوبارہ شائع ہوا۔

۵۔ ترجمہ المان، ۱۸۴۰ء، متعدد بار شائع ہوا۔

۶۔ ترجمہ روگرٹ، ۱۸۸۰ء

۷۔ ترجمہ انگی، ۱۶۸۸ء

۸۔ ترجمہ آرنلڈ ۱۷۴۶ء

۹۔ ترجمہ واہل، ۱۸۲۸ء

۱۰۔ ترجمہ ہیٹنگ، ۱۹۰۱ء

۱۱۔ ترجمہ گری گول، ۱۹۰۱ء

۱۲۔ ترجمہ گلا روٹ، ۱۹۱۰ء

۱۳۔ ترجمہ انڈر رووڈ

۱۴۔ ترجمہ کارسن ڈی ٹاس

اطالوی تراجم

۱۔ ترجمہ اریفاس، ۱۵۴۶ء

۲۔ ترجمہ گلزہ، ۱۸۴۷ء

۳۔ ترجمہ تبریزی، ۱۸۸۲ء۔ کئی بار شائع ہوا۔

۴۔ ترجمہ دیولانٹی، ۱۹۱۲ء

۵۔ ترجمہ برانسی، ۱۹۱۳ء

۶۔ ترجمہ فراقاسی، ۱۹۲۸ء

۷۔ ترجمہ بونکی ۱۹۲۹ء

۸۔ ترجمہ انڈریا ارادابینی۔

لاطینی تراجم

۱۔ ترجمہ ڈلمنی، ۱۱۴۳ء

۲۔ ترجمہ بلیانڈر، ۱۵۴۳ء

۳۔ ترجمہ ماروس، ۱۶۹۸ء

۴۔ ترجمہ لیڈولس مراکش، ۱۶۹۸ء

ہسپانوی زبان میں تراجم

ترجمہ ڈی روس، ۱۸۴۴ء

ترجمہ اورٹنز، ۱۸۷۲ء

ترجمہ رگیوندو، ۱۸۷۵ء

ترجمہ ہرنن ڈز، ۱۸۸۳ء

ترجمہ جوہانس انڈریامسن

ترجمہ برادو، ۱۹۰۷ء

ترجمہ کاٹو، ۱۹۱۳ء۔ کئی بار شائع ہو چکا ہے۔

ڈچ زبان کے تراجم

ترجمہ شوگیر، ۱۶۴۱ء

ترجمہ گلاسمیئر، ۱۶۵۸ء۔ دو مرتبہ شائع ہوا

ترجمہ زولینس، ۱۸۵۹ء

ترجمہ کیزر، ۱۸۶۰ء۔ چار مرتبہ شائع ہوا۔

ارمنی تراجم

ترجمہ امیر چنگیز، ۱۹۰۹ء۔ دو مرتبہ شائع ہوا۔

ترجمہ سورتر، ۱۹۱۱ء

ترجمہ کورپٹیان، ۱۹۱۲ء

پولینڈ

ترجمہ پوشکیفو، ۱۸۵۸ء

یونانی زبان میں تراجم

ترجمہ نیسٹائی، ۱۸۸۰ء۔ تین بار شائع ہوا۔

عبرانی تراجم

ترجمہ رکندرف، ۱۸۵۷ء

ترجمہ رولین، ۱۹۳۳ء

ڈنمارک

ترجمہ پڈرسن ۱۹۱۹ء

ترجمہ ٹول، ۱۹۲۱ء

انڈوچائنا

ترجمہ احمد شاہ کونیوز ۱۹۱۸ء

البانیہ

البانوی زبان میں قرآن حکیم کا ترجمہ کسی مسلمان نے کیا ہے، جس نے اپنا نام ا۔م۔ق لکھا ہے۔

پرتگال

یہاں کی زبان میں براہ راست ترجمہ تو نہیں ہوا، البتہ ایک فرانسیسی ترجمہ کو پرتگالی زبان میں منتقل کیا گیا۔

ہنگری

ترجمہ زدما پروکڈیون، ۱۸۵۴ء

ترجمہ عزسون

سروی

ترجمہ میسکوتُو پیرامشن، ۱۸۹۵ء

رومانیہ

ترجمہ الیوبکل، ۱۹۱۲ء

آسٹریا

ترجمہ زدما بروگدیوں

ترجمہ گرسون

جاپان

جاپانی زبان میں براہِ راست ترجمہ "سکا موٹو" نے کیا ہے۔

روسی ترجمہ

روسی زبان میں ۱۷۶۶ء میں ایک ترجمہ شائع ہوا

بوہمی ترجمہ

ترجمہ ولس بلی، ۱۹۲۵ء

ترجمہ نیکل، ۱۹۳۳ء

بلغاریہ

ترجمہ موٹوموف، ۱۹۳۲ء

ترجمہ سکولوف ۱۹۳۳ء

چینی تراجم

ترجمہ پاؤمن چینچنگ۔ ۱۹۳۵ء

ترجمہ لوین چو دھوا جو جز۔ ۱۹۲۳ء

ترجمہ جینجوگ می۔ ۱۹۳۱ء

ترجمہ جی چشنگ ۱۹۳۷ء

سویڈن

ترجمہ کروسٹوپ، ۱۸۴۳ء

ترجمہ ٹورن برگ، ۱۸۴۷ء

رٹرسٹین، ۱۹۱۷ء

افغانی ترجمہ

اس زبان میں ایک ترجمہ کا علم ہوا جو ۱۳۱۹ھ ہجری میں شائع ہوا۔

ترکی تراجم

ترجمہ حسین حبیب آفندی۔

ترجمہ علامہ جمال۔

ترکی زبان میں ایک ترجمہ حکومت ترکیہ نے کرایا۔

ایک ترجمہ ترکی زبان میں نواب سکندر بیگم والیۂ بھوپال ریاست (بھارت) (متوفیہ ۱۲۸۵ھ ہجری) نے کرایا۔

سندھی تراجم

ترجمہ عزیز اللہ المقلوی ۱۲۹۳ھ ہجری

ترجمہ محمد صدیق عبدالرحمٰن ۱۲۹۷ھ ہجری

بروھی ترجمہ ؟

بلوچی ترجمہ ؟

پشتو

ایک ترجمہ پشتو میں مولوی جمال الدین خان وزیر ریاست بھوپال نے نواب شاہ جہاں بیگم کے دور میں کرایا۔

۱۹۴۶ء میں حکومت افغانستان نے علما کے ایک بورڈ کے ذریعے شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کے اردو ترجمہ کو پشتو میں منتقل کرا کے شائع کیا۔

گجراتی تراجم

ترجمہ عبدالقادر بن لقمان ۱۸۷۹ء

ترجمہ حافظ عبدالرشید، ۱۳۱۱ ہجری۔ دو مرتبہ شائع ہوا

ترجمہ محمد اصفہانی، ۱۹۰۰ء

ترجمہ غلام علی

بنگلہ تراجم

ترجمہ مجلس علمائے بنگال۔ ۱۸۸۲ء

ترجمہ نعیم الدین ۔ ۱۸۹۹ء

ترجمہ مدہو بیان ۔ ۱۹۰۱ء

ترجمہ گولڈ ساک۔ ۱۹۰۸ء

ترجمہ فاضلیہ۔

شاہ رفیع الدین دہلوی کے اردو ترجمہ کو ۱۳۴۹ ہجری میں بنگلہ زبان میں منتقل کیا گیا۔

ہندی ترجمہ

حیدرآباد دکن (بھارت) کے ایک رئیس خان بہادر الہ دین او، بی، ای نے

ہندی میں ایک ترجمہ کرایا جو غالباً ۱۲۵۰ھ ہجری میں شائع ہوا۔

تلنگی

تلنگی زبان میں ایک ترجمہ ہوا اس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کس سن میں چھپا۔

مرہٹی

کسی ہندوستانی ریاست کے راجہ نے مرہٹی زبان میں قرآن کا ترجمہ کرایا۔

پنجابی زبان میں تراجم

ترجمہ بارک اللہ ۱۲۹۰ھ ہجری
ترجمہ ہدایت اللہ غازی ۱۳۰۵ھ ہجری
ترجمہ شمس الدین بخاری ۱۳۱۲ھ ہجری
ترجمہ فیروز الدین ۱۹۰۳ء

فارسی تراجم

ترجمہ شیخ سعدی شیرازی (ساتویں صدی ہجری)
ترجمہ آقا نعمت اللہ طہرانی
ترجمہ مرزا خلیل اصفہانی
ترجمہ حکیم الامت شاہ ولی اللہ دہلوی ؒ
ترجمہ شاہ عبدالعزیز دہلوی ؒ

ترجمہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی

ترجمہ شمس الدین

ترجمہ ابو احمد

اُردو تراجم

قرآن حکیم کے اردو تراجم کے بارے میں اگرچہ مشہور یہی ہے کہ سب سے پہلا ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلوی کا ہے۔ لیکن سب سے پہلا مکمل اردو ترجمہ حکیم شریف خان دہلوی کا ہے جو شاہ عبدالقادر کے دور ہی میں کیا گیا۔ کیونکہ حکیم شریف الدین کا سن وفات ۱۲۲۲ھ ہجری ہے جبکہ شاہ عبدالقادر کے ترجمہ کا سالِ تکمیل ۱۲۳۰ھ ہجری ہے لیکن یہ ترجمہ شائع نہیں ہو سکا۔

ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلویؒ ۱۲۳۰ھ ہجری۔ اردو تراجم میں اس ترجمہ کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ بعد میں جتنے اردو ترجمے شائع ہوئے سب اس سے مستفاد ہیں اور کوئی مترجم نہیں جس نے شاہ عبدالقادر کے ترجمہ سے مدد نہ لی ہو۔ برِصغیر پاک و ہند میں اس ترجمہ کو جتنا قبولِ عام حاصل ہوا کسی ترجمہ کو نہ ہو سکا۔ اس ترجمہ کی اشاعت آج تک جاری ہے۔

ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی۔ (برادر شاہ عبدالقادر دہلوی)

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری

ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد خان دہلوی

ترجمہ سر سید احمد خان

ترجمہ محمد حسین قلی خان

ترجمہ فتح الدین ازہر

ترجمہ سید محمد شاہ

ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری

ترجمہ مولانا عبدالحق حقانی دہلوی

ترجمہ مولانا ثناء اللہ امرت سری

ترجمہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی

ترجمہ مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ

ترجمہ مرزا حیرت بیگ دہلوی

ترجمہ محمد علی لاہوری

ترجمہ مولوی فتح محمد تائب لکھنوی

ترجمہ مولوی عبداللہ چکڑالوی

ترجمہ اقبال خانم

ترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی

ترجمہ نواب دقار نواز جنگ خان

ترجمہ ڈاکٹر عبدالحکیم

ترجمہ محمد ابراہیم

ترجمہ مولانا ابوالکلام آزاد

ترجمہ مولانا عبدالماجد دریا بادی

ترجمہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

ترجمہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیو بندی

ترجمہ مولوی ابو محمد مصلح

ترجمہ مولوی عبدالرحیم

ترجمہ مولوی روح اللہ میرٹھی

ترجمہ آغا شاعر قزلباش ۔ (یہ ترجمہ منظوم ہے)

ترجمہ خواجہ دل محمد (" " " ")

ترجمہ شمس الدین شائق

ترجمہ مولوی نجم الدین سیوہاروی ۔ یہ ترجمہ بغیر متن قرآن کے شائع کیا گیا ہے
لاہور سے شائع ہوا ہے۔

کتابیات

القرآن الحکیم

۱ ــ الجامع لاحکام القرآن	(عربی)	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ۔ طبع مصر ۱۹۵۲ء
۲ ــ الاتقان فی علوم القرآن	(عربی)	علامہ جلال الدین سیوطیؒ
۳ ــ مباحث فی علوم القرآن	(عربی)	ڈاکٹر صبحی صالح ۔ طبع بیروت
۴ ــ تفسیر کبیر	(عربی)	امام فخر الدین رازی ۔ طبع مصر ۱۳۵۷ھ
۵ ــ تاریخ القرآن و غرائب رسمہ وحکمہ	(عربی)	عبدالرحمٰن محمد طاہر الکردی
۶ ــ تاریخ آداب اللغۃ العربیہ	(عربی)	جرجی زیدان
۷ ــ التحریر فی اصول التفسیر	(اردو)	مولانا محمد مالک کاندھلوی
۸ ــ تدبر قرآن	(اردو)	مولانا امین احسن اصلاحی
۹ ــ تفہیم القرآن	(اردو)	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
۱۰ ــ تفسیر نعیمی	(اردو)	مفتی احمد یار خان نعیمی
۱۱ ــ روح المعانی	(عربی)	سید محمود آلوسی بغدادی ۔ طبع مصر
۱۲ ــ معارف القرآن	(اردو)	مفتی محمد شفیع ۔ طبع کراچی
۱۳ ــ معارف القرآن	(اردو)	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۔ طبع لاہور
۱۴ ــ منازل العرفان فی علوم القرآن	(اردو)	مولانا محمد مالک کاندھلوی ۔ طبع لاہور

رسائل

۱ ــ سیارہ ڈائجسٹ	قرآن نمبر
۲ ــ نقوش ۔ کراچی	قرآن نمبر
۳ ــ فیض الاسلام ۔ راولپنڈی	قرآن نمبر

مقالات

۱ ــ قرآن کریم کے انگریزی تراجم	عبدالماجد دریاآبادی
۲ ــ قرآن کریم کے تراجم، مشرقی اور مغربی زبانوں میں	محمد عبداللہ منہاس
۳ ــ پرانی اردو میں قرآن کریم کے تراجم	مولوی عبدالحق
۴ ــ تراجم القرآن	شفیق بریلوی

ہماری منفرد کتابیں

مضامین قرآن حکیم (تیسرا ایڈیشن)	زاہد ملک	۱۰۵ روپے
مضامین قرآن حکیم (انگریزی ایڈیشن)	زاہد ملک	۲۴۰ روپے
مضامینِ احادیثِ نبوی	زاہد ملک	(زیرِ طبع)
قرآن اور ادیب	زاہد ملک	۳۰ روپے
خلاصہ مطالبِ قرآن	جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	۴۰ روپے
قرآن ۔ ایک نظر میں	مولانا محمد میاں صدیقی	۷۰ روپے
اسلامی حدود و تعزیرات	ڈاکٹر طفیل احمد قریشی	۵۰ روپے
خطباتِ رسولؐ	پروفیسر امتیاز سعید	۲۵ روپے
مکاتیبِ رسولؐ	عزیز ملک	۲۰ روپے
بلالِ حبشیؓ	عزیز ملک	۲۵ روپے
جرم و سزا کا اسلامی فلسفہ	جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	۴۰ روپے
فقہ اسلامی کا تاریخی ارتقاء	جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	۴۰ روپے

نعتیہ مجموعے

حرف حرف روشنی	قمر صدیقی	۲۵ روپے
منتخب نعتیں ۔ ۸۱-۸۲ء	مرتبہ: تابش صدیقی	۲۵ روپے

قومی مشاہیر

قائدِ اعظمؒ کا اسلامی کردار	کرم حیدری	۳۰ روپے
اقبالؒ کا نظریۂ اجتہاد	ڈاکٹر خالد مسعود	۵۰ روپے

شاعری

لوحِ خزاں	قیوم طاہر	۵۰ روپے
منتخب غزلیں ۔ ۸۱ء	مرتبہ: ناصر زیدی	۲۵ روپے

افسانوی ادب

منتخب افسانے ۔ ۸۱ء	مرتبہ: فتح محمد ملک / منشا یاد	۳۵ روپے
منتخب افسانے ۔ ۸۲-۸۳ء	مرتبہ: فتح محمد ملک / منشا یاد	۴۰ روپے
منتخب افسانے ۔ ۸۴-۸۵ء	” ” ” ”	۵۰ روپے
روغنی پُتلے	ممتاز مفتی	۴۰ روپے
ساتواں چراغ	مرزا ادیب	۴۰ روپے
خلا اندر خلا	محمد منشا یاد	۴۰ روپے

طنز و مزاح

مثبت نتائج	زاہد ملک	۲۵ روپے
طنز و مزاح	مرتبہ: منصور قیصر	۳۰ روپے
فی سبیل اللہ	مجیب الرحمٰن مفتی	۲۵ روپے

سفرنامہ

مسافرِ حرم (سفرنامہ حجاز)	کرنل غلام سرور	۲۵ روپے

تنقید و تحقیق

فلسطین، اُردو ادب میں	فتح محمد ملک	۴۰ روپے
پطرس ۔ ایک مطالعہ	کرنل غلام سرور	۴۰ روپے

سیاسیات

- PAKISTAN AND THE ASIAN COLLECTIVE SECURITY SYSTEM
  IKRAM AZAM
  Rs. 40/-
- AFGHANISTAN—SOME ASPECTS
  S. IRTIZA HUSAIN

مطبوعاتِ خرم